مدد کی وجہ سے ڈفرن فنڈ ہمارے زمانہ مین صرف قائم ہی نہین رہا ہے
بلکہ وہ روز افزون ترقی کی ہے جسکا رپورٹ مین اور سر فلپ ہچنس
کی دلچسپ اسپیچ مین ذکر ہے۔

مین واقعات اور حالات مندرجہ رپورٹ کا دوبارہ ذکر کرکے آپکا وقت
صرف کرنا نہین چاہتا۔ صرف یہی کہنا کافی ہے کہ سنٹرل کمیٹی یہ کہہ سکتی ہے کہ مالی
آثار بہ نسبت سابق کے مجملاً اب بہت ہی بہتر ہین۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو روپیہ
فنڈ کے نام سے سود پر جمع ہے اُسکی تعداد گذشتہ چار سال مین دس لاکھ سے
سولہ لاکھ ہو گئی ہے۔ اور چندون اور عطایا کی تعداد ڈیڑھ لاکھ ہے۔
اور وہ ۲۷۔ اسپتال جو لیڈی ڈفرن صاحبہ کے عہد پریسیڈنسی کے اختتام
پر موجود تھے اب ۵۷ ہو گئے ہین۔ لیڈی ڈفرن صاحبہ کے ہندوستان
سے جانے کے وقت اسوسی ایشن کے تعلیم یافتہ عملہ مین ۱۱ عورتین تھین اور
اب ۴۳ عورتین موجود ہین۔ اور پھر جیسا کہ سر فلپ ہچنس نے بیان
کیا ہے مریضون کی تعداد ہر سال بحساب ایک لاکھ کے بڑھتی رہی ہے اور
اب پچاس لاکھ ہے۔ لیڈیز و جنٹلمین یہ نتیجہ قابل اطمینان ہے اور جو
کارروائی گذشتہ دو سالون مین آپکے صوبۂ بنگال مین ہوئی ہے اُسکی
قدردانی مین لیڈی لینسڈون کی جانب کچھ کہنا چاہیے۔ جن اسپیچون کا
آنریبل ڈاکٹر راش بہاری گھوش نے حوالہ دیا ہے وہ مجھکو خوب
یاد ہین۔ اور یہ بھی یاد ہے کہ اُن لوگون کے دلون کو جو اس صوبہ سے بڑی
بڑی امیدین رکھتے تھے بیان کے خفیف نتائج دیکھکر کیسی کوفتگی حاصل
ہوئی تھی۔ یہ تہمت (اگر تہمت تھی) تو نہایت عمدگی کے ساتھ رفع ہو گئی
اور میری راے مین ہمکو جناب لفٹنٹ گورنر اور لیڈی الیٹ کا خاص کر

ممنون ہونا چاہیے کہ یہ عمدہ نتایج پیدا کرنے مین اُنھون نے بڑی سعی فرمائی —
جو فیاضانہ امداد فنڈ کو دیسی ریاستون سے ملی ہے اُسکی داد دینے کے
لیے کچھ خاص ذکر کرنے کی درخواست مجھسے لیڈی لینسڈون نے کی ہے
اور اپنے سالانہ دورون کے اثنا مین مین نے خود دیکھا کہ رؤساے عظام
و والیان ملک اِس معاملہ مین نہایت دلچسپی اور ذاتی مذاق رکھتے ہین
اور اِس بات مین اپنا فخر سمجھتے ہین کہ نہایت نفیس اور پُر ساز و سامان
مکانات اسپتالون کے لیے تعمیر کرا دین ۔ لیڈی لینسڈون نے یہ بھی
خواہش کی ہے کہ سر فلپ ہچنس نے جو تعریف سر آکلنڈ کالون کی
پرجوش اعانت کی کی ہے اُسکی تائید کیجاوے کیونکہ سر آکلنڈ کالون نے اپنے
عہد لفٹننٹ گورنری ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین اسوسی ایشن کو امداد
دینے مین کبھی دریغ نہین کیا ۔ یہ بھی مجھکو نہین فراموش کرنا چاہیے کہ لیڈی
لینسڈون نے مجھکو ہدایت کر دی ہے کہ اُن خدمات کی داد دون جو مسٹر
ہیوٹ آنریری سکرٹری سنٹرل کمیٹی نے جو اب اِس عہدہ سے سبکدوش
ہونے والے ہین انجام دی ہین یہ بھی کمیٹی کی خوش نصیبی ہے کہ مسٹر ہیوٹ
کے جانشین کرنل پرتو پچرڈ جیسے لائق شخص مقرر ہوے کیونکہ ہمین شک نہین
کہ کرنل صاحب موصوف فنڈ کے کامون کو بھی اُسی لیاقت اور خوبصورتی
کے ساتھ انجام دینگے جسکے باعث کہ اُنھون نے عہدہ اکونٹنٹ جنرل صیغہ فوج
مین نام پایا ہے ۔

لیکن لیڈیز و جنٹلمین حالانکہ یہ رپورٹ قابل اطمینان ہے لیکن اسوسی ایشن
کو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اس معاملہ کی کامیابی کے لیے مزید مساعی کی ضرورت
نہین ہے ۔ یہ خیال محض باطل ہے ۔ قبل اسکے کہ ہم یہ امر تسلیم کرلین کہ یہ معاملہ

ہندوستان

ہندوستان مین جڑ پکڑ گیا ہمکو ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے - میرا ارادہ
نہین ہے کہ اس معاملہ کی آیندہ حالت کا ذکر کرکے آپکو اور ٹھہراؤن اور میری
یہ خواہش ہے کہ اپنا دلی اتفاق اُن اسپیچون کے عام منشاء کے ساتھ ظاہر
کرون جو ابھی دیگئی ہین اور انمین مخصوص وہ اسپیچین ہین جو ہز ایکسیلنسی
کمانڈر انچیف اور ڈاکٹر راش بہاری گھوش نے دی ہین - دونون
اصحاب نے ہمکو اس بات سے متنبہ کردیا ہے کہ پچھلی کامیابی پر بہت بھروسہ
اور خوشی نہ کرنی چاہیے - مین امید کرتا ہون کہ یہ امر بالکل صحیح ہے کہ
ڈفرن فنڈ کا نازک زمانہ گذر چکا ہے لیکن یہ یاد رکھیے کہ ابھی آزمایش کا
زمانہ اور باقی ہے اور اگرچہ بہت کچھ ہوگیا ہے لیکن قبل اسکے کہ یہ معاملہ یہان
مستقل طور پر جڑ پکڑ جاوے اور آیندہ کی حالت بھی قابل اطمینان ہوجاے
ہمکو بہت کچھ کرنا ابھی باقی ہے - مین امید کرتا ہون کہ ایسا زمانہ آنے والا
ہے جب اِس معاملہ کو بہ نسبت حال کے اور بھی زیادہ عام طور پر مدد ملیگی -
میرا منشاء اُس مدد سے ہے جو مسلسل اور مستقل ہو نہ کہ مثل حال کے متزلزل
اور تغیر پذیر ہو کیونکہ آج کل اس مدد کا دار و مدار اُمرا کی دلچسپی پر ہے -
مجھکو یہ بھی امید ہے کہ رفتہ رفتہ وہ قباحت بھی رفع ہوجاویگی جسکا ذکر
سر فلپ ہچنس نے کیا ہے یعنی یہ کہ اعلیٰ طبقون کی نوجوان مستورات جنھون
نے کافی تعلیم پائی ہے بظاہر پیشہ ڈاکٹری کو ناپسند کرتی ہین - مجھکو دلی
امید ہے کہ یہ پیشہ جو ہم اپنے طلبہ کو سکھانا چاہتے ہین دلکش اور معزز
خیال کیا جائیگا اور ہمارے ہندوستان کی نہایت ہوشیار اور بہترین
تعلیم یافتہ نسوان اسکو اختیار کرنے لگینگی -
لیڈیز و جنٹلمین - اب صرف یہ باقی رہا ہے کہ جس مہربانی کے ساتھ آپ نے

ہمارے نام لیے ہین اُسکی بابت لیڈی لینسڈون کی جانب سے آپکا شکریہ ادا کرون -

جو تعلق ہمکو ڈفرن فنڈ سے ہے اُسکو ہم جلد نہ بھول جائینگے اور ہندوستان سے جانے کے بہت دن بعد تک اس فنڈ کی ترقی نہایت دوستانہ دلچسپی کے ساتھ دیکھتے رہینگے - مجھکو یقین ہے کہ جو عنایت آمیز الفاظ آج اس جلسہ مین لیڈی لینسڈون کی شان مین کہے گئے ہین وہ اُنکو ہمیشہ یاد رہینگے - لیڈی لینسڈون اور مین اِس معاملہ کی کامیابی کی دعا تہ دل سے مانگتے ہین اور امید کرتے ہین کہ یہ معاملہ اِس ملک مین مستحکم اور مستقل طور پر بہ حیثیت ایک عظیم و مفید نیشنل اسوسی ایشن کے قائم رہیگا -

نمبر ۱۴۷

اسپیچ بوقت تقسیم انعام والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی

۴ - مارچ ۱۸۹۴ء

[۴ - مارچ کو ہز اکسیلنسی لیڈی لینسڈون صاحبہ نے والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی کو انعام تقسیم فرمایا - یہ جلسہ گورنمنٹ ہاوس کے احاطہ مین ہوا تھا تماشائیون کا ازدحام کثیر تھا - بعد باضابطہ ملاحظہ بٹلین کے ہز اکسیلنسی نے مختلف کورز سے یون خطاب فرمایا :-]

کرنل - جنٹلمن - افسران - افسران غیر متعہدہ والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی - اس مرتبہ پھر اس بٹلین کو پریڈ پر دیکھکر مین بہت خوش ہوا - مین آپکو آپکی تعداد کثیر اور مختلف کورز کی شان پر مبارکباد دیتا ہون مین آپ سے وہ بات کہتا ہون جسکو آپ بہ نسبت میری تعریف کرنے کے زیادہ تر قیمتی سمجھینگے اور وہ یہ ہے کہ ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف نے جنکے جانے کی وجہ سے والنٹرون کا ایک صادق اور راسخ دوست ہاتھ سے جاتا رہیگا اس بٹلین کی شان کی نسبت اپنی کامل رضامندی ظاہر کی تھی یہ دریافت ہونے سے مجھکو بہت اطمینان ہوا کہ گذشتہ دوازدہ ماہ مین بٹلین کے حالات ایسے رہے ہین جنکی وجہ سے یہ بٹلین قابل تحسین ہے جنرل لینس نے حال مین پانچون کورزکان ملاحظہ کیا ہے اور انکے قواعد کی نفاست اور سپاہانہ ڈھنگ کی تعریف کی ہے -

بندوق چلانے کا کام اس بٹلین نے اور سالون سے کچھ کم قابل تحسین
پر نہین کیا ہے - حال کے موسم مین پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کے
والنٹریون نے تین مرتبہ کلکتہ والون سے دوستانہ بازی کی ہے اور
تینون مرتبہ شکست کھائی ہے - کلکتہ والنٹر ریفلس کی "بی" کمپنی نے
جسکی تعریف مین نے سابق مین بھی کی ہے اس سال پھر کامیابی پائی ہے
اور بنگال پریسیڈنسی ریفل اسوسی ایشن کے ٹیم دوتی بازیون مین سب سے
اول اسطرح پر رہی ہے کہ پوری ۵۶ گولیان نشانہ پر ماری ہین اور کل ۲۱۸
نشانے مارے ہین یا یون کہیے کہ اوسط سے ۴ نشانے فی گولی مارے ہین
واقعی یہ کام شاباش دینے لائق ہے اور اسپر کلکتہ والنٹر ریفلس کا نازان
ہونا بجا ہے - اور اسی کمپنی نے چوتھی مرتبہ انٹر کمپنی چیلنج شیلڈ پائی ہے
اور کمپنی کے ایک ممبر نے اسوجہ سے خاص شہرت پائی ہے کہ سال کے ہر ایک
بڑے جلسہ مین انعام پائے ہین -

کیڈٹ بٹلین کی گولی چلانے کی تعریف مین بھی مجھکو کچھ کہنا چاہیے - سینٹ
سینٹ جوزیف اسکول اور سینٹ زیویر اور فری اسکول کی کیڈٹون
نے خاص شہرت پائی ہے - اور خصوصًا سینٹ جوزیف کی کمپنی نے بہت سے
انعامات پائے ہین - مین بخوشی یہ بات تسلیم کرتا ہون کہ یہ کامیابی اُس
ذاتی مذاق کا نتیجہ ہے جو ریورنڈ برادرس کمپنی مذکور کے ساتھ رکھتے ہین
میرے خیال مین اس اسکول کا یہ خیال نہایت عاقلانہ ہے کہ فوجی قواعد کو
اپنے طالبعلمون کی تعلیم کا ایک ضروری جزو قرار دیا ہے - یہ بھی کہنا چاہتا ہون
کہ کل بٹلین کے سالانہ کورس ریٹرنس سے باترتیب ترقی معلوم ہوتی ہے
اور گولی چلانے کے کام مین مجرد ممبرون نے اور نیز ٹیمون نے اعلی درجہ کی

لیاقت ظاہر کی ہے - اِس سے قطعی ثبوت اس بات کا ہم پہونچتا ہے کہ اس
نہایت ضروری معاملہ کی جانب خوب توجہ کی گئی ہے - یہ سُننے سے مجھکو خوشی ہوئی
کہ باستثناء کیڈٹس کے اور سب کورز کمپ آف اگزرسائز کرسکے ہین
جس عمدگی کے ساتھ کلکتہ لائٹ ہورس اور انفنٹری کورس نے باوجود
سخت تکالیف خیمہ گاہ و موسم سرما کے کمپ مین کام کیا وہ قابل تحسین و آفرین
ہے - کلکتہ لائٹ ہورس کی یہ خوش نصیبی تھی کہ اُنکو کمپ مین کپتان
ایڈوارڈس اجوئنٹ بہار لائٹ ہورس سے بہت مدد ملی - اُس
کیولری افسر نے جسکے پاس بریگیڈ کا کمانڈ ہے ان کورز کے معائنہ کے وقت
جو تعریف کی تھی وہ زیادہ تر کپتان ایڈوارڈس کی موجودگی کے باعث ہوئی
چونکہ مین نے اب پانچوین مرتبہ اُس بٹیلین کو پریڈ پر دیکھا ہے لہذا مجھے
اُس خوشی کا اظہار کرنے دیجیے جو مجھکو گذشتہ چار سال مین مختلف کورز
کی متواتر ترقی ہوتے ہوئے دیکھکر حاصل ہوئی ہے - کلکتہ لائٹ ہورس
مین ۱۸۹۰ء مین ۸۵ سوار تھے اور اب ۱۲۹ ہین - کاشی پور کے توپخانہ
مین ۱۸۹۰ء مین ۲۱۰ سپاہی تھے اور اب ۲۴۶ - سپاہی ہین -
کلکتہ والنٹر رائفلس کے دونون بٹیلنیون مین ۱۸۹۰ء مین ۱۰۷۹ سپاہی تھے
اور اب ۱۲۸۹ سپاہی ہین - اور ایسٹرن بنگال ریلوے والنٹرون
کی تعداد اس عرصہ مین ۲۷۲ سے ۴ ہو گئی ہے - میرے اول معائنہ
کے وقت بٹیلین کی کُل تعداد ۱۶۴۶ نفر تھی اور اب ۲۲۲۲ نفر ہے -
کرنل چیسٹرٹن مجھکو اس بات پر کچھ کم خوشی اور فخر نہین ہے کہ بہ حیثیت
آنریری کرنل مجھکو اس رجمنٹ سے تعلق رہا ہے اور میرے عہد تعلق مین
اس رجمنٹ نے بلحاظ افزونی تعداد و لیاقت کی بہت ترقی کی ہے - مین اس موقع پر

آپکو اس بات کا یقین دلانے مین بہت خوش ہوتا ہون کہ جو علو ہمتی پریسیڈنسی والنٹریون نے ظاہر کی ہے اُسکی گورنمنٹ ہند بہت قدرشناسی کرتی ہے اور ہماری یہ آرزو دلی ہے کہ ہم کورز کی لیاقت اور بہبودی کی ترقی مین حتی الامکان سعی کرین – مین امید کرتا ہون کہ جو متواتر اور روزافزون دلچسپی کلکتہ کے باشندون نے معاملہ والنٹریان مین ظاہر کی ہے وہ عرصۂ دراز تک قائم رہیگی اور گورنمنٹ ہند اس بات مین کوتاہی نہ کریگی کہ ہمارے فوجی انتظام مین والنٹریون کو ایک معزز جگہ دے اور وہ امداد اور حوصلہ دے جسکے یہ لوگ مستحق ہین – مین امید کرتا ہون کہ آپکی جانب سے بھی انجام دہی فرائض اور اُس جوش مین کمی نہ ہوگی جسکی وجہ سے آپ نے اپنا وقت اور محنت تاج کی فوجی خدمت مین صرف کیے ہین –

نمبر ۱۳۸

اسپیچ جلسہ لیجس لیٹف کونسل
نظم ونسق لیجس لیٹف کونسل ہاے ہند
۱۶- مارچ سنہ ۱۸۹۳ء

[جو جلسہ لیجس لیٹف کونسل کا گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ مین بتاریخ ۱۶- مارچ سنہ ۱۸۹۳ء منعقد ہوا تھا اسمین ہز اکسیلنسی پریسیڈنٹ نے قبل آغاز کام مندرجہ نوٹس تقریر ذیل فرمائی :-]

حال مین مین نے جب کونسل سے اُس ضابطہ کی بابت ذکر کیا تھا جو بموجب ایکٹ کونسل ہاے ہند مصدرہ سنہ ۱۸۹۲ء عمل مین آویگا اور جو متعلق اختیار مداخلات ومباحثہ بجٹ ہے تب مین نے یہ کہا تھا کہ اسوقت اُن قواعد کی تشہیر کرنا جو زائد ممبرون کی نامزدگی کے متعلق ہین میرے اختیار سے باہر ہے- لیکن اب مین کونسل کو نہایت خوشی کے ساتھ اطلاع دیتا ہون کہ وہ قباحت جسکی وجہ سے سکرٹری آف اسٹیٹ ہماری تجاویز منظور کرنے سے باز رہی تھی اور جسکو مین ابھی مشرح بیان کرونگا رفع ہوگئی- اور اب مین کونسل کو یہ بتا سکتا ہون کہ لوکل کونسلون اور اِس کونسل کی جس سے خطاب کرنے کی مین عزت حاصل کر رہا ہون کیا صورت ہوجاویگی-

میرے خیال مین اول یہ ضروری ہے کہ صاف صاف کیفیت اِس بات کی معلوم ہوجاوے کہ بموجب احکام ایکٹ مذبور ہمارے امتیاز سے کون جزو

اِن معاملات کا نکالدیا گیا ہے اور بموجب اُن قواعد کے جو مین ابھی پیش کرنیوالا ہون کونسے جز وان معاملات کے تدارک کرنے کا ہمکو اختیار حاصل ہے ۔

اول بات تو یہ ہے کہ بموجب ایکٹ مذکور غایت تعداد زاید ممبرون کی ہر کونسل کے لیے مقرر کردیگئی ہے ۔ آج کل بمبئی اور مدراس مین اقل تعداد پانچ اور غایت تعداد ۹ ہے ۔ اور اسمین ایڈووکیٹ جنرل بھی شامل ہین اب جدید ایکٹ کے بموجب اقل تعداد ۹ ۔ اور غایت تعداد اکیس[۲۱] رہیگی ۔ جو شرط کہ ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع مین درج ہے یعنی یہ کہ نصف زاید ممبر غیر سرکاری ہونگے وہ اب بھی نافذ رہینگے ۔ لیجس لیٹف کونسل بنگال مین کونسلرون کی آج کل غایت تعداد بارہ[۱۲] ہے اور اب اس جدید قانون کی رو سے یہ تعداد بیس[۲۰] کردیگئی ہے لیکن سابق کی یہ شرط برابر قائم رہیگی کہ زاید ممبرون مین سے ایک ثلث غیر سرکاری ہونگے ۔ ممالک مغربی و شمالی مین آج کل یہ تعداد نو[۹] ہے اور جدید قانون کے بموجب ۱۲ ہوجاویگی ۔ لیکن مثل بنگال کے یہ شرط یہان بھی قائم رہیگی کہ ایک ثلث ممبر غیر سرکاری ہونگے ۔ جناب ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ اور لوکل گورنمنٹون سے کامل مشورہ کرنے کے بعد یہ غایت تعداد مقرر کی گئی ہے ۔ میرے خیال مین یہ تو عیان ہے کہ کوئی شخص یقین کے ساتھ یہ بات نہین بتا سکتا کہ ان لیجس لیٹف کونسلون کے لیے کوئی خاص تعداد ٹھیک طور پر مناسب ہوگی ۔ جو خط و کتابت ہمنے لوکل گورنمنٹون کے ساتھ کی اور جسکا ذکر مین نے ابھی کیا ہے اُس سے بہت سے اختلافات آرا کے پائے گئے ۔ حالانکہ نسبتاً یہ اختلافات بہت ہی خفیف تھے ۔ لیکن جب یہ معاملہ پہلے ہی پہل پیش ہوا تھا (آنریبل ممبرون کو یاد ہوگا کہ یہ بل پارلیمنٹ کے روبرو کم از کم تین اجلاسون مین پیش رہا ہے) تو اُسوقت تمام لوکل گورنمنٹون نے جنسے ہمنے مشورہ

لیا تھا اِس راے سے اتفاق کیا تھا کہ کونسل کی توسیع مین ضرور فائدہ ہوگا
اور اُن کونسلون کے اختیارات بڑھانا اور انکا اِس طور پر نظم ونسق کرنا مناسب
ہوگا جسکے باعث لوکل گورنمنٹون کو ان کونسلون سے اور زیادہ مدد ملے۔

ایک اور امر کی بابت بھی تمام لوکل گورنمنٹین ایسی ہی متفق تھین یعنی
یہ کہ سب کا یہ خیال تھا کہ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان کونسلون مین
اصلاح پیدا ہو نہ کہ انکے بجاے کثیر التعداد ایسی جماعتین قائم کرنے کی جو یورپ
کے پارلیمنٹون کے نمونہ کی ہون۔ یہ بات بھی کسیقدر قابل غور ہے کہ جیسا مین نے
ابھی بیان کیا ہے حالانکہ یہ قانون پارلیمنٹ کے روبرو مین متواتر اجلاسون
مین پیش رہا لیکن میری دانست مین اس عرصہ مین کوئی کوشش اس بات
کی نہین کی گئی کہ جو تعداد موجودہ ایکٹ اور اُن مسودون مین درج ہے جو ایسے
قبل کے اجلاس مین پیش ہوئے تھے اُسکے بجاے اور زیادہ تعداد مقرر کیجاوے
علاوہ اُن احکام کے جو زایدممبرون کی تعداد کے متعلق ہین ایکٹ مذکور کا
ایک خاص حکم قابل غور ہے۔ اور یہ حکم اُس ضابطہ کے متعلق ہے جسکے بموجب
ممبرون کی نامزدگی ہوگی۔ دفعہ ایک (۴) ایکٹ مذکور مین درج ہے
کہ "جائز ہے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل بمنظوری سکرٹری آف اسٹیٹ
باجلاس کونسل وقتاًفوقتاً اُن شرائط کے بارہ مین جنکے بموجب گورنر جنرل وگورنر
صاحبان ولفٹننٹ گورنر اُن نامزدگی یا نامزدگیان کرینگے قواعد مرتب کرین
اور وہ ضابطہ مقرر کرین جسکی روسے یہ قواعد نافذ ہونگے" پس وہ قواعد جنکا
ذکر مین کرنے والا ہون انسی دفعہ کے بموجب مرتب کیے گئے ہین۔

کونسل نے اس بات پر ضرور غور کیا ہوگا کہ جو عبارت مین نے نقل کی ہے
اُسکے بموجب اِن نامزدگیون کی ذمہ داری گورنر جنرل یا اعلیٰ حکام لوکل گورنمنٹ

پر ہے اور جب سکرٹری آف اسٹیٹ نے یہ ایکٹ ہمارے پاس سرکاری طور پر
بھیجا تھا اُسوقت اُنھون نے یہ لکھ دیا تھا" کہ نامزدگی کا قطعی یا آخری اختیار
اُنھین لوگون کو حاصل ہے جنکو یہ اختیار بموجب قانون مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ء عطا ہوا تھا
اور غیر سرکاری ممبرون کی تعداد زاید ہونے اور اُنکے اختیارات کو وسعت ملنے
کی وجہ سے یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ اِس اختیار کی باحتیاط تمام عمل مین لانے کی
جوابدہی کسیطرح کم رہ جاوے" لیکن ایکٹ مذبور کے مباحثہ کے دوران مین یہ
بات برابر مدنظر رہی تھی کہ بجنکو اِس آخری جوابدہی کے اُس حاکم کو جسکے سپرد
نامزد کرنے کا کام ہوا ہے یہ حوصلہ دیا جاوے کہ حسب موقع و محل اُن پبلک جماعتون
کے مشورہ اور مدد سے مستفید ہووے جنکی حیثیت و صلورت سے یہ بات ثابت
ہوتی ہو کہ اُنسے مشورہ لینا مفید ہوگا - جو عبارت سکرٹری آف اسٹیٹ
نے اس امر کے فیصلہ مین تحریر فرمائی ہے وہ مین کونسل کو پڑھکر سنائے دیتا ہون
جناب ممدوح نے ۳۰ - جون سنہ ۱۸۹۲ء کی چٹھی مین یون تحریر فرمایا ہے :-
"تاہم میری راے مین یہ بات غالب معلوم ہوتی ہے کہ چند زیادہ تر ترقی یافتہ
صوبہ جات مین تعلیم اور روشنضمیرانہ علو ہمتی کے پھیلنے اور لوکل سلف گورنمنٹ
کے حال کے بندوبست کی وجہ سے بعض مقامات پر ایسا سامان فراہم ہوگیا ہوگا
جس سے گورنمنٹ مناسب طور پر اس امر کے تصفیہ مین استفادہ اُٹھا سکتی ہے
کہ مختلف اقوام ، فرقون و مقامات کی راے کے اظہار کو کیا حیثیت دیجانی چاہیے
جن مقامات پر کہ ذی اختیار کارپوریشن مسلم انتظامی بنیاد پر قائم ہوگئے ہین
یا جہان ایسے اسوسی ایشن موجود ہین جنمین ہر پیشہ اور ہر تجارت اور ہر جگہ کے
جائز لوگ بالاتفاق شامل ہین وہان آپکو اور لوکل گورنرون کو ان جماعتون سے
وقتاً فوقتاً مشورہ لیے اور اُن ممبرون کے انتخاب مین جنکے صفات پر ان جماعتون

اعتماد ہو آنکی اظہار راے اور سفارشون پر حسب اختیار خود غور کرنے مین آزاد ہوگا"
میرے خیال مین اِس بات مین شک نہین کہ جو عبارت سکرٹری آف اسٹیٹ
نے تحریر فرمائی ہے "اسمین برٹش پارلیمنٹ کے دونون فریقون کے عام خیال
کا اثر موجود ہے — حالانکہ بہت سی عبارتون کے نقل کرنے مین سہولیت ہوگی
لیکن مین صرف اُس ضروری بیان کے ذکر پر قناعت کرونگا جو مسٹر گلیڈ اسٹون
نے جو کونسل کو یاد ہوگا اُس زمانہ مین مخالفین کے سرگروہ تھے اس قانون کی
دوسری پیشی کے مباحثہ مین کیا تھا — اُنھون نے فرمایا تھا کہ اُس فقرہ کی تعبیر
جسکے روسے گورنر جنرل کو نہ صرف زائد ممبرون کی نامزدگی کا بلکہ شرائط
نامزدگی کی بابت قواعد مرتب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے صرف یہی ہوسکتی ہے
کہ اس فقرہ کا منشا "علاوہ محض نامزدگی" کے کچھ اور بھی ہے — مسٹر گلیڈ اسٹون
نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میری راے مین "انڈر سکرٹری کے اسپیچ مین طریقہ انتخاب
اُنھین معنون مین درج ہے جن معنون مین درج ہونے کی کہ ہم امید کرسکتے
تھے — انڈر سکرٹری کے اسپیچ کا مطلب مین یہ سمجھا ہون کہ اُن اجزا پر
باحتیاط تمام غور کرنے کی کوشش کیجاوے جنکے ذریعہ سے ہندوستان
کی موجودہ حالت مین کونسلون مین طریقہ انتخاب جاری کرنے کا مصالحہ فراہم
ہوجاے" اپنی اسپیچ کے آغاز کے قریب مسٹر گلیڈ اسٹون نے یہ فرمایا تھا
کہ بظاہر چنانچہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کا یہ منشا ہے "کہ کل معاملہ گورنر جنرل
اور حکام ہندوستان کے امتیاز راے و جوابدہی پر چھوڑ دیا جاے" — اور
پھر اس کام کی دشواری اور جوابدہی کا ذکر کرنے کے بعد یون فرمایا — "مین
گورنر جنرل یا سکرٹری آف اسٹیٹ سے یہ بات نہین چاہتا ہون کہ
یکبارگی بڑے بھاری نتائج پیدا کردین — میری صرف یہ غرض ہے کہ جو کارروائی

ابتدا مین کیجاوے وہ حقیقی ہو اور جو وسعت طریقہ انتخاب کردیجاوے وہ اصلی ہو"۔

چنانچہ اب مین اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہون کہ جب سے مجھکو گورنمنٹ ہند سے تعلق رہا ہے حالانکہ گورنمنٹ موصوف کا استدلال ان نامزدگیون کی آخری جوابدہی پر رہا ہے مگر اُسنے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ جو بل پاس ہو اُسمین گورنر جنرل اور اعلیٰ حکام لوکل گورنمنٹون کو یہ اختیار مل سکے کہ اُن لوگون سے مشورہ لیا کرین جنکو بوجہ عدم موجودگی کسی موزون نام کے مین "مناسب جماعت راے دہندگان" کے نام سے موسوم کرونگا۔

مین کونسل کو اپنی ڈسپیچ کے ایک انتخاب کی نقل سناتا ہون۔ یہ ڈسپیچ ہمنے ۲۴ - دسمبر ۱۸۸۹ء کو ولایت بھیجی تھی اور اسمین اپنی یہ راے تحریر کی تھی کہ "بہتر ہوگا کہ جو قانون پارلیمنٹ کے اجلاس مین پیش ہونے والا ہے اُسمین ہمکو قطعی ممانعت اِس امر کی نہ کردی جاے کہ اُن صورتون مین کسی قسم کا طریقہ انتخاب جاری کرسکین جہان مقامی حالات اس قسم کے ہین کہ طریقہ انتخاب کے جاری کرنے مین حفاظت و فائدہ متصور ہے"۔ ہمنے یہ بھی لکھا تھا کہ "ہم اسی مین خوش ہوتے کہ بل مین ہمکو وقتاً فوقتاً اُن قواعد کے مرتب کرنے کا اختیار دیا جاتا جنکے بموجب خواہ بذریعہ نامزدگی یا اور نہج پر زاید ممبرون کی تقرری عمل مین آویگی اور ہم اس بات کو بھی کافی تصور کرتے کہ اِن قواعد کے جواز کے لیے یور لارڈشپ کی منظوری شرط ہوتی۔ ایسے قانون کی رو سے ایک نہایت محفوظ طریقہ زاید ممبرون کے انتخاب کا رفتہ رفتہ اور تجانٔا جاری ہوجاتا"۔ مین اسوقت اِس بات کا ذکر بخوشی اسوجہ سے کرتا ہون کہ مین نے اکثر یہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ گورنمنٹ ہند اس بل مین طریقہ انتخاب کے

شامل کرنے کے بہت خلاف تھی اور اب ہمنے یہ طریقہ بہ ناراضی و مجبوری منظور کیا ہے -

لهذا اب ان شرائط پر ہمکو زاید ممبرون کی تقرری کے قواعد مرتب کرنے کی ضرورت پڑیگی - اب میرے خیال مین ہر شخص کو اول تو یہی خیال پیدا ہوگا کہ فرض کیجیے کہ لیجس لیٹیف کونسلون کی وہ تعداد رہے جو ہمارے لیے مقرر ہے یا جو تعداد مندرجہ ایکٹ مذکور سے مشابہ ہو پھر بھی یہ امر محال ہے کہ طریقہ انتخاب اُن معنون مین جاری کردیا جاے جو معنی اسکے مغربی ممالک کے لوگ سمجھتے ہین - مثلاً بنگال جیسے صوبہ مین جسکی آبادی سات کرور ہے یہ بات کیسے ممکن ہے کہ اُن محدود عہدون کو جو ہمارے اختیار مین ہین اسطرح سے تقسیم کردین کہ خواہ بلحاظ رقبہ ارضی یا بلحاظ مختلف اقوام انصاف اور عمدگی کے ساتھ ہر فرقہ کے لوگ شامل ہوسکین - مین یہ تسلیم کرنا بھی فرض سمجھتا ہون کہ جہانتک مجھکو یقین ہے وہ لوگ بھی جو ہندوستان کے پولٹیکل معاملات مین بہت زیادہ آزادانہ راے رکھتے ہین اِس بات کا خیال رکھتے ہین کہ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ ہندوستان کے لوگون کے لیے وہ طریقہ انتخاب چاہتے ہین جو مغربی یورپ کے پارلیمنٹون کے طریقہ کے قدم بقدم رکھتا ہوا ہو -- علاوہ برین ایک وقت یہ ہے کہ ہندوستان کے بہت سے حصص مین طریقہ انتخاب وہانکے باشندون کے خیالات اور عادات سے بالکل مغائر ہے اور اگر ہم اس طریقہ کو جاری بھی کردین تو اصلی قائمقام لوگ غالباً نہ دستیاب ہونگے -

کُل معاملہ اور احکام ایکٹ مذکور اور اُن حالات پر غور کرنے کے بعد جنکے باعث یہ ایکٹ پیش ہوکر منظور ہوا ہے - ہماری یہ راے ہے کہ جس حکم کی

تعمیل ہمارے سپرد ہوئی ہے اُسکا اختیار مندرجۂ ذیل تجاویز مین درج ہے -

(۱) ہمسے یہ توقع نہین کی گئی ہے کہ ہم ہندوستان مین کوئی کامل یا متشابہ طریقہ انتخاب جاری کرینگے -

(۲) ہمسے یہ توقع کی گئی ہے کہ ہم نیک نیتی سے یہ کوشش کرینگے کہ لیجس لیٹیو کونسلون مین بہ مقابلہ حال کے مختلف فرقہ ہاے ہندوستان کے قائمقامون کو کسیقدر زیادہ داخل کرین -

(۳) اور اس کام کے لیے ہمکو اختیار رہے کہ اُن مقامات مین طریقہ انتخاب سے کام لین جہان عمدہ نتائج پیدا ہونے کے آثار نظر آتے ہون -

(۴) حالانکہ ہم طریقہ انتخاب اس حد تک عمل مین لاوینگے لیکن یہ صاف سمجھ لینا چاہیے کہ آخری انتخاب کل زاید ممبرون کا گورنمنٹ کے ہاتھ مین ہے نہ کہ انتخاب کنندون کے - انتخاب کنندون کا کام صرف سفارش کرنا ہے - لیکن اِس سفارش کی بہت وقعت کیجاویگی اور باستثناء اُن حالتون کے جب صریحًا ضرورت ہو یہ سفارش غالبًا نامنظور نہ کیجاویگی

چنانچہ اسی پر تو پر ہمنے اس معاملہ پر غور کیا ہے اور لوکل گورنمنٹون سے بحث کی ہے - ہماری دانست مین جو عہدے کہ ہمارے اختیار مین ہین وہ بلحاظ نسبت تعدادی یا بموجب کسی متشابہ یا یکسان طریقہ کے منقسم ہو سکینگے بقول مسٹر گلیڈ اسٹون کے ہمکو یہ یقین نہین ہے کہ یکبارگی بہت بڑے نتائج حاصل ہون - لیکن یہ یقین تو ہمکو ضرور ہے کہ ایسے ذرایع سے کام نکالنے مین جو گورنمنٹ کی بلا امدادی نامزدگی کے علاوہ ہین کونسلون مین وہ ممبر داخل ہوجاوینگے جو فی الواقع قائمقام ہونگے - لیکن یہ لوگ ضلعون اور فرقون کے قائمقام ہونگے نہ کہ رقبون اور تعداد کے -

ہماری دانست مین اسطور پر گورنمنٹ کو مشورہ دینے کے لیے ایسے
اشخاص ملجاوینگے جنکو مختلف حصص ملک سے تعلق ہوگا اور جو اپنے ملک والونکی
خواہشون اور اغراض سے خوب واقف ہونگے اور جو اثر کسی مجوزہ قانون سے
اُنکی اغراض پر پڑیگا اُسکی وسعت کو سمجھ سکینگے - اگر ہمکو اس قسم کے ایسے
اشخاص دستیاب ہوجاوین جنکا انتخاب ہمنے خود نہ کیا ہو بلکہ اُنکے انتخاب
مین بڑے بڑے فرقہاے باشندگان ہند کی رائے لی ہو تو ہمکو یقین ہے
کہ ان منتخب شدہ لوگون کی وجہ سے ہماری تجاویز بہ نسبت سابق اور بمقابلہ
اس حالت کے کہ صرف نامزدگی پر ہی بھروسہ کیا جاتا زیادہ مستند اور
باوقعت ہوجاوینگی -

آج کے اِس مختصر بیان مین یہ تو ناممکن ہے کہ مین جدید قواعد کو مشرح بیان
کرون اور یہ بتاؤن کہ انکا منجملہ چارون لوکل گورنمنٹون کے ہرایک پر کیا اثر پڑیگا
لیکن یہ تو کہہ سکتا ہون کہ ان قواعد کے بموجب ہمنے ہرایک لوکل گورنمنٹ کے
لیے غیر سرکاری زاید ممبرون کی تعداد اقل تعداد مندرجہ ایکٹ سے زیادہ رکھی ہے
اور ہماری یہ بھی تجویز ہے کہ صوبہ بنگال و ممالک مغربی و شمالی مین زاید ممبرون
کی تعداد کا اضافہ کرنے مین پورے اختیارات کو یکبارگی عمل مین لاوین اور پوری
غایت تعداد مندرجہ ایکٹ کا اعلان کردین - بخیال اسکے کہ غلط فہمی نہ ہونے
پاوے - مین اُس قباحت کا حال بھی بتائے دیتا ہون جسکا مین نے اسوقت
اور سابق مین بھی ذکر کیا ہے اور جسکی وجہ سے سکرٹری آف اسٹیٹ نے فوراً
ہماری تجاویز کو منظور نہین کیا تھا - وہ قباحت یہ تھی کہ ہمنے تجویز کیا تھا کہ
سرکاری ملازم منتخب نہوسکینگے یا صحیح صحیح یون کہیے کہ اُنکی سفارش نہوسکیگی -
میری دانست مین اسمین شبہہ پیدا ہوا کہ آیا یہ بات جائز ہے یا نہین - چنانچہ

جو امر قانونی اس سے متعلق تھا وہ اُسی قاعدہ کے موافق فیصل ہوا جو ہمنے مرتب کیا تھا لیکن بعد غور کامل سکرٹری آف اسٹیٹ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ تمام ملازمون کے لیے ایسی قید لگانا غیر مناسب ہے جناب ممدوح نے یہ تجویز کیا کہ یہ قاعدہ بالکل نکالدیا جاے۔ اور ہمنے یہ تجویز منظور کرلی۔

شاید میرے سامعین کو اس بات مین دلچسپی ہوگی کہ مین بنگال اسکیم کی خاص خاص باتین بیان کرکے جدید قواعد کے نفاذ کی مثال دیدون۔ ہمنے یہ تجویز کیا ہے کہ منجملہ بیس ممبرون کے جو بموجب ایکٹ مذکور نامزد ہونگے دس سے زیادہ ملازم سرکار نہونگے۔ ایکٹ کے بموجب کم از کم ایک ثلث زاید ممبر غیر سرکاری ہونگے۔ اس صورت مین بنگال کے لیے سات غیر سرکاری ممبر ہوئے۔ جدید قواعد کے بموجب ان ممبرون کی تعداد دس ہوگی اور منجملہ انکے سات کو جناب لفٹنٹ گورنر بہ سفارش جماعت ہاے واسوسی ایشن ہاے مندرجۂ ذیل نامزد کرینگے۔

(الف) کارپوریشن کلکتہ۔

(ب) وہ میونسپل کارپوریشن یا مجموعہ یا مجموعہ ہاے میونسپل کارپوریشن علاوہ کارپوریشن کلکتہ جنکو لفٹنٹ گورنر وقتاً فوقتاً بذریعۂ اشتہار مشتہرہ کلکتہ گزٹ تجویز کرین۔

(ج) وہ ڈسٹرکٹ بورڈس یا مجموعہ یا مجموعہ ہاے ڈسٹرکٹ بورڈس جنکو لفٹنٹ گورنر وقتاً فوقتاً بطریق مذکور الصدر تجویز کرین۔

(د) وہ اسوسی ایشن یا اسوسی ایشن ہاے سوداگران یا دستکاران یا تاجران جنکو لفٹنٹ گورنر وقتاً فوقتاً بطریق مذکور الصدر تجویز کرین۔

(ہ) سینٹ کلکتہ یونیورسٹی۔

٢٨-

ہمنے یہ تجویز کیا ہے کہ منجملہ مجموعہاے مندرجہ صدر ہر ایک مجموعہ کی سفارش سے کم از کم ایک ممبر (باستثناے احکام مندرجۂ قاعدہ۔ ۷) نامزد ہوا کریگا۔ لیکن کارپوریشن و اسوسی ایشن ہاے تاجران وسنیٹ کا صرف ایک ایک ممبر ہی نامزد ہوگا۔ لیکن یہ بھی حکم ہے کہ جو جگہ ایسی باقی رہجاوین جنپر ملازمون کا تقرر نہوگا انکے لیے لفٹنٹ گورنر کو اختیار ہوگا کہ ایسے لوگون کو نامزد کرین جنکی تقرری سے اُنکی راے مین مختلف فرقون کے واجبی قائممقام مقرر ہون اور ایک جگہ عموماً صوبہ کے بڑے بڑے زمینداروں کے قائممقام کے لیے محفوظ رہیگی۔ ہماری دانست مین یہ بات نہایت ضروری تھی کہ ان عہدون کا ایک جزو اسطرح محفوظ رکھا جاے اور اسپر صاف اور سادہ نامزدگی کے ذریعہ سے تقرر ہو اُن فرقون کے قائممقامون کو جو حالانکہ اس لائق ہین کہ ہماری کونسلون مین ضرور شریک کیے جاوین لیکن اتفاقیہ ایسے کم ہین کہ انتخاب کرکے اپنی مرضی کے موافق ممبر کونسل مین نہین بھیج سکتے۔ کونسلون مین جگہ ایسی ہی قید سے مل سکتی ہے جو ہمنے اوپر مقرر کی ہے۔ جن ممبرون کی اسطرح پر نامزدگی ہوگی حالانکہ یہ نامزدگی اُنکے ملک والون کی راے دہی پر نہوگی لیکن مین امید کرتا ہون کہ اُنکو اُس فرقہ کا قائممقام خیال کیا جائیگا جسمین سے وہ لیے گئے ہین۔

یہ قاعدہ بھی مقرر کیا گیا ہے کہ ہر ایک شخص کے لیے جسکی سفارش کسی مینوسپل کارپوریشن یا مجموعہ مینوسپل کارپوریشنون نے کی ہو یہ شرط لگائی جائیگی کہ وہ اُس مینوسپلٹی کا یا اُس ضلع کا جسمین وہ مینوسپلٹی واقع ہو باشندہ ہو یا منجملہ اُن مینوسپلٹیون کے جنکا مجموعہ ہو کسی مینوسپلٹی مین یا اُن اضلاع مین سے کسی ضلع کا باشندہ ہو جسمین یہ مینوسپلٹیان واقع ہون۔ جن اشخاص کی سفارش ڈسٹرکٹ بورڈس کرینگے اُنکے لیے بھی یہی شرط لگائی گئی ہے۔ اور بھی

جزویات کے متعلق احکام ہین لیکن میری راے مین اُنکا ذکر کرکے کونسل کو تکلیف دینا غیر ضروری ہے کیونکہ یہ قواعد بہت جلد مشتہر ہونے والے ہین۔

جو قواعد کہ بمبئی مدراس اور ممالک مغربی وشمالی و اودھ کے لیے مرتب کیے گئے ہین اُنمین چند امور مین اختلاف ہے لیکن منشا سب کا ایک ہی ہے یہ قواعد بھی جلد مشتہر کیے جاوینگے۔

اب مجھکو کچھ ذکر اُس طریقہ کا بیان کرنا باقی ہے جسکے بموجب ہماری اس کونسل کا انتظام ہوگا۔ گورنمنٹ ہند کی اول ہی سے یہ راے ہے کہ وایسراے کی کونسل کے رفارم لوکل کونسلون کے رفارم کے کچھ دنون بعد ہونی چاہیے بلکہ کسیقدر اُن رفارمون پر ہی دارمدار رہنا چاہیے۔ ہماری یہ راے ہوئی کہ اگر لوکل لیجس لیٹف کونسلون کے لیے طریقۂ انتخاب مین زیادہ قباحتین پیش آوینگی تو ایسی کونسل کے لیے تو اور بھی زیادہ قباحتین پیش آوینگی جسکے سپرد کل ہندوستان کے لیے قانون وضع کرنے کا کام ہے۔ اور ہماری راے مین لوکل کونسلون کا اول انتظام کرنے کی سب سے زیادہ قوی تو یہ دلیل تھی کہ جب یہ کونسلین مستحکم ہوجاوینگی اور انکین رفارم عمل مین آوینگے تو اُن زائد ممبرون کے کم از کم ایک جز کے انتخاب کرنے کے لیے جو وایسراے کے لیجس لیٹف کونسل مین مقرر ہونگے ہمکو وہ انتخاب کرنے والی جماعتین معلوم ہوجاوینگی جنکے انتخاب کرنے مین سہولیت ہوگی۔ یہ راے پارلیمنٹ مین بہت پسند آئی۔ اور جو اسپیچ لارڈ نارتھ بروک نے ہاوس آف لارڈس مین ۶۔ مارچ ۱۸۹۰ء کو دی تھی اُسمین اُنھون نے فرمایا تھا کہ فی الحال ہم سپریم کونسل کا زیادہ انتظام نہین کرنا چاہتے۔ اگر کچھ انتظام کیا بھی جاے تو بالفعل صرف ہر ایک لوکل لیجس لیٹف کونسل کو انتخاب کا اختیار دیا جاے

اُسی مباحثہ مین لارڈ رپن نے یہ فرمایا تھا "مین اپنے دوست لارڈ نارتھ برک
سے اتفاق کرتا ہون کہ پہلے طریقہ انتخاب کا نفاذ اُنھین کونسلون مین دیکھا جاے
اگر یہ ایسا کیا جاے تو یہی طریقہ وایسراے کی لیجس لیٹف کونسل مین جاری
کرنا مناسب ہوگا اور وایسراے کی کونسل کے لیے لوکل کونسلین انتخاب
کیا کرینگی"

ہمنے ایک اسی قسم کی تجویز سکرٹری آف اسٹیٹ کے روبرو پیش کی ہے -
گورنر جنرل کی کونسل کے لیے زاید ممبرون کی غایت تعداد سولہ ہے منجلا انکے
جدید ایکٹ کے بموجب کم از کم آٹھ غیر سرکاری ہونی چاہیے - ہمنے یہ سفارش
کی ہے کہ غیر سرکاری ممبرون کی تعداد دس رکھی جاوے - ہمنے یہ راے دی ہے
کہ منجلہ انکے چار ممبر تو اُن چارون صوبون کے لیجس لیٹف کونسلون کے انتخاب
اور سفارش پر مقرر کیے جاوین اور کم از کم ایک ممبر تاجرون کی جانب سے ہو
اور ایک ممبر وکلاء کلکتہ منتخب کرین - اُن ذرایع کی نسبت جنسے کہ باقیماندہ چار
ممبر لیے جاوینگے ہماری راے مین وایسراے کی تجویز مین حتی الامکان بہت ہی
کم دست اندازی ہونی چاہیے - اُن صوبون مین جنمین لیجس لیٹف کونسلین
نہین ہین بعض فرقے ایسے ہونگے جو اپنے مشترکہ قواعد کی غرض سے بالاتفاق
کام کرنے کے ایسے عادی ہون کہ اُس جگہ کے لیے جبکہ گورنر جنرل کسی خاص
صوبہ کے آدمی کو مقرر کیا چاہین کسی شخص کے بالاتفاق سفارش کرنے کی قابلیت
رکھتے ہون - چنانچہ ایسے صوبون کی گورنمنٹون سے ہمنے اس بارہ مین خط وکتابت
کی ہے - لیکن یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جو انتظام اس مقصد کے لیے کیا جاے
وہ حتی الامکان بہت ہی ترمیم پذیر ہو - مثلاً کسیوقت یہ ہوگا کہ کسی خاص
قانون کے مباحثہ مین ایسے شخص کی ضرورت پڑے جو خاصکر اُس معاملہ سے

واقفیت رکھتا ہو یا اُس مقام کے حالات سے واقف ہو جہان اُس قانون کا اثر ہونے والا ہو اور اُن صوبون کے قوانین مین تو یہ ضرورت ضرور پڑیگی جسمین علحدہ لوکل لیجس لیٹیف کونسلین نہین ہین اور جنکے لیے قانون گورنر جنرل کی کونسل مین وضع ہوتے ہین - لہذا ان صوبون مین سفارش کرنے کے لیے ہم اُن مشرح قواعد کا عمل درآمد ضروری نہین سمجھتے جو لوکل کونسلون کے لیے مرتب کیے گئے ہین - لیکن جب ہماری کونسل کے لیے اُن چارون صوبون مین سے جہان لوکل کونسلین نہین ہین ممبر لینے کی ضرورت پڑیگی تو ہم طریقہ سفارش کو کام مین لاکر اُس ممبر کو حتی الامکان حیثیت قائممقامی دینے کی کوشش کرینگے اور یہ حیثیت اُس حالت سے بہتر ہوگی جو بوجہ انتخاب منجانب اعلی افسر گورنمنٹ ہوگی - چنانچہ اس کونسل کے لیے ہمنے یہ اسکیم تقریبًا اسی عبارت مین لکھکر سکرٹری آف اسٹیٹ کی خدمت مین بھیجی ہے - ہم ان تجاویز کو فورًا بشکل قواعد مرتب کرکے آخری منظوری کے لیے گورنمنٹ جنابہ ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجدینگے - مجھکو امید قوی ہے کہ یہ قواعد پسند آوینگے اور آیندہ کلکتہ کے موسم مین نافذ ہو جاوینگے -

مین نے اب اُس ضابطہ کے ضروری اُمور کا ذکر کردیا ہے جسکا بغرض نفاذ ہر دو جزو ایکٹ کونسل ہاے ہند عمل درآمد ہوگا - یہ بات تو ضرور ہے کہ ہماری تجاویز سے اُن لوگون کو نا امیدی ہوگی جو یہ چاہتے ہین کہ نہایت تیزی کے ساتھ رفارم کے راستہ پر چلین - لیکن ہمکو ان تبدیلیون کی نسبت جو ہمنے کرائی ہین یہ دعوی ہے کہ بلاشک ایسے لیجس لیٹیف کونسلون کے اختیارات اور عمدگی مین ضرور ترقی ہوگی - ہم یہ دکھا سکتے ہین کہ زاید ممبرون کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور اختیارات مداخلت و مباحثہ نقشہ مالی دیگر ہمنے اِن کونسلون کو

اختیارات کو وسعت دیدی ہے ماسوائے اسکے زاید ممبرون کے انتخاب کے لیے ہمکو محض سادہ طریقہ نامزدگی پر بھروسہ نہ کرنا پڑیگا۔ یہ سب ترقی کے مدارج مین ایسی مین امید کرتا ہون کہ سب لوگ گورنمنٹ ہند کو ان قواعد کے نفاذ مین ایسی مدد دینگے جس سے وہ اغراض حاصل ہوجاوین جنکے لیے یہ قواعد مرتب کیے گئے ہین۔ یہ بات تو ضرور ہوگی کہ تجربہ سے جزویات مین اور اصلاحات پیدا ہونگی اور اس بات کے کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ یہ پابندی قیود مصرحہ ایکٹ مذبور ہم بھی ان قواعد کو لطور آزمایش اور امتحان سمجھینگے اور ان قواعد کا عمدہ عمل درآمد ہونے کے لیے جو تجاویز پیش کیجاوینگی اُنکو نجوشی منظور کرینگے

نمبر ۱۳۹

اسپیچ بتقریب جلسہ سوسائٹی بغرض انسداد ایذا رسانی حیوانات

۲۰- مارچ ۱۸۹۳ء

[سوسائٹی بغرض انسداد ایذا رسانی حیوانات کا سالانہ جلسہ ٹاون ہال کلکتہ مین بتاریخ ۲۰- مارچ ۱۸۹۳ء منعقد ہوا- حضور وایسراے جنکے ہمراہ لیڈی لینسڈون صاحبہ بھی تھین صدر انجمن تھے - اس جلسہ مین بہت سے رزولیوشن پاس ہوے اور آنریبل مسٹر جسٹس نورس پریسیڈنٹ سوسائٹی اور دیگر اصحاب نے اسپیچین دین حضور وایسراے کے صدر انجمنی قبول فرمانے پر مہاراجہ سر نریندر کرشن نے ایک ووٹ شکریہ کی تجویز کی اور سب نے اُسکو منظور کیا - حضور محتشم الیہ نے حاضرین جلسہ سے یون خطاب فرمایا-]

مسٹر نورس لیڈیز و جنٹلمین - اس سوسائٹی کے جلسہ کا صدر انجمن ہونے سے اور اپنی موجودگی سے اس امر کی تصدیق کرنے سے کہ مین سوسائٹی موصوف کی کارروائی سے دلچسپی رکھتا ہون مجھکو آج بڑی خوشی ہوئی ہے - میرے خیال مین یہ بات درست ہے کہ اس سوسائٹی کے مقاصد کی نسبت تمام فرقون مین کامل اتفاق ہے - کوئی شخص عام اس سے کہ وہ یورپ کا رہنے والا ہو یا اس ملک کا اور خواہ وہ عیسائی ہو یا ہندو یا مسلمان اسمین کلام نہین کرسکتا کہ ایذا رسانی حیوانات نہایت مکروہ بات ہے یا یہ کہ اِن

حیوانات کو تکالیف سے بچانا نہایت عمدہ کام ہے یا یہ کہ ہر ایک طرح سے
اُن لوگون کا حوصلہ بند کیا جاے جو ان حیوانات کو تکلیف پہونچاتے ہین-
خوشی کی بات ہے کہ یہ خیال رحم دلی تمام ذی ہوش اور مہذب قومون مین
موجود ہے - یہ خیال صرف اُنھین لوگون مین نہین ہے جہان یا تو جہالت
کا بازار گرم ہے یا جنکے نفیس تر خیالات انسانی کو کبھی ترقی نہین ہوئی یا جہان
خود غرضانہ اور بدنفس پرستی نے انسانون کے دلون کو خراب کر کے سخت
کر دیا ہے یا ایسا کر دیا ہے کہ وہ تکالیف کو دیکھکر خوش ہوتے ہین - لیکن خوشی
کی بات ہے کہ اس بڑے شہر مین ان باتون مین سے کوئی بات نہین ہے
اور عرصۂ تینتیس سال سے آپکی سوسائٹی اس شہر مین کام کر رہی ہے اور نہایت
عمدہ مدد پاتی رہی ہے -

لیکن لیڈیز و جنٹلمین حالانکہ اس سوسائٹی کے مقاصد کی بابت اختلاف
نہین ہے مگر اس بات کی تو گنجایش ہے کہ صاف باطنی کے ساتھ تدابیر عملی
کی نسبت اختلاف راے ہو سکے - فرض کریجیے کہ ہمکو اپنی حالت اور وہ ذرایع
جو ہماری قدرت مین ہین معلوم ہین اور یہ بھی معلوم ہے کہ جنپر ہماری کارروائی
کا اثر پڑیگا وہ اسکو کس پہلو پر خیال کرینگے اب تصفیہ طلب یہ بات ہے کہ ہم
کیا کر سکتے ہین نہ کہ ہم کیا کرنا پسند کرتے ہین - اب یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ
ہمسے اتفاق کرتے ہین اونکا دو طریقون پر کام کرنا ممکن ہے - یا تو ہم پرایوٹ
کوشش یا تمثیل وسائل پر بھروسہ کر سکتے ہین یا قانون سے چارہ جوئی کر کے
اُن سزاؤن اور تکالیف پر اعتماد کر سکتے ہین جو از روے قانون دیجا سکتی
ہین - اول مین کچھ گفتگو ایذا رسانی حیوانات کے بارہ مین قانون وضع
کرنے کی نسبت کرونگا - آپ کو یاد ہوگا کہ میرے ہندوستان مین آنے کے

تھوڑے ہی دنون بعد ہمنے ایک قانون جاری کیا تھا اور اس قانون کے اجرار کی کسیقدر ذاتی جوابدہی مجھپر ہے - اس قانون کی روسے وہ اشخاص جنپر مختلف اقسام ایذا رسانی حیوانات مطلق کا جرم ثابت ہو چند اقسام کی سزا کے مستوجب قرار دیے گئے تھے - اسوقت اور بھی لوکل اور جنرل قوانین جنکا یہی منشا تھا نافذ تھے لیکن میرے خیال مین یہ بات درست ہے کہ یہ قانون بہ نسبت سابق کے قوانین کے زیادہ مکمل و محیط تھا اور خاصکر اس باب مین کہ پہلے قوانین صرف بغرض تحفظ حیوانات باربرداری کے وضع کیے گئے ہین لیکن سنہ ۱۹۰۰ء کے ایکٹ مین ایک فقرہ ہے جسمین لفظ "حیوان" کی تعریف مین "پالتو یا پکڑا ہوا حیوان" بھی شامل ہے - لہذا شاہی قانون نے یہ قاعدہ قطعی مقرر کر دیا ہے کہ جسوقت سے کہ کوئی درندہ یا مرغ پالتو کیا جاے یا ہماری تفریح کے لیے پکڑا جاے اُسیوقت سے ہمپر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ اُسکے ساتھ رحمدلی اور شفقت کا برتاؤ کرین - اس مسودہ قانون کی توسیع کا ایک تو یہ نتیجہ ہوا ہے کہ اسمین وہ تمام پالتو یا جنگلی پرند جنکو لوگ جگہ جگہ لیجاتے ہین یا جو فروخت ہوتے ہین شامل ہین -

جو دیدہ و دانستہ بیرحمی کہ ان بیچارے چھوٹے پرندون پر کیجاتی ہے وہ شاید اور کسی پر نہ کیجاتی ہوگی - اس معاملہ کا ذکر کرنا مجھکو ایک خاص وجہ سے فرض ہے - کیونکہ دو تین روز گذرے کہ ایک رحیم مزاج لیڈی نے مجھکو اس بارہ مین ایک چٹھی لکھی تھی - اُس لیڈی نے یہ لکھا ہے "براہ مہربانی ہمارے چھوٹے پرندون کا خیال دل سے فراموش نکرنا - چونکہ آپ شاید بازار مین صبح کے وقت کبھی نہین آئے ہین مین آپکو مطلع کرتی ہون کہ بہت سے شکاری پرند بازار مین زخمی لائے جاتے ہین اور چند روز تک زندہ رکھے جاتے ہین -

اُنکو ٹانگ باندھ کر لٹکا دیا جاتا ہے اور ہمارے فرش پر پھڑ پھڑایا کرتے ہین
یہ حالت اُنکی ہروقت میری آنکھون کے روبرو رہتی ہے۔ مین یقین کرتا ہون
کہ آپ مجھسے اتفاق کرینگے کہ میری کارسپانڈنٹ اُن خیالات کی بابت جو سنے
ایسی دلسوزی کے ساتھ لکھے ہین مستحق تحسین ہے۔ مجھکو اس بات سے
کسیقدر حیرت ہوئی کہ اُن معاملات کی فہرست مین جنکا تدارک آپ نے گذشتہ
سال مین کیا ہے اور جو ۴۰۰۰ حیوانات کے متعلق ہے کل پرندون کی
تعداد صرف چھ ہے۔

لیکن لیڈیز وجنٹلمین شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ ۱۸۹۰ع کا ایکٹ صرف
ایک ایکٹ مجاز تھا اور صرف انھین رقبون مین عمل مین آیا جہان لوکل گورنمنٹون
نے اُسکا نفاذ مناسب تصور کیا۔ بہت سے لوگون کی نظرون مین وہ قانون
جو جبریہ نہو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اس ایکٹ کی بابت مین بھی یہ کہنا فرض سمجھتا
ہون کہ مین بھی نہایت خوش ہوتا اگر ہمارے اختیار مین ایسے جبریہ ایکٹ کا
جسکا نفاذ عام ہو پاس کرنا ہوتا لیکن جو شہادت کہ میرے روبرو پیش ہوئی
اُس سے مجھکو اس امر کا اطمینان ہوگیا تھا کہ ایسے ایکٹ سے مجملاً بمقابلہ
فائدہ کے زیادہ تر نقصان پہونچتا۔ آپ اس بات کا خیال رکھیے کہ کسی ملک مین
ایسا قانون وضع کرنا جسکی روسے کوئی جدید جرم قرار دیا جاے بہت اہم کام ہے
اور خاصکر ہندوستان مین تو اس خیال کا مدنظر رکھنا اور بھی زیادہ ضروری
ہے۔ جب کبھی اس ملک مین تعزیری قانون وضع کیا جاے تو صرف انھین
عمدہ نتائج کو مدنظر نہین رکھنا چاہیے جو اُس قانون سے اُس حالت مین پیدا
ہونگے جبکہ وہ قانون آپ کے منشار کے مطابق استعمال کیا جاے بلکہ اُن خراب
نتائج کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے جو اُس حالت مین پیدا ہونگے جبکہ آپکا قانون

بے ایمانی جہالت یا بے رحمی سے نافذ کیا جاے -
اب یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ جو قانون بغرض تحفظ حیوانات وضع کیا جاے اسکا ناجائز استعمال بہت آسانی سے ہوسکتا ہے - تاوقتیکہ اب اس قانون کو کافی احتیاط اور پوری نگرانی کے ساتھ نافذ نہ کرین یہ معاملہ خود ایسا ہے کہ یہ قانون ضرور اُن اغراض کے لیے استعمال ہوگا جو آپکی منشا کے بالکل خلاف ہون - مثلاً اس سے لوگون کے خفیہ خانگی حالات مین مداخلت کرنے کے لیے بہت آسانی پیدا ہوجائیگی اور یہ بات سخت ناگوار خاطر ہوگی - چنانچہ اسی خطرہ کے رفع کرنے کی غرض سے ہمنے یہ حکم دیا ہے کہ یہ جرائم اُس صورت مین مستوجب سزا ہونگے جب انکا ارتکاب شارع عام پر یا ایسے مقامات پر ہو جہان عام لوگون کا گذرگاہ ہو - اس سے ہمارا یہ منشا نہین ہے کہ ان جرائم کا خفیہ ارتکاب قابل معافی ہے بلکہ ہمنے اس خیال سے یہ حکم دیا ہے کہ ہم یہ خطرہ اپنے سر پر نہین لے سکتے تھے کہ لوگون کے خانگی حالات کی نسبت تحقیقات وغیرہ کرائی جاوے - علاوہ برین لوگ انتقام لینے کی یا استحصال بالجبر کی غرض سے مخبری کرکے عدالتون مین مقدمات دائر کراتے اور ماسواے اسکے حکام عدالت کو چند قومون کے مذہبی خیالات سے سامنا کرنا پڑتا - اور یہ ہمکو معلوم ہے کہ یہ مذہبی خیالات اُن لوگون کے دلنشین کس حد تک ہورہے ہین - اور لیڈیز و جنٹلمین جالنکہ بلا امتیاز قانونی چارہ جوئی سے یہ سب خطرے پیدا ہوتے مگر مطلب مقصود پھر بھی ہاتھ نہ آتا - اور شاید ایسے جرم کا ارتکاب تو ایک آدھ ہی ہوتا کہ جو ظاہر ہوجاے اور مجرم فوجداری سپرد ہو لیکن ایسے مقامات پر جو دور دراز ہین اور جہان کم آبادی ہے شاید سیکڑون جرائم کا ارتکاب ہوتا - چنانچہ بوجوہات مندرجہ بالا ہمنے یہی مناسب خیال کیا کہ یہ ایکٹ مجاز ہو اور یہ کام لوکل گورنمنٹون کے

سپرد کر دیا کہ جن مقامات کی حالت کافی طور سے اس قابل ہو کہ اس ایکٹ کی آزمایش کیجاوے صرف وہان اسکو نافذ کردین۔

یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ حالانکہ اس ایکٹ کا عملدرآمد ایسے عام طور پر نہین ہوا ہے جیسی کہ ہماری خواہش تھی لیکن پھر بھی اکثر اس سے کام لیا گیا ہے۔ بنگال مین یہ ایکٹ کلکتہ اور تمام مینونسپل قصبات سے اور ان قصبات سے متعلق کر دیا گیا ہے جہان مجسٹریٹ لوگ کام کرتے ہین پنجاب مین کل مینونسپلٹیون اور چھاؤنیون سے متعلق کر دیا گیا ہے۔ برھما مین کل اپر برھما اور ۱۲ قصبات لور برھما سے متعلق کر دیا گیا ہے۔ اور مقامات پر اس ایکٹ کا چند چند مقامات پر عملدرآمد ہے۔ بمبئی مین صرف شہر بمبئی اور دیگر چار قصبات مین جاری ہے۔ ممالک مغربی و شمالی مین اس کے اصلی احکام الہ اباد اور سات دیگر قصبات مین جاری ہین۔ افسوس کی بات ہے کہ مدراس ممالک متوسط اور آسام مین اس ایکٹ کا نفاذ بالکل نہین ہوا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ منجملہ ان تینون صوبون کے مدراس اور اسام مین ایسے لوکل ایکٹ جاری ہین جنکا نفاذ عام طور پر ہوتا ہے اور جنکو حکام نے شاید ۱۸۹۰ء کے ایکٹ پر ترجیح دی ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ منجملہ اُن صوبہ جات کے جہان اس ایکٹ کا نفاذ چند مقامات پر ہی ہوا ہے بمبئی مین مثل مدراس کے ایک نہایت کار آمد قانون جاری ہے جسکا منشاء انسداد ایذا رسانی حیوانات ہے۔ ماسوائے اسکے میرے خیال مین ہم یہی امید کرتے ہین کہ جن مقامات مین یہ ایکٹ نافذ نہین ہے وہان اس سے ایک اور طرح یہ فائدہ پہونچا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اس قانون کی رو سے اُس کام کو جو اُن مقامات مین مستوجب سزا ہے جہان اس ایکٹ کا نفاذ ہے قابل نفرت قرار دیا ہے۔

لیکن لیڈیز جنٹلمین اگر ہمکو صرف قانون ہی پر بھروسہ رکھنا پڑے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ ان حیوانات مطلق کی ایسی حفاظت کا بندوبست کرنا جسکی وجہ سے ایذا نہ پہونچ سکے صرف سزا اور تکالیف سے ہی کرنا ممکن نہین ہے بلکہ لوگون کو مسائل اور تمثیل سے سکھانے مین بہت فائدہ ہوگا۔ میری راے مین تو اس سوسائٹی کا خاص منشا یہی ہے کہ لوگون کو تعلیم دے۔ مین اُن الفاظ کی نقل کرتا ہون جو آپکی رپورٹ کے ابتدائی باب مین درج ہین یعنے یہ کہ آپکا منشا "ایذا رسانی حیوانات کا انسداد صرف قانونی سزا سے ہی کرنے کا نہین ہے بلکہ لوگون کے دلون مین وہ خیالات پیدا کرنے کا بھی ہے جنسے رحمدلی کو ترقی ہو" - ہماری یہ خواہش نہین ہے کہ اُن مجرمون پر جنہون نے ممکن ہے کہ ناواقفیت کے باعث ارتکاب جرم کیا ہو بیرحمی اور سختی سے پیش آئین بلکہ ہماری یہ خواہش ہے کہ دور دور تک یہ وعظ دین کہ حیوانات مطلق کے ساتھ رحم اور شفقت ظاہر کیجاوے اگر لوگون کے دلون مین یہ خیال مستحکم طور پر بیٹھ جائے تو بہ نسبت بے شمار سزا دینے کے اس سے زیادہ کام نکلیگا۔

لہذا مین امید کرتا ہون کہ اس سوسائٹی کو خوب امداد دیلیگی اور میرا خیال ہے کہ مین خود اس معاملہ مین شرکت کرنے سے ایسی ایک تحریک کو ترقی دیتا ہون جس سے تمام ذی ہوش لوگ اور وہ لوگ محبت رکھتے ہین جنکو یہ یقین ہے کہ اُس رحمدلی اور دلسوزی کا ایک جزو جو ہم بنی نوع انسان کی جانب رکھتے ہین اُن حیوانات کا بھی حق ہے جنکو حالانکہ ہم اپنے آپ سے کمتر سمجھتے ہین لیکن باوجود اسکے وہ ہمارے دوستانہ اور رحیمانہ خیال کے مستحق ہین۔

نمبر ۱۴

اسپیچ جلسۂ لیجس لیٹف کونسل - مباحثہ بجٹ
۳۰ - مارچ سنہ ۱۸۹۳ء

[جو جلسہ لیجس لیٹف کونسل کا ۳۰ - تاریخ سنہ ۱۸۹۳ء کو منعقد ہوا تھا اُسمین مالی نقشہ پر بحث ہوئی تھی - بعد مباحثہ ہز اکسیلنسی پریسیڈنٹ نے یون ارشاد فرمایا -]

مثل اپنے آنربل فائبس کے ساتھی کے مین بھی اول یہ تسلیم کرنا چاہتا ہون کہ جو جو رائین مالی نقشہ کے پیش ہونے پر ظاہر ہوئی ہین وہ بہت پر خیال اور عملی حیثیت کی ہین - مین کہہ سکتا ہون کہ انربل ممبرون نے یہ خیال کیا ہوگا کہ جو حالت گورنمنٹ ہند کو پیش آئی ہے یہ اُسکی کچھ بُری مثال نہین ہے جسکو بعض اوقات "کڑا وقت کہتے ہین" - اس بات سے ہمارا دل اور بھی زیادہ کڑھتا ہے کہ یہ اول ہی موقع ہے کہ ہمکو بموجب احکام ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۹۲ء بجٹ پر بحث کرنیکا اختیار ملا ہے اور اسی موقع پر ہمکو کونسل کے روبرو اپنی مالی حالت کی ایسی خراب کیفیت پیش کرنی پڑی ہے اور یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ فی الحال اُن تدابیر کا بتانا ہمارے قابو سے باہر ہے جنکے ذریعہ سے ہمکو ان مشکلات سے خلاصی ہو سکے - اگر ہمارے فنانشل ممبر یہ کہہ سکتے کہ خزانہ عامرہ مالامال ہے تو ہمکو کتنے خوشی ہوتی یا یہ کہہ سکتے کہ فی الحال ہماری خواہشون سے کم بھی مالا مال ہے تو ہمکو اُن تدابیر کا حال بتانے مین کسقدر خوشی ہوتی جنکے ذریعہ سے ہمکو اس خزانہ کے مالامال کرنے کے آثار نظر آتے - مین اپنے آنربل ساتھیون کو یقین دلا سکتا ہون کہ اگرچہ ہماری

یہ دُبدھا کی حالت پبلک کے لیے وبال جان ہو رہی ہے تو ہمارا ابھی یہی حال ہے
لیکن میری دانست مین اُس بجٹ سے جو میرے انریبل دوست نے گذشتہ
ہفتہ مین پیش کیا تھا ایک نہایت مفید کام نکلیگا - میرے خیال مین اس بجٹ
سے وہ موثر سبق ملیگا جو ابتک دنیا مین نہین دیا گیا ہے - میرے انریبل دوست
نے لکھا ہے کہ دو سال مین بوجہ کمی نرخ مبادلہ ہمارے مطالبہ مین چار کرور کا اور
اضافہ ہو گیا ہے - اور اُنکا یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ بار ہماری آمدنی بالفعل کسیطرح
نہین برداشت کر سکتی - ہم اس بات پر مجبور ہو گئے ہین کہ جو صرفہ اُن مفید
کامون مین پڑتا ہے جنپر اس ملک کے وسیع ذرایع کی ترقی کا دارمدار ہے
اُس صرفہ کو بہت ہی محدود کر دین - یہ امر بھی بعید نہین ہے کہ ہمکو جدید ٹکس
لگانا پڑے حالانکہ اس ٹکس کی تعداد اور نوعیت کی نسبت پیشگوئی کرنا
غیر ممکن ہے - لیکن اگر یہ ٹکس لگانا پڑا تو ضرور گران گذریگا - ہمکو یہ سب
آفات اسوجہ سے نہین پیش آنے والی ہین کہ ہمکو کوئی جنگ کرنی پڑی ہو یا ہمنے
بلا سمجھے بوجھے کوئی جدید صرفہ بڑھا دیا ہو بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہمارے مبادلہ کا
وسیلہ ایسا ہے جسکی قیمت مین سخت اور اتفاقیہ تغیر و تبدل واقع ہوتے رہتے ہین
اور یہ ہمارے قابو سے بالکل باہر ہین - جب انریبل ممبر گذشتہ پنجشنبہ کو اسپیچ
دے رہے تھے تو اس معاملہ کے متعلق اُنکے بیان مین سب سے بہتر یہ بات
تھی کہ جو عرصہ تیاری تخمینہ جات اور اُنکے ارسال کے مابین واقع ہوا اُسمین اور بھی
کمی واقع ہو گئی اور یہ کمی ایسی تھی کہ اگر کل سال یہی حال رہا تو ہمارے خرچ
مین سات لاکھ روپیہ کا اور اضافہ ہو جائیگا - لیکن یہ خوشی کی بات ہے
کہ اُسوقت سے کچھ حالت بدلی ہے تاہم یہ معاملہ قابل غور ہے -
مجھکو خوف ہے کہ میرے انریبل دوست کا یہ اندیشہ کرنا بجا ہے کہ ہماری

حالت بہت نازک ہے - اور کچھ اس خیال سے نہین کہ معمولی حالت مین ہندوستان کے بجٹ کی حالت دیکھکر ضروری اندیشے پیدا ہوتے ہین - جس ملک کو اسٹرلنگ یعنے سونے کے سکے مین بہت سا قرضہ ادا کرنا ہو اور جسکی آمدنی چاندی کے سکہ مین وصول ہوتی ہو اُس ملک سے یہ توقع نہین ہوسکتی کہ ہر سال گذشتہ کی آمدنی وخرچ کا حساب ٹھیک ٹھیک کرسکے - اگر یہ تغیر وتبدیل معمولی قسم کا ہوتا یا اگر کوئی ایسی صورت نظر آتی کہ ادھر کی کمی اُدھر برابر ہوجاتی تو ہم یہ سوچکر خاموش ہو بیٹھتے کہ چند سال تک سال بسال ہماری اوسط آمدنی ہمارے اوسط خرچ کے برابر رہتی - اور اگر اسطرح پر یہی اندازہ کیا جاے تو گذشتہ چار سالون مین ہماری حالت قابل اطمینان رہی ہے - ہمارے آنریبل فنانشل ممبر یہ بتا سکینگے کہ اگر وہ اپنی مدت عہدہ کے پہلے چار سال کی نسبت خیال کرین تو خالص توفیر ٦٥ لاکھ ٨٦ ہزار روپیہ کی رہی ہے - اس روپیہ سے وہ کمی جو پانچوین سال مین ہوئی اچھی طرح پوری ہوسکتی تھی - لیکن خرابی کی بات یہ ہے کہ اسطرح پر اس معاملہ کا تصفیہ کرنا ممکن تو نہین ہے - ہمکو اُن سالون کی بابت تو غور کرنا نہین ہے جو گذرے ہوے ہمکو تو اُن سالون کا خیال کرنا ہے جو عنقریب بعد مین آنے والے ہین - پس اگر ان سالون پر خیال کرین تو اسمین شک نہین کہ اُنکی حالت واقعی قابل سخت اندیشہ کرنے کے ہے - باوجود اُس خفیف مدافعت کے جو لیفا ہر پیدا ہوتی جاتی ہے ایسی کوئی صورت نظر نہین آتی کہ جو روز افزون کمی چاندی کی قیمت مین ہوتی جاتی ہے وہ ختم ہوچکی اور یہ بھی خیال رہے کہ جون جون یہ مزید کمی ہوتی جاویگی اُسکے ساتھ ہی ساتھ ہماری مشکلات ترقی پاتی جاوینگی - اب اس بات کو صاف صاف یون سمجھ لیجیے کہ جس حالت مین مبادلہ کا نرخ ١ شلنگ ٢ پنس ہے

تو چاندی کی قیمت مین ایک فاردنگ کے کمی ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ ہند
کو ۲۹ ½ لاکھ کا خسارہ بیٹھے گا اور اگر مبادلہ کا نرخ ۱ شلنگ - ۴ پنس ہوا تو اس
کمی سے ۳۷ ½ لاکھ کا نقصان بیٹھے گا - اور ایسی کمی مین ۱ شلنگ - ۲ پنس کے
نرخ پر ۴۸ ½ لاکھ کا نقصان ہوگا - یہ بھی خیال کیجیے کہ ٹکس کی ایسی کونسی
دوبارہ تشخیص ہے جو اس گھٹوتی کے ساتھ ساتھ قدم رکھے - پس ایسی حالت
مستقبل کو دیکھکر تو خوفناک آثار نظر آتے ہین اور سب طرح تو بیری دانست
مین اس ملک کی مالی حالت درست ہے اور بقول سر ایونس کے ایسے بھی
امید بخش امور موجود ہین جنسے تشفی حاصل ہوتی ہے -

ہمارے مجموعی قرضہ کی تعداد کچھ بہت کثیر نہین ہے اور زیادہ تر حصہ اُن
قرضوں کا ایسے مفید کامون کے لیے لیا گیا ہے جنکا معاوضہ سرکار کو عمدہ ملتا ہے
یا جنکو بہرحال قیمتی جائداد کہا جاسکتا ہے - ہمنے لاپروائی کے ساتھ قرضہ لینے
سے باحتیاط تمام گریز کیا ہے اور فی الحقیقت جیساکہ انریبل جنرل برکینبری
نے فرمایا ہے بہت سے اُن اصراف کو جو اور ملکون مین قرضہ سے ادا کیے جاتے
اپنی معمولی آمدنی سے ادا کیا ہے - جیساکہ انریبل فنانشل ممبر نے دکھایا ہے
ہماری مالگذاری باوجود کسیقدر ناموافق حالتون کے بتدریج بڑھتی گئی ہے
اور بڑھتی جاویگی - ہماری ریلوی کی آمدنی بھی بڑھتی جاتی ہے اور جب ہمارے
تجارتی لائنون کو بتدریج ترقی ہوتی جائیگی تو اسمین شک نہین کہ ہماری آمدنی
اور بھی بڑھیگی -

حال مین جو صرف خاص حفاظتی کامون مین پڑا ہے وہ آیندہ ایک دو
سال مین ختم ہو جاویگا اور پھر ہمارے فوجی بجٹ مین سے چالیس یا پچاس
لاکھ سالانہ کی رقم نکلجاویگی - اس افزونی سے وہ کمی ضرور برابر ہو جاویگی جو

ہوئی

افیون کی آمدنی مین بتدریج ہوتی جاتی ہے۔ اس آمدنی کو دو جانب سے خطرہ ہے ایک تو چین والون کے مقابلہ کی اور دوسرے پولیٹیکل اثر کی جانب سے لیکن مبادلہ کے نرخ کی متواتر کمی درمیان مین حائل ہے۔ لیکن یہ بات بھی قابل افسوس ہے کہ حالانکہ ہم ہندوستان کی رعایا سے اب مبلغ ڈو کرور پچاس لاکھ روپیہ مالگزاری کا وصول کرتے ہین اور عرصہ ۲۰ سال کا منقضی ہوا جب ہم دو کرور دس لاکھ روپیہ وصول کرتے تھے لیکن اگر آج کل کی رقم وصولی کے دھائون کے بدلہ مین آج کل کے نرخ سے سورین کے سکے خریدے جائین تو یہ آمدنی صرف ایک کرور پچپن لاکھ پاونڈ کے برابر ہوگی۔ لیکن سنہ ۱۸۹۰ع و سنہ ۱۸۸۰ع کے درمیان اس سے کم روپیہ ایک کرور پچانوے لاکھ پاونڈ کے برابر ہوتا تھا۔ اور اور اقسام کے ٹکسون سے جو آمدنی ہمکو ہوتی ہے اُسکی قیمت بھی اسیطرح سے کم ہوگئی ہے۔ روپیون کے حساب سے ٹکس ادا کرنے والون کو روز بروز زیادہ ٹکس دینا پڑتا ہے۔ لیکن اُس سکہ کے حساب سے جو اُن ممالک مین رائج ہے جنسے ہماری تجارت کا دو ثلث جزو ہوتا ہے اور جس سکہ کے حساب سے ہمکو اپنا ایک ثلث قرضہ ادا کرنا پڑتا ہے ہماری آمدنی سنہ ۱۸۸۰ع و سنہ ۱۸۷۰ع کے درمیان کی آمدنی سے کم ہوگئی ہے اور اگر امریکہ کے ممالک متحدہ بھی چاندی خریدنا بند کردین اور روپیہ کی قیمت اور بھی کم ہوجاے تو جو مصیبت ہمکو اُسوقت سامنے آویگی اُسکے دفع کرنے مین یہ کوئی آمدنی کام نہ دیگی۔

اب اس صورت مین اگر ہمسے کوئی یہ سوال کرے تو کوئی حیرت کی بات نہین ہے کہ ہم پبلک کو اپنا راز کیون نہین ظاہر کرتے اور اُنکو یہ بات کم از کم قیاسی طور پر کیون نہین بتا دیتے کہ اس دُبدھا کی حالت سے ہمکو اس طریقہ پر خلاصی حاصل ہوسکتی ہے۔ لیکن مین انزیبل فنانشل ممبر کی اس راے سے پورا اتفاق ظاہر

کرتا ہون کہ تا وقتیکہ مسئلہ کرنسی کے بابت حکام ولایت کا فیصلہ نہ معلوم ہو جاے اُس چارہ جوئی کا افشا کرنا جو ہمکو کرنی پڑے محض فضول ہے۔ ممکن ہے کہ اُس فیصلہ کا یہ نتیجہ ہو کہ ہماری مالی حالت کو اگر یکبارگی نہین تو جلد سبکدوشی دیجاے ماسواے اسکے اگر یہ سبکدوشی بھی نہ حاصل ہوئی تو غالباً یہی حالت تو برقرار نہ رہیگی جیسی اب ہے۔ اگر بہتر نہ ہوئی تو چونکہ اب بد ہے اُسوقت شاید بدتر ہو جاوے اور چاہین جتنا ہم اپنا قیاس لڑائین ہمکو پہلے ہی سے اُن مشکلات کی وسعت نہین معلوم ہو سکتی جو اسوقت پیش آوینگی۔ اسمین بھی کچھ شک نہین ہے کہ ہمکو اُس حالت مین مزید ٹکس لگا کر بہت سا روپیہ وصول کرنا پڑے۔ وہ ذرایع تو آنریبل ممبرون کو اور عام پبلک کو بھی خوب معلوم ہین جنسے ہماری آمدنی زیادہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اسوقت جبکہ ہمکو یہی نہین معلوم کہ مالی مساوات بحال کرنے کے لیے ہمکو کسقدر روپیہ کی ضرورت ہوگی جدید ٹکسون کی تجاویز پر بحث کرنا محض فضول ہی نہین ہے بلکہ مضرت دہ ہے۔

اس بارے مین صرف ایک بات اور کہنا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اگر اس موسم گرما مین کمی پوری کرنے کے لیے جدید ٹکس لگانے کی ضرورت پڑے تو ہمارے خیال مین یہ مناسب ہوگا کہ ہم ایسے قانون وضع کرنے کے لیے شملہ مین اجلاس کرین اور ہمکو اس حالت مین اگر ضرورت پڑے تو کونسل کو بمقام کلکتہ خاص اجلاس کرنے کے لیے فراہم کرنے مین تامل نہ کرنا چاہیے اسوقت یہ تصفیہ کرنا تو ہمارے قابو سے بالکل باہر ہے کہ ایسی ضرورت پڑیگی یا نہ پڑیگی۔

فوجی خرچ کے بارے مین جو کچھ آنریبل ممبر فوجی نے صاف صاف کہدیا ہے اُسمین زیادہ اضافہ کرنے کی مجھکو ضرورت نہین ہے۔ بلاشک یہ صرفہ سالہاے

حال مین زیادہ ہوگیا ہے۔ لیکن میرا یہ خیال ہرگز نہین ہے کہ اس زیادتی کے باعث فوجی حکام پر فضول خرچی کا الزام لگایا جاسکتا ہے۔ انریبل ممبر فوجی نے یہ دکھا دیا ہے کہ اس مد مین بھی بوجہ کمی نرخ مبادلہ ہمپر روز افزون بار پڑا ہے۔ اور اسی وجہ سے ۱۸۸۵ء و ۱۸۸۶ء سے فوجی تخمینہ جات مین مبلغ تین لاکھ ساٹھ ہزار زیادہ ہوگئے ہین۔ علاوہ برین بہت سا خرچ اسوجہ سے زیادہ پڑا ہے کہ بہ نسبت سابق کے ہماری فوج کے آرام و آسائش کا اب زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اسمین شک نہین کہ یہ روپیہ عمدگی کے ساتھ صرف ہوا ہے بلکہ بقول سر جی ایولنس کے "عمدگی اور عقلمندی کے ساتھ صرف ہوا ہے"۔ ہمکو معلوم ہے کہ اور حرفون کے مقابلہ کیوجہ سے رنگ روٹون کے دستیاب ہونے مین بہت دقتین پیش آئی ہین اور تاوقتیکہ ہم اپنی سپاہ کو کھانا کپڑا تنخواہ اور مکان عمدہ نہ دین یہ بات غیر ممکن ہے کہ ہماری فوج مین عمدہ سپاہی خواہ دیسی یا انگریز بھرتی ہون۔ علاوہ برین افواج کے اسلحہ اور ساز و سامان مین تبدیلی واقع ہونے کی وجہ سے ہمکو ہمیشہ زاید صرفہ اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر بانی فوج کے لیے کوئی جدید رفل بندوق ایجاد ہوئی یا کوئی جدید گولہ و بارود ملا تو ہندوستان کی فوج کے لیے یہ چیزین مہیا کرنے سے ہم انکار نہین کرسکتے ہین۔ میرے خیال مین یہ بات صرف اُن "پرجوش سپاہیون" کے باعث نہین ہوتی جنکا ذکر سر جی ایولنس نے کیا ہے بلکہ میرے خیال مین بہت سے پرجوش حکام ملکی ایسے ہین جو ہمارے ایسے اسلحہ اور ساز و سامان کے مہیا نہ کرنے کے شاکی ہونگے۔

یہ بھی خیال رہے کہ حال مین ہمارا فوجی خرچ کچھ تو اسوجہ سے زیادہ بڑھ گیا ہے کہ مغربی سرحد پر روسی لوگ نزدیک آپہونچے ہین اور کچھ اسوجہ سے بڑھا ہے

کہ صوبہ اپر برہما کے ملحق ہونے کے باعث برٹش سلطنت مین اور اس قطعہ
ملک مین جو ہماری سرحد سے ملحق ہے زیادتی ہو گئی ہے - اور اس قطعہ مین ہمکو
مجبوراً کسیقدر انتظام کرنا پڑتا ہے اور وہ انتظام اس غرض سے نہین کرنا پڑتا ہے کہ
اُن آزاد فرقون سے جنکا ذکر سر ایونس نے کیا ہے مفت مداخلت کیجاے - بلکہ
اپنے ضلع جو اضلاع کے تحفظ کے لیے یہ انتظام کرنا پڑتا ہے - مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میرے
انریبل دوست کا یہ خیال نہایت بہتر خیال تھا کہ ایسی صورتون مین ہم اپنی فوج کی عمدہ
اور مستعد حالت کے زعم مین اُنکو ایسی بیکار لڑائیون پر بھیجدیتے ہین - مین
صرف اس بات کی شہادت دے سکتا ہون کہ ہمارے فوجی حکام اپنی باقاعدہ
فوج اور بار برداری کے جانورون کو تھوڑی تعداد مین ان دور کے
مقامات پر بھیجنا بہت ناپسند کرتے ہین اور میرا یہ خیال ہے کہ جو لڑائی حال
مین کاچن کی سرحد پر ہوئی تھی اور جسکی نسبت میری راے مین میرے انریبل
دوست کا ایسا ہی خیال ہے اُسمین خاصکر فوجی پولیس نے کام کیا تھا -

بلا شک یہ بات بدیہی بہت بھاری ہے کہ سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء کے بجٹ مین
بمقابلہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کے بجٹ کے بڑھوتی ہو - لیکن وہ زائد اصرافات جو ہمکو بدرجہ
مجبوری اُٹھانے پڑے ہین اور جسپر ہمارا قابو نہین ہے اُس روپیہ سے کہین زیادہ
ہین جو بمقابلہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کے بجٹ کے فاضل ہے تخمینہ جات کی بڑھوتی کی تعداد
علاوہ مہمون کے ۵۴½ لاکھ ہے اور وہ زاید جبریہ صرفہ جسکا ذکر مین نے ابھی کیا ہے
اس روپیہ سے زیادہ ہے - اس زیادتی مین مبلغ ۴۴ لاکھ تو بوجہ کمی نرخ مبادلہ
اور ۷½ لاکھ بوجہ گرانی نرخ اشیا زیادہ صرف پڑینگے اور مبلغ ۸ لاکھ اُس
تغیر و تبدل کی بابت ہین جسکو خود روکنا چاہیے اور جسکا انتظام ہمارے حیطہ اختیار
مین نہین ہے - لہذا یہ بات ہمارے قابو سے باہر ہے کہ سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء کے صرفہ کو

۱۸۹۳-۹۴ء

سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء کے صرفہ سے زیادہ نہونے دین - یہ صرف اس حالت مین ہوسکتا ہے جب بڑی بڑی رقوم سہا لیجاوین لیکن یہ بھی وقتاً نہین ہوسکتا اور اگر ایسا ہوا بھی تو ہماری فوج کی عمدگی مین بہت خرابی واقع ہوگی - علاوہ برین یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ منجملہ کل تعداد ایک کرور ستاون لاکھ کے جو سنہ ۹۳-۱۸۹۴ء کے فوجی تخمینہ مین درج ہے ایک کرور بیس لاکھ روپیہ فوج کی تنخواہ - خوراک اور پنشنون کی بابت ہے - فوجی اخراجات مین تو میری دانست مین کفایت اسی صورت مین ہوسکتی ہے کہ یا تو سپاہ کی تعداد کم کردیجاوے یا اُنکی تنخواہ گھٹا دیجاوے یا رزرو کے ذخیرون کو خالی کردیا جاے - فوج کی تنخواہ گھٹانے کا خیال کرنا تو فضول ہے - یہی ہماری خوش نصیبی ہوگی کہ تھوڑے دنون بعد ہمکو اُسکی تنخواہ اور زیادہ نہ بڑھانی پڑے - اپنے رزرو کے ذخیرون کے خالی کرنے مین تو مجھکو واقعی بڑا افسوس ہوگا اور مین امید کرتا ہون کہ یہ طریقہ کبھی کسیکو پسند نہ آویگا - اس سے تو یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر ہندوستان موجودہ فوجی اخراجات نہین برداشت کرسکتا تو ہمکو اس بات پر غور کرنا لازم آئیگا کہ آیا ہمارا فوجی استحکام بہ نسبت اُس استحکام کے زیادہ ہے جو بغرض حفاظت ملک واقعی ضروری ہے - مین تو خود اسکو تسلیم نہ کرونگا - لہذا مجھکو اسمین بہت بڑا شک ہے کہ آیا اپنے فوجی اصرافات مین ہم بڑی تخفیف کرسکتے ہین حالانکہ ہمکو حتی الوسع اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ اصرافات آیندہ اور زیادہ نہ بڑھنے پاوین - دو برس بعد ہمارے خاص حفاظتی کام تکمیل پاچکینگے اور اسکی وجہ سے ہمارے فوجی اصرافات مین تقریباً ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ کی تخفیف ہوجاویگی - اور اور باتون مین بھی تخفیف کرنے مین ہم دریغ نہ کرینگے لیکن مین ایسی امیدین نہین دلانا چاہتا ہون جنکا پورا کرنا ہمارے اختیار سے

باہر ہو - لیکن مین کونسل کو یہ یقین دلا سکتا ہون کہ گورنمنٹ ہند کی بجا
شل سر جی ایونس کے یہ دلی خواہش ہے کہ ایسے خاص اضافات سے
جو مہمون مین یا اور فوجی کامون مین پڑتے ہین اور جنکی ضرورت مین ذرا بھی
شبہہ ہو احتراز کرے -

ایک اور امر کی نسبت بھی مین کچھ کہنا چاہتا ہون - یہ وہ امر ہے جسکا ذکر
انریبل مسٹر اسٹوکس اور انریبل ڈاکٹر لیتھرج نے کیا ہے - ان اصحاب کا
اس امر کی نسبت ذکر کرنا یا کونسل کی توجہ اس بات پر دلانا کوئی تعجب کی بات
نہین ہے کہ اُس یکبارگی کمی نرخ مبادلہ کی وجہ سے جو گذشتہ دو سال مین واقع
ہوئی ہے گورنمنٹ ہند کے یورپین ملازمون کو سخت مصائب پیش آئینگے -
اور نہ مین انریبل مسٹر اسٹوکس سے اس بات کی شکایت کرتا ہون کہ
اُنھون نے اُسوقت کا حال بیان کیا ہے جب آخر ماہ جنوری مین میرے پاس
ایک ڈیپوٹیشن منجانب ملازمان آیا تھا - مین نے اُسوقت یہ کہا تھا کہ
سکرٹری آف اسٹیٹ نے اُس ہمدردی کی نسبت کوئی شک وشبہہ باقی نہین
چھوڑا ہے جو جنابہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ ان لوگون سے رکھتی ہے - مین نے
یہ کہا تھا کہ ہم ان مصیبت زدون سے یہ توقع نہین رکھ سکتے کہ اُس تکلیف کو
بے انتہا زمانہ تک برداشت کرتے چلے جاوین جو اُنھون نے گذشتہ زمانہ مین
نہایت ضبط کی ساتھ برداشت کی ہین - اور مین نے یہ امید ظاہر کی تھی کہ وہ زمانہ
عنقریب آنے والا ہے جب ہم انصاف سے اور معقول طور پر ڈیپوٹیشن کے
دعاوی کو پورا کر سکینگے - جسوقت مین نے یہ الفاظ کہے تھے اُسوقت مجھکو ضرور
یہ امید تھی کہ جسوقت بجٹ تیار ہوگا یہ دُبدھا کا زمانہ گذر جاویگا اور میرا یہ ارادہ
تھا کہ آیندہ سال کے بجٹ مین کوئی ایسا انتظام معقول کردون خواہ یہ انتظام

عارضی ہو یا دوامی کہ جس سے ان ملازمون کی دادرسی ہو جاوے۔ اسمین بھی شک نہین کہ یہی امید ہمارے افسرون کو تھی اور عموماً یہ پیش بینی ہوتی تھی کہ بجٹ مین کوئی خاص انتظام ان ملازمون کے لیے ضرور ہوگا۔ اور واقعی یہ پیش بینی بعید از عقل بھی نہ تھی۔ حالانکہ میرے انریبل دوست نے ایسا کوئی انتظام نہین کیا ہے لیکن مین امید کرتا ہون کہ اس فروگذاشت سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ ہم اس معاملہ مین پہلو تہی کرتے ہین یا ٹال بتاتے ہین۔ بلکہ واقعی بات یہ ہے کہ اس ڈیپوٹیشن کے آنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے اس بارے مین خاص تجاویز مرتب کرکے سکرٹری آف اسٹیٹ کی خدمت مین بھیجی ہین اور یہ راے دی ہے کہ ان تجاویز کا انتظام بجٹ مین کر دیا جاے۔ مجھکو ہز لارڈشپ نے یہ اجازت دیدی ہے کہ اُن وجوہات کو ہز لارڈشپ ہی کے الفاظ مین مشتہر کردون جنکے باعث ان تجاویز کا بجٹ مین انتظام کرنا غیر ممکن ہے۔ جو تار ہز لارڈشپ نے ۷۔ مارچ کو دیا تھا وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے"

"یورپین افسرون کو جو نقصان پہونچا ہے اُسکا مجھکو بہت افسوس ہے اور مین اُن تدابیر پر غور کرنے کے لیے آمادہ ہون جو آپ ان تکالیف کے دفعیہ کے لیے تجویز کرین۔ لیکن جو معاملات کرنسی کی نسبت میرے روبرو آج کل پیش ہین اور جنکے فیصلہ مین اب زیادہ توقف نہوگا حالانکہ یہ فیصلہ بجٹ سے قبل تو نہین ہو سکتا اُن معاملات کے علاوہ جو تدابیر اور عمل مین آوینگی اُنکا تصفیہ کرنا غیر ممکن ہے"

چنانچہ ملازمون کے معاملہ کی یہ حالت ہے اور میرے خیال مین یہ بات بھی انریبل ممبرون پر روشن ہے کہ بالفعل اُس سے زیادہ جو کچھ کہ ہم کر چکے ہین اور کچھ کرنا فی الحال ہمارے اختیار سے باہر ہے۔

نمبر ۱۴۱

اسپیچ بجواب عرائض بمقام ریوان

۱۲-اپریل ۱۸۹۳ء

[حضور والیسرائے ماہ اپریل ۱۸۹۳ء مین ریوان تشریف لیگئے۔ جسوقت حضور محتشم الیہ کا لشکر مقام گوبند گڈھ مین تھا تو ادنی زمینداران وغیرہ نے حضور محتشم الیہ کی خدمت مین عرضداشتین گذرانین۔ ۱۲-اپریل کو ایک ڈیپوٹیشن جسمین تقریبًا ۳۰۰-آدمی تھے حضور محتشم الیہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور باضابطہ عرضداشتین پیش کین۔ ان سب عرضیون کے جواب مین حضور محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا:-]

شاید یہ بات مناسب ہوگی کہ مین اُن عرضیون کی نسبت جو میرے روبرو پیش کی گئی ہین کچھ گفتگو کرون۔ میرے خیال مین آپ مین سے بہت سون کو معلوم ہوگا کہ مین ریاست ریوان مین اس غرض سے آیا تھا کہ اپنے سرکاری کام سے تھوڑے دنون آرام لیلیون اور اُس شکار سے تفریح حاصل کرون جسکے لیے ریوان کا جنگل مشہور ہے۔ لیکن مجھکو یہان آنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ آپ مین سے بہت لوگون کی یہ خواہش ہے کہ مجھسے کاروبار کی نسبت بات چیت کرین لہذا مین نے آپ کو اس امر سے مطلع کرنا بہتر سمجھا کہ مین آپ سے بخوشی ملونگا اور آپکے بیانات پر غور کرونگا لیکن آپ یہ خیال نہ کرین کہ مین آپکی جانب سے غافل تھا یا آپکو اپنے پاس بلانے کے لیے کامل موقع دینے کے لیے آمادہ نہ تھا۔

چونکہ مجھکو بہت تھوڑا وقت ملا ہے لہذا مین اُن کل معمولی امور پر جو آپنے

۴۸:

بھیجے ہین غور کامل نہین کرسکتا ہون - لیکن مین نے کرنل رابرٹس کے ساتھ اُنکو جلدی مین دیکھ لیا ہے اور مجھکو عام طور پر اُنکا منشاء معلوم ہو گیا ہے -

اول مین اُس عرضداشت کا ذکر کرونگا جو منجانب باشندگان ریوان ہے اور جسپر قریب ۸۰۰ یا ۹۰۰ کے دستخط ثبت ہین - انمین سے بہت سے دستخط حالانکہ سائلون کی جانب سے ہین ایک ہی شخص کے لکھے معلوم ہوتے ہین اور اگر بفرض محال ان سب دستخطون کو صحیح بھی مانا جاے تو یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ یہ دستخط ایسے لوگون کے ہین جو عام راے کے معزز گروہون کے قائم مقام ہین یا ریاست ریوان کے کاشتکارون یا اور فرقون کے ہین - علاوہ اسکے اس میموریل مین دوسری بات یہ ہے کہ بہت سے بیانات ایسے مہمل اور عام ہین کہ جنکا ثابت کرنا یا نہ ثابت کرنا ایک امر محال ہے - مثلاً ان سائلون نے اپنی یہ راے ظاہر کی ہے کہ کونسل کے ممبرون کو انصاف کی اتنی پروا نہین ہے جتنی اپنے مطلب کی پروا ہے - اور اس بات کو نہایت یقین کے ساتھ لکھا ہے کہ چونکہ اب دیوان صاحب کونسل کے پریسیڈنٹ ہوگئے ہین لہذا انصاف کی کوئی امید باقی نہین رہی - یہ بیان کیا ہے کہ بندوبست بہت سختی کے ساتھ کیا گیا ہے اور جن اراضیون پر کبھی مالگذاری نہین لگی اُنپر مالگذاری لگائی گئی ہے - عام طور پر عدالتون کے نظم و نسق کی شکایت کی گئی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ پولیس کو بہت اختیار دیدیا گیا ہے اور پولیس رعایا کی پوری پوری حفاظت نہین کرتی - اب یہ ایسے الزامات ہین کہ جب تک پورے پورے اور صاف صاف حالات نہ بیان کیے جاوین مین اِنکا تصفیہ کرنے سے قاصر ہون -

ماسوائے اسکے ان سائلون نے جو باتین خصوصیت اور تصریح کے ساتھ بیان کی ہین اُنمین میری دانست مین بہت ہی غلط فہمی کام مین لائی گئی ہے مثلاً جو غیر قابل اطمینان بندوبست مالگذاری سوا ضعات بے مکیر کا اُنکی رائے مین ہوا ہے اُسمین کونسل کا قصور بتاتے ہین - اب ان موضعون کی تشخیص چوتھہ کا مقدمہ اول سپرنٹنڈنٹ ریاست کے اجلاس مین اور ریویزان اجنٹ گورنر جنرل کے اجلاس مین پیش ہوچکا ہے اور ان دونون صاحبون نے بعد کامل اور جزوی تحقیقات کے اسکا فیصلہ کردیا ہے - چونکہ یہ مقدمہ نہایت پیچیدہ اور مشکل ہے لہذا یہ امر قرین قیاس ہے کہ بعض فریق یہ فرض کرلین کہ ہمارے حق مین نا انصافی ہوئی - سائلون نے یہ شکایت کی ہے کہ بے مکیر کے موضعون کی جمعبندی کبھی ایک طریقہ سے ہوتی ہے اور کبھی دوسرے طریقہ سے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کو پورا پورا حال بھی نہین معلوم ہے - اُنکو معلوم ہونا چاہیے کہ اس قسم کی وقف کے مختلف اقسام ہوتے ہین اور یہ بات غیر ممکن ہے کہ ان سبکے لیے ایک ہی جمعبندی کیجاوے -

دوسرے معرجہ شکایت یہ ہے کہ کاشتکارون پر اسوجہ سے بہت زیادہ ظلم ہوتا ہے کہ اب مالگذاری بجائے جنس کے نقد روپیہ مین وصول کیجاتی ہے - اسکی بابت مین یہ کہسکتا ہون کہ صرف ہندوستان ہی مین نہین بلکہ اور ملکون کے تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ جنس مین مالگذاری وصول کرنے کے سوائے اور کوئی دستور ایسا نہین ہے جس سے ظلم اور نا انصافی اسقدر ہوسکے جیسے اس دستور سے ہوتی ہے - تمام ملکون مین جنمین ذرا بھی تہذیب کو دخل ہوا ہے یہ دستور حتی الوسع ترک کردیا گیا ہے اور اگر ریاست ریوان مین یہ دقیانوسی اور نامعقول طریقہ پھر جاری کیا جاتا تو مجھکو بہت افسوس ہوتا -

ایک اور سرحہ بیان کا ذکر کرونگا جو خاصکر مجھسے متعلق ہے - سائلون کا بیان ہے کہ چند سڑکون پر جنکو ہمنے ابھی دیکھا ہے آمدورفت بند کر دیگئی ہے اور اس سے عوام الناس کو بہت تکلیف ہوتی ہے - سائلون نے براہ مہربانی یہ کہا ہے کہ ہم اس آمدرفت بند کردینے کے شاکی نہین ہین بلکہ ہمنے اسکا ذکر اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کیا ہے کہ بیان کوئی بات بھی ممکن نہین ہے - مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ اگر میرے آنے کی وجہ سے ان سائلون کو یا کسی شخص کو ذرا بھی تکلیف ہوئی ہے تو مجھکو سخت افسوس ہے - میرے خیال مین تو شاید یہ ہوا ہے کہ جس سڑک پر مین ابھی آیا ہون اور جسکی حال مین مرمت ہوئی ہے وہ کچھ دنون کے لیے شاید اس غرض سے بند کر دیگئی ہوگی کہ بھاری چھکڑے اگر اسپر ہوکر گذرینگے تو سب بنی بنائی سڑک خراب ہوجاویگی - لیکن مجھکو یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک دوسری سڑک جسمین بہت خفیف چکر پڑتا ہے اس کام کے لیئے کھل رہی ہے -

مین اب اُن میموریلون کا ذکر کرتا ہون جو اور سائلون نے پیش کیے ہین اور میری راے مین انمین سے بہت سے میموریل منجملہ مدات مندرجہ ذیل کے کسی نہ کسی مد مین آسکتے ہین -

اول تو بہت سے مقدمات مال کے ہین - انمین یہ شکائتین درج ہین کہ سائلون پر بہت زیادہ جمع تشخیص ہوئی ہے یا وہ قابل معافی یا رعایت کے ہین اور یہ معافی یا رعایت اُنکو فی الواقع نہین ملی - آپ سبکو معلوم ہے کہ جب تک فریقین کے کاغذات وغیرہ نہ ملاحظہ کرلیے جاوین ایسے معاملات کا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنا غیر ممکن ہے اور یہ بھی آپ پر روشن ہے کہ ایسے کاغذات وغیرہ دیکھنے کی مہلت نہین ملی ہے - یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ معمولی مقدمات مالگذاری کا

تصفیہ مہتمم بندوبست کرتا ہے اور اُسکے بعد دیوان کی عدالت سے چارہ جوئی کیجاتی ہے۔ اور دیوان کے فیصلہ کا اپیل سپرنٹنڈنٹ ریاست کے اجلاس مین ہوتا ہے اور جو شخص سپرنٹنڈنٹ کے فیصلہ سے بھی ناراض ہون وہ اجنٹ گورنر جنرل کے ہان اپیل کر سکتے ہین - آخر درجہ پر جب کوئی چارہ باقی نہ رہے تو مقدمہ گورنمنٹ ہند کے اجلاس مین جاتا ہے - پس میری راے مین اس بات کا پورا بندوبست موجود ہے کہ حکام ماتحت ناانصافی اور لاپروائی سے فیصلہ نہ کرنے پاوین اور جن مقدمات کا فیصلہ حکام جائز نے کر دیا ہے اُنمین یہ امر صریحًا سخت نامناسب ہوگا کہ مین اُنکو صرف ایک فریق کے بیانات پر از سر نو پھر فیصل کرون -

آپکی عرضیون مین بعض ایسے مقدمات کا ذکر ہے جنکو فیصل ہوئے بہت مدت گذر چکی ہے - پس ان مقدمات کو اب از سر نو پھر فیصل کرنا کسیطرح روا نہین ہے - بہت سے میموریلون مین ایسے معاملات کا ذکر ہے جو متنازعہ ملکیت اراضی سے متعلق ہین - بعض مقدمون مین دو شخص علحدہ علحدہ فریقین ہین بعض مین ایک خاص شخص اور ریاست فریقین ہین - بعض مقدمات ایسے ہین جو ابھی تک زیر تجویز ہین اور بعض ایسے ہین جنکا عدالتون نے فیصلہ کرکے تجویز سُنا دی ہے - عدالتہاے ریوان کی اصلاح اور استحکام مین بہت محنت اور مشقت کی گئی ہے اور اگر میری کسی کارروائی سے آپکو یہ خیال پیدا ہو کہ ان عدالتون کے فیصلون کو گورنمنٹ ہند یون ہی منسوخ کر دیگی تو مجھکو بہت افسوس ہوگا -

منجملہ باقی میموریلون کے بعض مین ایسے معاملات متنازعہ کا ذکر ہے جنکو ملکیت اراضی سے تعلق نہین ہے اور ان مقدمات مین بھی کوئی ایسی کارروائی

نہین کرینگا جس سے اِن عدالتون کے اختیارات مین خرابی واقع ہو یا آپکو اس بات کے توقع کرنے کا موقع ملے کہ ایگزیکٹیو گورنمنٹ اُن معاملات مین دست اندازی کریگی جنکا فیصلہ ان عدالتون مین ہی ہونا مناسب ہے۔

آخر مین چند سائلون نے اپنے اُن مصائب کا ذکر کیا ہے جو انکو بوجہ جنگلون سے نکالدیے جانے کے یا اسوجہ سے پیش آئے ہین کہ اُنکے استحقاق استعمال جنگلات مین یہ قید لگا دیگئی ہے کہ پیداوار نہ گھٹنے پاوے۔ جو لوگ کہ جنگلات کے قریب بود و باش رکھتے ہین اُنکو جنگلون کی حفاظت ہمیشہ کسیقدر سخت اور ناانصافانہ معلوم ہوتی ہے ۔ لیکن مین امید کرتا ہون کہ اُنکو رفتہ رفتہ یہ بات معلوم ہوجائیگی کہ جنگلات کی بربادی کا انسداد کرنے کے لیے کچھ احتیاط کام مین لانا ضروری ہے ۔ لاپروائی کی وجہ سے ریاست ریوان کے جنگلات کو گذشتہ ایام مین بہت کچھ نقصان ہوچکا ہے اور بلاشک اگر باقیماندہ جنگلات کی حفاظت نہ کیجاوے تو اس گرد نواح کی کل پہاڑیون پر تھوڑے ہی زمانہ مین سبزے کا نام ونشان بھی نہ رہیگا اور صرف وہ پتھر کی چٹانین رہجاوینگی جو اور مقامات پر جہان سے جنگل کاٹ دیا گیا ہے نظر آتی ہین اور پھر ان پہاڑیون پر نہ فصل پیدا ہوگی نہ درخت ۔ ریاست کے لیے یہ بات بہت مضر ہوتی اول تو یہ کہ بدون جنگلات کے ملک کی آب و ہوا اور زیادہ خراب ہوجائیگی اگر ان پہاڑیون پر لکڑی کا نام ونشان نہ رہیگا تو جب بارش زیادہ ہوگی ان پتھرون پر کی زمین بالکل بہہ جاویگی صرف پتھر ہی باقی رہجائیگا اور جو مزروعہ اراضی پہاڑیون کے نشیب مین واقع ہے اُسکو طغیانی کے باعث بہت نقصان پہونچیگا ۔ علاوہ برین جنگلات کی بربادی سے ریاست کو ایک نقصان بھی ہوگا کیونکہ آج کل ان جنگلات کی پیداوار سے ریاست کو

بہت آمدنی ہوتی ہے یہ امر بھی قابل گذارش ہے کہ عرصہ ۲۰ سال کا منقضی ہوا جب ریاست ریوان کو جنگلات کے پیداوار سے دو ہزار سے کچھ کم روپیہ وصول ہوتا تھا اور اب اِس روپیہ کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہے۔

کرنل رابرٹس کہتے ہین کہ جن مقامات پر جنگلات کی حفاظت کیجاتی ہے وہانکے قریب ترین کاشتکارون کو عموماً کافی گھاس اور لکڑی بلا کسی محصول کے دیجاتی ہے۔

اِس قاعدہ سے صرف وہ دو تین دیہات مستثنیٰ ہین جو شہر ریوان کے قریب واقع ہین اور جنمین ایندھن کے لیے لکڑی کاٹنے کے استحقاق کا کثشہ ناجائز استعمال ہوتا تھا۔ چنانچہ بغرض انسداد اِس حرکت کے خفیف سا محصول لگا دیا گیا ہے۔

جو کاشتکار محفوظ جنگلات کے قریب رہتے ہین مین نے سنا ہے اُنکو بھی پورا پورا معاوضہ اِسطرح سے ملجاتا ہے کہ بخیال اُس نقصان کے جو اُنکی پیداوار کو ہرن اور اور جانورون کے باعث ہوتا ہے ان لوگون پر بہت کم جمع تشخیص کی گئی ہے۔

چنانچہ زیادہ تر میموریلون مین معاملات مذکورہ بالا کا ذکر ہے اور جیسا کہ مین نے ابھی کہا ہے تا وقتیکہ ان معاملات پر کامل طور سے غور نہ کیا جاے اُنکی بابت جزوی راے ظاہر کرنا امر محال ہے۔ مین نے کرنل رابرٹس سے کہدیا ہے کہ جو مقدمات مشتبہ معلوم ہون اُنکی تحقیقات نہایت ہوشیاری کے ساتھ کرائی جاے اور اس تحقیقات کے نتیجہ سے مجھکو اطلاع دیجاوے لیکن آپ مجھسے یہ توقع نہ رکھین کہ مین اُن مقدمات کو پھر از سر نو فیصل کرونگا جنکا فیصلہ حکام جائز نے کر دیا ہے۔ بہت سے مقدمات نسبتاً بہت

بلا وقعت ہین - اور جس شہادت پر کہ سائلون کو اعتماد ہے وہ بہت سی حالتون مین نہایت پوچ ہے -

علاوہ برین اگر کوئی معاملہ عام عمدگی انتظام سے یا ریاست کی سربری سے متعلق ہے تو میرے پاس نہایت معقول اور قابل اطمینان شہادت موجود ہے - یہ ریاست تقریبًا عرصۂ ۲۰ سال سے گورنمنٹ ہند کے زیر اہتمام ہے - جسوقت مہاراجہ صاحب سابق کی درخواست پر ہمنے اس ریاست کا انتظام اپنے ذمہ لیا تھا اسوقت بد انتظامی کا بازار گرم تھا۔ اصلی حکومت مہاراجہ صاحب کے ہاتھ سے بالکل جاتی رہی تھی مالگذاری کبھی وصول نہین ہوتی تھی یا اگر وصول ہوتی تھی تو نہایت ہی بد انتظامی کے ساتھ لڑائی - جھگڑے و فساد کا بازار گرم تھا - ۱۸۷۵ء مین مالگذاری برائے نام سات لاکھ تھی لیکن سرکاری خزانہ مین اسکا صرف ایک بہت قلیل جزو جمع ہوتا تھا - خزانہ بھی خالی تھا - ملازمان ریاست کو برسون سے تنخواہ نہین ملی تھی اور بے انتہا قرضہ ہو رہا تھا - اب آج کل مالگذاری کی تعداد پندرہ لاکھ ہے اور سال بہ سال زیادہ ہوتی جاتی ہے - آٹھ لاکھ نقد جمع ہے اور ۷ لاکھ گورنمنٹ سیکیوریٹیز مین جمع ہے - ریاست پر بالکل قرض نہین ہے اور ملازمون کی تنخواہ ٹھیک وقت پر ملتی ہے - سب لوگون کو ان تبدیلیون سے فائدہ پہونچا ہے - سابق مین یہ دستور تھا کہ سب سے زیادہ قیمت لگانے والون کے ہاتھ دیہات مستاجری پر دیدیے جاتے تھے اور وہ لوگ مالگذاری وصول کیا کرتے تھے - اب یہان ہر طرح سے مکمل بندوبست مالگذاری قریب الاختتام ہے - اسکے بموجب ہر ایک کاشتکار کو ایک معقول مالگذاری کچھ مدت مقررہ تک ادا کرنی ہوگی - ریوان کی پیچیدہ حقیقتوں کا بھی

صحیح کاغذ تیار کیا گیا ہے جسکے ذریعہ سے نہ تو کوئی ریاست کو دھوکہ و فریب
دیسکیگا اور نہ قابضون پر ظلم یا ناجائز دست درازی ہوسکیگی۔ علاوہ برین
ریاست کے روپیہ کا عمدہ انتظام ہوگیا ہے۔اور اسکی وجہ سے انتظامات
مندرجہ ذیل عمل مین آئے ہین۔ اول تو امور حفظان صحت کا وہ نفیس بندوبست
ہوا ہے کہ شہر ریوان جو بیماریون کا گھر تھا اب ایک نہایت صحت بخش مسکن
ہوگیا ہے۔سرکاری عمارات تعمیر ہوئی ہین۔ وہ طبی مدد بہم پہونچی ہے جسکی لوگ
خوب قدر کرتے ہین۔ اور وہ طریقہ تعلیم عام بتدریج ترقی پاتا جاتا ہے جسکی وجہ سے
مین امید کرتا ہون کہ آپکے لڑکون کو ایسی تعلیم ملیگی جو اُنکو ریاست کی پٹوارگری
یا اور ملازمت کے قابل کردیگی۔ پھر تمام عدالتہاے دیوانی و فوجداری کا نہایت
عمدہ انتظام ہوگیا ہے اور لوگ ان عدالتون سے برابر چارہ جوئی کرتے ہین۔
لہذا میرے خیال مین جب ہز ہائنس مہاراجہ کی گدی نشینی کا وقت آویگا اور
یہ وقت عنقریب آنے والا ہے تو یہ ریاست ایسی حالت مین ہز ہائنس کے حوالہ
کیجاویگی جس سے وہ خود اور اُنکی رعایا بہت ہی خوش ہونگے۔ اس مرتبہ
مہاراجہ صاحب سے دوبارہ ملازمت حاصل کرکے اور یہ دیکھکر کہ مہاراجہ صاحب
نہایت تندرست اور قوی نوجوان ہوتے چلے آتے ہین مین بہت خوش ہوا۔
اُن لوگون نے جنھون نے ریوان کے میموریل پر دستخط کیے ہین اور جنکا ذکر
مین نے آغاز اسپیچ مین کیا تھا یہ امید ظاہر کی ہے کہ اپنے یہان آنے کی تقریب مین
مین مہاراجہ صاحب کو پورے اختیارات عطا کردون۔ لیکن میرے خیال مین اس سے
نہ تو کچھ فائدہ مہاراجہ صاحب کے لیے یا ریاست کے لیے متصور ہے کہ جو فیصلہ
مہاراجہ صاحب کو پورے اختیارات دینے کے زمانہ کی نسبت میرے جانشین کو
کرنا پڑیگا اُسکی نسبت مین پیشگوئی کردون۔ لیکن مین آپ لوگون سے یہ کہہ سکتا ہون

کہ گورنمنٹ ہند کی دلی خواہش یہ ہے آیندہ دو تین سال مین مہاراجہ صاحب کو کاروبار ریاست سے وقفیت حاصل کرنے کے لیے پورا موقع دیا جاے اور اسی غرض سے کرنل رابرٹس نے چند خاص کارروائیان کی ہین - اگر مہاراجہ صاحب اُن سہولتون سے مستفید ہونا پسند کرینگے جو اُنکے روبرو پیش ہونگی تو یہ سہولتین بلاشک اور بھی زیادہ کردیجاوینگی - اور اسمین شک نہین کہ ایسا ہی ہوگا - مجھکو امید کامل ہے کہ اسکا نتیجہ قابل اطمینان ہوگا اور جبکہ مہاراجہ صاحب ہندوستان کے والیان ملک مین شامل ہوجاوینگے تو اپنے فرائض کو ایسی عمدگی کے ساتھ انجام دینگے جس سے گورنمنٹ ہند ہز ہائنس موصوف کی قدر و منزلت کریگی اور رعایا محبت و اخلاص کی زنجیر سے وابستہ رہیگی -

نمبر ۱۴۲

اسپیچ جلسہ لیجس لیٹف کونسل مسودہ قانون پیپر کرنسی وسکہ زنی ہندوستان

۲۶-جون ۱۸۹۳ء

[جلسہ لیجس لیٹف کونسل منعقدہ ۲۶- جون ۱۸۹۳ء مین انریبل سر ڈیوڈ باربر نے مسودہ قانون پیپر کرنسی وسکہ زنی ہندوستان پیش کیا - یہ مسودہ اُسی روز منظور ہوا اور قانون نافذ کیا گیا - حضور والیسرائے نے اس مسودہ کی بابت یون ارشاد فرمایا -]

مین امید کرتا ہون کہ لوگ ہماری اس کارروائی پر اعتراض نہ جائینگے کہ ہمنے اس معاملہ کو جو نہایت ہی عظیم اور ضروری ہے بلا پابندی معمولی ضوابط اور بہ عدم موجودگی اُن زائد ممبرون کے جو شملہ مین موجود نہین ہین فیصل کردیا - بوجوہات چند جنکا ذکر کرنا غیر ضروری ہے یہ بات ہر شخص پر روشن ہے کہ اس فیصلہ کا عملدرآمد فوراً ہونا چاہیے اور اس بل پر یا اسکی کسی ترمیم کے ضروری امور پر بہت عرصہ تک مباحثہ کرنا مناسب نہین ہے - لیکن ہم یہ دلیل بھی معقول طور پر پیش کرسکتے ہین کہ حالانکہ اس حالت مین اس معاملہ کا تصفیہ بطور معاملہ متعلقہ انتظام ملکی ہوا ہے نہ کہ بطور معاملہ متعلقہ لیجس لیٹف کونسل مگر اسکے ساتھ یہ بھی بات ہے کہ اس معاملہ کے برابر اور کسی معاملہ پر باہر کے لوگون نے کبھی اتنا کامل مباحثہ بھی نہین کیا ہے - جو مباحثے کہ معاملہ کرنسی کی بابت گذشتہ ایک دو سال سے اخبارات اور جلسون مین ہوے ہین کونسل کا کوئی مباحثہ اُنسے زیادہ تر اثر پذیر اور مکمل

ہیں

نہین ہو سکتا تھا -

لہذا میرے خیال مین پرانی باتون کو دوہرانے یا امورات ذیل کی بابت طولانی مباحثے کرنے کا اب موقع نہین رہا ہے کہ آیا اس ملک کو تغیر پذیر مبادلہ کے بھروسہ پر چھوڑنے مین بجا وتھا یا کیا - اور یہ کہ وہ فوائد جو گرے ہوے نرخ مبادلہ مین چند شاخہاے تجارت کو حاصل ہونے بیان کیے گئے ہین بمقابلہ اُن تکالیف اور مشکلات کے جو ہمکو پیش آچکی ہین یا جو مبادلہ کے نرخ مین کمی ہونے سے پیش آئین زیادہ ہین یا کیا -

میرے خیال مین یہ تو خوب معلوم تھا کہ کچھ عرصہ گذرا جب گورنمنٹ ہند نے اس خطرہ کے وسعت اور دفعیہ کی نسبت فیصلہ کر لیا تھا - لیکن جو اسکیم ہم آپکے سامنے پیش کرتے ہین یہ صرف ہماری ہی سفارش پر مبنی نہین ہے اور اسلیے ہمکو اسکے واجب ٹھہرانے کی ضرورت سے سبکدوشی حاصل ہے حالانکہ اگر سکرٹری آف آسٹیٹ نے یہ تجویز صرف ہماری ہی سفارش پر منظور کی ہوتی تو ہمکو اسکا واجب ٹھہرانا فرض ہوتا - ہماری حالت یہ ہے - کہ جو تجاویز عرصہ ایک سال کا ہوا ہمنے جناب ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کی تھین وہ اب منظور ہو گئی ہین - اور اُنکو صرف گورنمنٹ موصوف نے ہی منظور نہین کیا ہے - بلکہ تجربہ کارون کی اُس کمیٹی نے بھی منظور کیا ہے جسکے فیصلہ کے ہم چند ماہ سے بہت منتظر تھے - جب اس کمیٹی کی ترکیب پر خیال کیا جاے یا جب اس امر کا لحاظ کیا جاے کہ کتنے مختلف فرقے علماء علم سیاست مدن کے اس کمیٹی مین شامل تھے اور جب یہ دیکھا جاے کہ آخر وقت کسی اعتبار کے ساتھ یہ پیشگوئی ہو رہی تھی کہ ممکن نہین کہ کل ممبران کمیٹی کی راے متفق ہو جاے تو اس بات سے کہ سب ممبرون نے بالاتفاق اُس رپورٹ پر دستخط کر دیے جو آجکل گزٹ مین مشتہر ہو گی میرے خیال مین

پورا ثبوت اس امر کا ہوتا ہے کہ ہمارا معاملہ کیسا قوی تھا اور کمیٹی کی سفارش
کیسی باوقعت اور غالب تھی - لہذا میری رائے مین اگر مین لارڈ ہرشل کی
کمیٹی کی رپورٹ مین کچھ اضافہ کردن تو کونسل کا وقت مفت ضائع ہوگا اور کچھ
مزید حالات نہ معلوم ہونگے - پس جو لوگ کہ اس تمامی سرکاری کاغذ کو پڑھنا
چاہین اُنکی توجہ مین صرف ان دو یا تین امور پر دلاؤنگا جو کمیٹی موصوف نے
قرار دیے ہین - اور اسوقت مین بجانب گورنمنٹ ہند اور رعایا ہند
لارڈ ہرشل اور اُنکے ساتھیون کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ کس تحمل اور استقلال
کے ساتھ اُنھون نے اس پیچیدہ مسئلہ کو حل کیا ہے اور نہایت فکر و غور
کے ساتھ اس مسئلہ کے جسمین مختلف اغراض اور فرقے شامل ہین ہر ایک
پہلو پر نظر کی ہے -

اول تو اس رپورٹ کے باعث جسے کوئی یہ نہ کہ سکیگا جیسا کہ بعض اوقات
کہا گیا ہے کہ یہ مسئلہ کرنسی صرف ہندوستان کے ملازمون کی شکایت ہے
یا گورنمنٹ ہند نے اس معاملہ مین صرف اسوجہ سے قدغن کی ہے کہ گورنمنٹ
موصوف اُن مشکلات سے اپنی خلاصی چاہتی ہے جو بوجہ تغیر حالت مالی پیش آئی
ہین - لیکن کمیٹی موصوف کی رپورٹ سے یہ بات کامل طور پر ثابت ہوئی ہے
کہ اسنے بھی زیادہ نتائج مد نظر تھے - اور یہ نتائج صرف چند پیشون اور چند فرقون
سے ہی متعلق نہ تھے بلکہ ہر ایک پیشہ اور ہر ایک فرقہ سلطنت ہند سے
متعلق تھے -

جو اثر مبادلہ کی تغیر پذیر صورت سے ہندوستان کی تجارت پر پڑا ہے
اُسکی بابت کمیٹی نے نہایت قابل اعتبار رائے دی ہے - رپورٹ مین تحریر ہے
کہ اُن لوگون کو بھی جنکو تقریبًا اور سب امور کی نسبت جسے اختلاف ہے اس امر کی

بابت تو ہمسے اتفاق ہے کہ اس تغیر و تبدل سے تجارت کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور اُن دلائل پر غور کامل کرلے کے بعد جو اس رائے کی تائید مین پیش کی گئی ہین کمیٹی موصوف نے اپنی رائے یون ظاہر فرمائی ہے۔"اسمین شک نہین کہ ہندوستان اور اُن ممالک کے جنسے ہندوستان کی تجارت کا سلسلہ جاری ہے پیمانہ ہاے قیمت کی نسبت مین تبدیلی واقع ہونے کے باعث جو تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے اگر اس تغیر سے تجارت بری رہتی تو بہت بہتر ہوتا"۔ جو اثر اس تغیر و تبدل کا یہ ہوتا ہے کہ لوگ ہندوستان کی تجارت مین روپیہ لگانے سے ڈرتے ہین اُسکی بابت کمیٹی موصوف نے یہ تحریر فرمایا ہے "اسمین شک نہین کہ چونکہ اس بات کا اطمینان نہین ہوتا کہ اس روپیہ پر کیا سود ملیگا یا جب یہ روپیہ اس ملک کے سکہ مین منتقل کیا جائیگا تو اسکی کتنی قیمت گھٹ جائیگی لہذا انگلستان کے لوگ ہندوستان مین روپیہ نہین لگاتے"۔ یہ بالکل وُہی بات ہے جسپر اُس اسوسی ایشن نے بارہا زور دیا ہے جسکے پریسیڈنٹ ہمارے انریبل ساتھی سٹرسیلی ہین اور جنسے اس ملک والون کو مسئلہ کرنسی کے حالات سے آگاہ کرنے مین بڑا کام کیا ہے اس بات کو مین نے بھی چند پبلک موقعون پر عمدہ اور درست بتایا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہماری رائے لارڈ ہرشل کی کمیٹی نے منظور فرمائی۔ رپورٹ مسطور مین ایک جگہ پر کمیٹی نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ جو شہادت ہمارے روبرو پیش ہوئی ہے اُس سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ سالہاے حال مین ہندوستان کے پیداوار کی قیمت بحساب سکہ چاندی گران ہوگئی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعید از تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر پیمانہ قیمت مین تبدیلی واقع ہو تو ہے مشقت کی اُجرت بہت آہستہ آہستہ خسارہ پورا کرسکے تو معلوم ہوتا ہے

کہ پیداوار کی قیمت گران ہونے سے ایسی اجرت پیدا کرنے والون کو ضرور
نقصان رہا ہوگا" اس جزو معاملہ کا حال کمیٹی موصوف نے مندرجہ ذیل غور طلب
عبارت مین مجملاً تحریر فرمایا ہے۔ "واقعات مندرجہ بالا سے یہ بات ثابت ہوتی
ہے کہ حال مین نرخ مبادلہ مین کمی ہوتی رہی ہے لیکن ٹکسال برابر کھلی رہی ہے
اور ہندوستان مین چاندی آتی رہی اور ضرورت سے زیادہ چاندی کا سکہ
بنتا رہا ہے۔ اس مصیبت مین سب سے زیادہ خرابی کی بات تو یہ ہے کہ یہ
مصیبت روز افزون ہے۔ ہر ایک غیر ضروری اونس چاندی کا جو کہ ہندوستان
مین آیا ہے یا آرہا ہے جب تک کہ چاندی کی قیمت بمقابلہ سونے کے کم ہوتی جاتی
ہے ہندوستان کے لیے نقصان ہے کیونکہ قرض کے بموجب یہ اونس آج کل
کام مین نہین آسکتا۔ اور جب فروخت ہوگا کچھ خسارہ کے ساتھ فروخت ہوگا
جسقدر چاندی ہندوستان مین بوجہ ٹکسال کے جاری رہنے کے آتی ہے
اُسیقدر ہندوستان کے لوگون کو نقصان پہونچتا ہے اور ہندوستان
کے اس نقصان سے اُن ممالک کو فائدہ پہونچتا ہے جنمین چاندی پیدا
ہوتی ہے"۔

باوجودیکہ مبادلہ کے تغیر و تبدل کی وجہ سے ہمکو یہ نقصانات اب تک
اُٹھانے پڑے ہین مگر کمیٹی موصوف نے ہمارا یہ شک بھی رفع کر دیا ہے کہ
اگر ہم ان معاملات کو یون ہی چلنے دین تو جو خرابیان کہ آیندہ پیش آوینگی
اُنکے مقابلہ مین یہ خرابیان کیا ہین۔

رپورٹ مسطور مین یہ بھی لکھا ہے کہ ممالک متحدہ کی گورنمنٹ نے
قوانین بلینڈ اور شرمن کے بموجب بہت سی چاندی خرید کی تھی اور
باوجود اس خرید کے چاندی کی قیمت گھٹکر وہ رہگئی جو آجکل ہے۔ یہ رائے بھی

ظاہر فرمائی ہے کہ حالانکہ ممالک متحدہ کے انتظام کرنے مین کوئی بھی تبدیلی
نہ کیجاوے لیکن پچھلے تجربہ سے تو یہ بات نہین ثابت ہوتی کہ چاندی کی قیمت
آج کل کی حد تک ہی قائم رہیگی - ایسی حالت مین کمیٹی کی راے مین اسس
قیاس پہ کام کرنا کہ اب کمی ہونا غیر ممکن ہے یا کمی کا اب احتمال نہین ہوسکتا
محض خلاف دانائی ہے - لیکن یہ ہم سبکو معلوم ہے کہ شرمن ایکٹ جلد
منسوخ ہونے والا ہے - کمیٹی نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر یہ ایکٹ منسوخ کردیا گیا تو اور
بھی بہت زیادہ کمی ہوگی - کمیٹی موصوف کی راے ہے کہ اس کمی کی وجہ سے
چاندی کے پیداوار مین قلت ہونا کوئی ضروری بات نہین ہے اور اسس
صورت مین یہ بات بھی معقول طور پر ممکن ہے کہ شرمن ایکٹ کے منسوخ
ہونے سے چاندی کی قیمت گرتے گرتے ۶ پنس فی اونس یا زیادہ رہجاوے
اور جب اس حد پر پہونچ جاوے تو ممکن ہے کہ پھر عمدگی کے ساتھ نہ بڑھ سکے -
کمشنر صاحبان کا خیال ہے "کہ یہ بات تحقیق طور پر کہی جاسکتی ہے کہ اسس
کمی کی وجہ سے مبادلہ کا نرخ ایک شلنگ فی روپیہ رہجاوے - اور اگر
گورنمنٹ ہند وہ تعداد جو گذشتہ سال مین لی تھی یعنی ایک کرور
پینسٹھ لاکھ تیس ہزار پونڈ یہان کی ۱ شلنگ ۲ پنس فی روپیہ کے نرخ سے بھی
روانہ کرے تو چھیاسٹھ لاکھ بارہ ہزار روپیہ اور زیادہ دینے پڑینگے -
اور اگر ایک کرور ترانوے لاکھ ستر ہزار پونڈ جو سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء مین لیے
ہین ۱ شلنگ ۳ پنس فی روپیہ کے حساب سے روانہ کیے جائین تو مبلغ تین کرور
نو لاکھ بانوے ہزار روپیہ اور زیادہ دینے پڑینگے - اور اگر ایک شلنگ
فی روپیہ کے حساب سے روانہ کیے جاوین تو تین کرور ستاسی لاکھ چالیس
ہزار روپیہ اور زیادہ دینے پڑینگے - اسمین مبلغ ستتر لاکھ اڑتالیس ہزار

روپیہ زائد ہوئے ۔

یہ باتین تکلیف زدہ اور جھگڑالو ہندوستانی ملازمون کی منحوس پیشگوئیان نہین ہین لیکن مسٹر لیونارڈ کورٹنی جیسے نامی اشخاص کی پیشگوئی ہے جو بحیثیت چیرمین کمیٹی ہاؤس آف کامنس کی بہت مشہور ہین اور حال مین دودھاتون کا سکہ چاہنے والون کے جانب دار ہوے ہین ۔ سر طامس فیرر جنھون نے بہت عرصہ تک عہدہ سکرٹری بورڈ تجارت کا کام نہایت نیکنامی کے ساتھ انجام دیا ہے اور جو نامی گرامی علم سیاست دان اور پیرو کار فری ٹریڈ ہین ۔ سر رجنیالڈ ویلبی سکرٹری خزانہ جو نہایت تجربہ کار افسر ہین اور جنھون نے اس سے قبل بعہدہ ممبری کمیٹی ۱۸۷۶ع مین ایک رپورٹ خلاف اس تجویز کے شائع کی تھی کہ ہندوستان کی ٹکسال مین بے روک ٹوک چاندی کے سکہ کا بنانا بند کر دیا جاے ۔ غرضکہ ان سب نامی اصحاب کی یہ پیشگوئی ہے ۔

جب آیندہ آثار ایسے نظر آتے ہین تو کمیٹی کو اُس مشکل سے سامنا کرنا پڑتا ہے جسکا ذکر بجٹ کے مباحثہ کے وقت ماہ مارچ بمقام کلکتہ ہوا تھا ۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ ان دو باتون مین سے کوئی ایک کر سکتی ہے ۔ یعنی یہ یا تو اپنا انتظام کرنسی بدل دے یا اور زیادہ ٹکس لگا دے اور اگر اُن رکاوٹات کے بھروسہ پر کام کیا جاے جو مین نے ابھی بیان کی ہین تو یہ ٹکس بھی بہت ہی خوفناک اور گران بار ہوگا ۔ کمیٹی موصوف نے چند فقرون مین اس امر پر غور کیا ہے کہ ہم اپنی آمدنی زائد ٹکس لگا کر بڑھالین ۔ مین تہ دل سے سفارش کرتا ہون کہ ان فقرون کو وہ اصحاب ضرور ملاحظہ کرین جنکی یہ راے ہے کہ ہم مسئلہ کرنسی کو یون ہی رہنے دین اور زائد ٹکس لگا کر آمدنی اور خرچ مین

مساوات پیدا کردین - کمیٹی موصوف نے تحریر فرمایا ہے کہ ہم نہین جان سکتے کہ یہ اندیشہ کہانتک صحیح ہے کہ زیادہ ٹکس لگانے سے مضرت پہونچیگی - لیکن پھر یہ بات بھی لکھی ہے کہ "یہ بات دریافت کرنا آسان نہین ہے کہ اُس مزید ٹکس کا بار جو مبادلہ کے کمی پوری کرنے کے لیے لگایا جائیگا اُن لوگون پر کسطور پر پڑیگا جنپر از روے انصاف ٹکس لگایا جائیگا یا بلا خلاف ورزی پختہ اصول تشخیص ٹکس کے مزید آمدنی کیونکر مہیا ہوگی"

میرے خیال مین اس جزو معاملہ کا لب لباب یہ ہے کہ یہ امر کامل طور پر ثابت ہوگیا کہ اگر یہ معاملہ یون ہی چھوڑ دیا جاتا تو گورنمنٹ ہند کو لا علاج مالی گڑ بڑ پیش آتے - ہندوستان کی تجارت مین ہمیشہ کے لیے ایک سد راہ کھڑی ہو جاتی - ہندوستان کے ٹکس ادا کنندگان پر ایسے بھاری محصول لگتے جو اُنکو سخت ناگوار گذرتے - اشیا صرف کرنے والون کے لیے ضروریات روزمرہ کی قیمت گران ہو جاتی اور کل ملک کی ترقی کے لیے سخت اور مہلک مزاحمت پیش آتی -

میرے آنریبل فنانشل دوست نے کونسل کے روبرو ٹھیک ٹھیک نوعیت تجاویز کمیٹی کی بیان کردی ہے - ان تجاویز کو اور اُن امور کو جنکی نسبت اسمین ہماری تجاویز سے اختلاف ہے ہمنے قبول کرنا اپنا فرض سمجھا ہے - کمیٹی کے اسکیم کو ہماری تجویز کے عوض مین کوئی دوسری تجویز نہ کہنا چاہیے بلکہ ہماری تجویز کی ترمیم کہنا چاہیے - یہ ہماری ہی اسکیم ہے - صرف چند احتیاط اور پیش بندیان اور اضافہ کر دیگئی ہین اور واقعی یہ پیش بندیان معقول ہین - جو علامت کہ دونون اسکیمون مین مشترک ہے وہی دونون کی اصلی علامت ہے - دونون کا منشا یہی ہے کہ ہندوستان کی ٹکسال مین چاندی کا سکہ بنانا مسدود کیا جاے اور بالآخر ایسے

ٹھیک شرائط پر جو سبکے لیے مفید ہون اور جنسے ملک کے کاروبار مین کم فتور واقع ہو ہندوستان مین سونے کا سکہ رائج کیا جاے - یہ بھی کہنا چاہیے کہ دونون اسکیمون کا خاص منشاء یہ ہے کہ چاندی کے سکہ کی قیمت مین اور مزید کمی نہ ہونے پاوے نہ کہ آج کل کی قیمت خوب بڑھ جاوے - صرف گورنمنٹ ہند اور کمیٹی کے مابین یہ اختلاف ہے کہ بہ نسبت ہمارے کمیٹی نے اس پہلو پر زیادہ زور دیا ہے - رپورٹ کا اصل اصول کمیٹی کی اُس راے مین پایا جاتا ہے جو فقرہ ۱۴۵ مین درج ہے - یعنے یہ کہ "ٹکسال کا اس غرض سے بند کرنا کہ روپیہ کی قیمت بڑھ جاے بہ نسبت اس بات کے زیادہ تر قابل اعتراض ہے کہ مزید کمی قیمت کا انسداد کیا جاے"

لہذا کمیٹی کی راے ٹکسال بند کرنے کی خاصکر بہ غرض حصول مقصد آخر الذکر ہے - اور میرے خیال مین عام لوگ اس راے کو معقول اور مناسب بتا دینگے - کمیٹی کی تجویز سے قیمتون مین کوئی شدید خرابی نہ پیدا ہوگی - بقول میسرس فیرر و ویلبی کے اس سے صرف موجودہ تعلقات قرضخواہ اور مقروض مین تبدیلی واقع نہوگی بلکہ مزید کمی کی وجہ سے آیندہ ان تعلقات مین تبدیلی واقع نہوسکیگی - مزید بران اس سے ایک یہ فائدہ ہے کہ ایسے فوررو ذرایع پیدا ہو جائینگے جنکے باعث نرخ مبادلہ کی اُن یکبارگی اور دفعتہً خرابیون کا انسداد ہوجائیگا جو ٹکسالون کے بند ہونے سے واقع ہونگی - میرا مطلب اس تجویز سے ہے کہ اب ہر کوئی شخص ٹکسال کو سونا لیجائیگا اور اُسکے عوض بحساب ۱ شلنگ ۴ پنس فی روپیہ روپیے خریدلیگا اور سرکاری مطالبات کی ادائیگی مین بھی سونا اسی نرخ سے دیا جائیگا جو ۱۵ روپیہ کے سورین کے برابر ہو - یہ کہنا فضول ہے کہ اسکا اثر یہ ہوگا کہ اگر بازار مین مبادلہ کا نرخ مقررہ نرخ سے زیادہ بڑھیگا یا فرض کیجیے ۱ شلنگ ۴½ پنس فی روپیہ یا پندرہ روپیہ

۲

سے کچھ کم فی سوورین ہوجائیگا تو اس بات مین صریحًا فائدہ رہیگا کہ سونا ٹکسال مین لایا جاے اور اسکے عوض مین پورے نرخ پر یعنی بحساب ۱۵ فی سورین روپیہ بدل لیا جاے - پس اس خودرو طریقہ سے یہ بات ناممکن ہوجائیگی کہ جب تک یہ حد مقرر رہے مشروط حد سے زیادہ بڑھوتی ہوسکے - مین امید کرتا ہون کہ اس احتیاط سے اُن لوگون کے اندیشے رفع ہوجاوینگے جنکو یہ اعتبار نہین ہے کہ گورنمنٹ کوئی ایسی کوشش کریگی جس سے اُسکی کرنسی کی قیمت کسی غیر قدرتی طریقہ سے بڑھ جاوے -

علاوہ برین جس مشروط حد کی کمیٹی نے سفارش کی ہے اور جو آیندہ اگر ضرورت پڑے تو بڑھا دیجائیگی وہ ایسی کافی ہے کہ گورنمنٹ ہند کو اُسکے سخت مشکلات سے عمدہ خلاصی دیسکے - اگر اول سے ہی یہ حد کم مقرر کیجاتی تو میری سمجھ مین یہ نہین آتا کہ مزید ٹکس لگانے کی ضرورت کیسے نہ پڑتی - مین اُن لوگون سے جو آج کل کے یعنی ۱ شلنگ ۴ پنس فی روپیہ کی قیمت بمقابلہ سونے کے اور زیادہ بڑھانا اسوجہ سے ناپسند کرتے ہین کہ ایسے تغیر و تبدل سے بازار کے نرخ مین خلل واقع ہوتا ہے یہ بات دریافت کرتا ہون کہ آیا یہ خفیف تبدل اُس تبدل کے مقابلہ مین کچھ حقیقت رکھتا ہے یا نہین جو گذشتہ چند سالون مین ہوا ہے اور جو اگر یہ معاملہ ویسے ہی چھوڑ دیا جاے تو پھر واقع ہوسکتا ہے اُن لوگون کے استفادہ کے لیے جنکو رپورٹ پر غور کرنے کی مہلت نہ ملے مین صرف یہ اور کہنا چاہتا ہون کہ امور مندرجہ ذیل کی نسبت کوئی غلطی نہونی چاہیے اول یہ کہ حالانکہ ہم سونے کا سکہ جاری کیا چاہتے ہین لیکن اس سکہ چاندی کے دور کرنے کی کوئی کوشش نہ کیجاویگی جسکے اس ملک کے لوگ اتنے عرصے سے عادی ہین - کمیٹی کا بیان ہے کہ اور ممالک کے تجربہ سے (جسکا رپورٹ مین بہت ذکر

ہے اور یہ ذکر پڑھنے کے قابل ہے) یہ ثابت ہوا ہے کہ مختلف سکون کا جاری رکھنا ممکن ہے اور بلا رواج و فراہمی سکہ زر کے اور نیز بہ موجودگی ایسی چاندی کے سکہ کے جو قانوناً سونے مین تبدیل نہین ہوسکتا سونے کا سکہ قائم رہ سکتا ہے اور سونا استعمال کرنے والے ممالک سے برابر کا مبادلہ جاری رہ سکتا ہے۔ جس دیانت داری کی بو اُنکی رپورٹ مین پائی جاتی ہے اسی دیانت داری کے ساتھ کمیٹی نے یہ امر بھی تسلیم کیا ہے کہ جن ممالک کی تمثیل اُنھون نے اپنی رپورٹ مین دی ہے اُسمین سے کسی مین ہندوستان کے برابر کثرت سے اور بلا شرکت چاندی نہین استعمال ہوتی ہے۔ اور جیسا سر ویلبی اور سر طامسن فیرر نے اپنی علحدہ رپورٹ مین لکھا ہے اسمین بھی شک نہین کہ اس تجویز کا یہ اثر ہوگا کہ ہمکو ایک ایسے کرنسی کی علامت ملیگی جسکی عظمت لاثانی ہے۔ کمیٹی نے اس جزو معاملہ کی نسبت نہایت معقول یہ رائے لکھی ہے کہ حالانکہ اسکینڈینیویا و ہالینڈ و کینیڈا و ڈچ ایسٹ انڈیز و ممالک لین یونین کی حالت ہندوستان کے لیے نظیر نہین ہوسکتی لیکن جو تجربہ ان ملکون کے کرنسیون سے حاصل ہوا ہے وہ اسوجہ سے باوقعت ہے کہ اُسکو ہمارے ان مسائل سے تعلق ہے۔

دوسرے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بالفعل اس امر کی نسبت کوئی کوشش نہین کیجاویگی کہ سونے کے سکہ رائج الوقت کی قیمت مقرر کیجاوے۔ اس بارہ مین لارڈ ہرشل کی کمیٹی نے ہمسے اختلاف کیا ہے اور اسکی وجہ آنریبل فنانشل ممبر بتا چکے ہین۔

سوم یہ خیال رکھنا چاہیے کہ جو حد کمیٹی نے مقرر کی ہے وہ مشروط مقرر کی گئی ہے نہ کہ دوامی اور یہ مشروط حد آج کل تغیر و تبدل کے درمیان ہے۔

مین اور بھی کہ سکتا ہون لیکن میرا خیال یہ ہے کہ جس سند کے ساتھ اس امر کا
تذکرہ رپورٹ کمیٹی موصوف مین ہے اُس سند کا مجکو دعوی نہین ہوسکتا
لہذا میرے اور ذکر کرنے سے کچھ فائدہ متصور نہین ہے - مین صرف
ایک امر کی بابت اور گفتگو کرونگا - حالانکہ جیسا مین نے اول ذکر کیا تھا
اس معاملہ مین ہماری ذمہ داری کسیقدر اس وجہ سے کم ہوگئی ہے کہ اس
معاملہ مین صرف ہمنے ہی تائید نہین کی ہے بلکہ جناب ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ
اور ہرشل کمیٹی نے بھی تائید کی ہے - لیکن پھر بھی ہمکو اُس کارروائی کی
عظمت خوب معلوم ہے جو ہم کرنے والے ہین - میری تو خود یہ راے ہے
کہ اصولاً ایسی کسی کوشش کو حوصلہ نہ دیا جاے جسکا منشا یہ ہو کہ بذریعہ
قانون نقدی یا اجناس کے کوئی فرضی قیمت مقرر ہو جاوے گورنمنٹ کو
ایسے معاملات سے جتنا کم تعلق ہو اور جتنا زیادہ ہمکو معمولی آثار آمدنی و خرچ
اور بازارون کی کھلی تجارت پر بھروسہ بڑھتا جاوے وہی بہتر بات ہے
لیکن ایسا وقت بھی آنا ممکن ہے جب خاموش بیٹھے رہنے سے کام نہ چلے
اور گورنمنٹ اس وجہ سے بدنام ہو جاوے کہ ایسے معاملات مین دخل نہین
دیتی ہے - ہماری دانست مین ایسا وقت ہندوستان مین تو آگیا ہے -
لارڈ ہرشل کی کمیٹی کے ساتھ ہمکو بھی اتفاق ہے کہ غالباً چاندی کی قیمت
عنقریب اور بھی گھٹنے والی ہے اور اگر ہم اپنی ٹکسال مین کسی کھوٹے اور
غیر رائج دھات کو سکہ بنانے کے لیے لاوین تو اس کی نرخ مبادلہ سے
ملک کو سخت مصائب پیش آوینگے - ہم جانتے ہین کہ اور ممالک نے اس دھات
کو خارج کر دیا ہے اور سرسبز و شاداب ہو گئے ہین - پس کوئی وجہ نہین معلوم
ہوتی کہ ہم ان ملکون کی پیروی کیون نہ کرین - ہم وہ حالت بہت عرصہ تک

برداشت کر چکے جو سال بسال ناقابل برداشت ہوتی چلی جاتی ہے اور جو ضرور اس سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ہوجاتی۔ پھر جب ہماری یہ راے ہے تو ہمارا اس امر کی کوشش نہ کرنا بھی داخل جرم ہے کہ ہندوستان کی مالی حالت کو مستقل بنیاد پر قائم کرین۔ یہ ہمنے مانا کہ اس معاملہ مین بہت سی مشکلات اور پس وپیش پیدا ہونگے اور یہ کہ ہمارا یہ فیصلہ ایسا مکمل نہین ہے کہ اس سے بڑھکر اور فیصلہ ہوہی نہین سکتا بلکہ یہ فیصلہ بہترین ہے۔

ہمکو امید ہے کہ اس فیصلہ سے صرف ہمکو یا ہمارے ملازمون کو ہی آرام نہ ملیگا بلکہ کل ملک کو آرام ملیگا۔ لیکن ہمکو اس معاملہ کی پیچیدگی اور ذمہ داری سے پوری واقفیت حاصل ہے پس ہم اس عظیم معاملہ کا تدارک بے سمجھے بوجھے نہ کرینگے۔ اس قسم کے معاملات مین ہمیشہ صرف کفایت شعاری کے اور علمی قوانین کا ہی برتاو نہین ہوتا۔ آپ ہر ایک امر کا بندوبست کرلین لیکن پھر بھی یہ بات ہوگی کہ کوئی نہ کوئی ایسا امر باقی رہجائیگا جسکا بندوبست نہوا ہو۔ لیکن باوجود اس شک وشبہہ کے ہمکو دلی یہ امید ہے کہ ہماری تجاویز کا ثمر فائدہ ہوگا۔ اور ہندوستان کی تجارت سے وہ سدراہ دور ہوجاویگی جسکی وجہ سے ابتک ترقی تجارت بندرہی ہے۔ اور بلا زائد محصول لگانے کے گورنمنٹ ہند اپنے اخراجات پورے کرسکیگی۔ اور یہ کہ اس ملک مین اب روپیہ زیادہ بلا اُس اتفاقیہ ترغیب کے جسکو ہم ابتک نہین روک سکے ہین لگایا جائیگا۔ مزید بران ہمکو یہ بھی امید ہے کہ کسی زمانہ مین ہمارے پاس اتنا سونا جمع ہوجاوے جسکی وجہ سے ہمارا سونے کا سکہ کارآمد ہوجاسکے۔ اور وہ عظیم تبدیلی کمال کو پہونچے جس کے پہلے کارروائی آج کی گئی ہے۔

یہ تو آیندہ معلوم ہوگا کہ آیا ہمکو ان امیدون مین کامیابی حاصل ہوگی یا یاس۔ بالفعل ہمکو یہ امید ہے کہ وہ لوگ بھی جو ہماری اس کارروائی کی نسبت شبہہ یا ناراضی ظاہر کرتے ہین اس بات پر ہمکو شاباش دینگے کہ ہمنے اپنی رایون مین کیسی ہمت ظاہر کی ہے اور وہ طریقہ اختیار کیا ہے جسکے سواے اس ملک کو اُس بار عظیم سے سبکدوش کرنے کے لیے اور کوئی طریقہ نہ تھا جسکے باعث زمانہ گذشتہ مین ملک کی بہبودی مین اتنا فرق آیا ہے اور اب بھی اگر ہم مداخلت نہ کرتے تو اور بھی زیادہ ملک کا جوش و خروش بالکل جاتا رہتا اور آیندہ ترقی مسدود ہو جاتی۔

نمبر ۱۴۳

اسپیچ بتقریب جلسۂ دعوت منجانب یونائیٹڈ سروس کلب شملہ

۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء

[بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء بوقت شب اہالیان یونائیٹڈ سروس کلب شملہ نے حضور وائسرائے کی دعوت فرمائی ۔ مسٹر اے یو فنشا (ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات ہندوستان) جو کلب موصوف کے اعلے ممبر ہین صدر انجمن تھے ۔ صاحب موصوف نے حضور محتشم الیہ کی ہلتھ یون تجویز کی] :-

یور اکسیلنسی و جنٹلمین - مین اپنے معزز مہمان ہز اکسلنسی لارڈ لینسڈون کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہون تاکہ حضور ممدوح کو یہ یقین دلا دون کہ آج اسوقت حضور ممدوح کے یہان قدم رنجہ فرمانے سے ہمکو کسقدر فخر و مسرت حاصل ہوئی ہے اور اُس بات سے کسقدر رنج و ملال ہے کہ یہ جلسہ الوداعی ہے - اے حضرات جو کچھ آپ اس موقع پر کہلانا چاہتے ہین اگر اُسکے پورے طور پر کہنے مین مین قاصر رہون تو معاف کیجیے کیونکہ ہندوستانی عہدہ دارون سے فی البدیہہ اسپیچون کے دینے کی لیاقت نہین طلب کیجاتی ہے - ہمکو یہان پبلک مین اسپیچ دینے کے بہت ہی کم موقع ملتے ہین - خود مجکو بھی صرف ایک مرتبہ ایک کرکٹ ڈنر مین اسپیچ دینے کا اتفاق ہوا ہے -

حضور لارڈ لینسڈ ون ہندوستان سے شروع سال آیندہ مین
تشریف لیجاوینگے - اُسوقت تک حضور ممدوح پوری وہ مدت ۵ سال
بلکہ اُس سے بھی کچھ زیادہ مدت ختم کر چلینگے جسکے لیے حضور ممدوح نے
یہ عہدہ قبول فرمایا تھا - لہذا لارڈ لارنس کے بعد حضور ممدوح پہلے ہی
ویسرائے ہونگے جو اپنی پوری مدت عہدہ یہان ختم کرینگے - ہندوستان
مین تشریف لانے کے قبل آپ عرصہ ۵ سال سے کنیڈا کے گورنر جنرل
تھے پس عرصہ دس سال سے (جسمین کچھ تھوڑا سا وقفہ بھی ہوا ہے) آپ
انگلستان سے باہر ہین اور اپنی لیاقت اور قوت کو اپنے ملک کے کام
مین صرف کر رہے ہین - اور اے حضرات اس بات کا سمجھ لینا بھی بہتر ہے
کہ عہدہ وایسرایلٹی ہند مع تمام اپنی عزت و آبرو کے لارڈ لینسڈ ون
ایسے اصحاب کے لیے کیا چیز ہے - اور یہ بات اس وجہ سے زیادہ ضروری
ہے کہ ہم مین سے بہت سون کی یہ راے ہے کہ بسا اوقات انگلستان
کی پارٹی پولیٹکس کے جوش و خروش مین وایسراے ہند کے عہدہ کی
عظمت اور جواب دہی فراموش ہو جاتی ہے یا اُنکی نسبت غلط فہمی ہوتی
ہے - اس عہدہ کی وجہ سے انگلستان کا وہ پولیٹکل اور سوشل اثر ترک
کرنا پڑتا ہے جس سے عارضی قطع تعلق کرنا بھی ہر ایک کو گوارا نہ ہوگا -
اور انسی زندگی کے چیدہ اور پسندیدہ اغراض و اشغال سے قطع تعلق
کرنا پڑتا ہے جو ہر طرح سے دلکش ہوتی ہے - اس عہدہ کی وجہ سے اس
ملک مین آکر برابر محنت کرنی پڑتی ہے اور ایک دم کی مہلت کام سے
نہین ملتی - علاوہ برین اس عہدہ کی وجہ سے (میرے خیال مین اس
بات کو کافی طور پر تسلیم نہین کیا گیا ہے) ایسی قرار واقعی تنہائی نصیب

ہوتی ہے جسکو ہم مین سے بہت کم لوگ برداشت کرسکتے ہین کیونکہ
وایسراے کا عہدہ ایساہے کہ انکو سب سے علیحدہ رہنا چاہیے - یہ
معاملہ ہمارے نیشنل معاملات سے تعلق رکھتا ہے کہ ہندوستان کو ایسے
ایسے اصحاب نصیب ہون جنکا پولیٹیکل تجربہ اور جنکی مدبرانہ آراے بہت ہی
وسیع ہین - لہذا یہ بات ہمپر فرض ہے کہ لارڈ ڈفرن اور لارڈ لینسڈون
ایسے وایسرائون کا پورا پورا شکریہ ادا کرین -

اسوقت اس بات کا موقع و محل نہین ہے کہ لارڈ لینسڈون کی حکمرانی
ہندوستان کے حالات بیان کیے جائین - نہ یہ وقت یہ موزون ہوگا کہ مین
لارڈ موصوف کی مالی یا سرحدی پولیسی کی نوعیت بتانے کی کوشش کرون یا
اُن پبلک واقعات کا ذکر کرون جو حضور ممدوح کے دوران حکومت مین
ظہور مین آئے ہین - یہ معاملات تاریخ مین درج ہونگے - لیکن بحیثیت ملازمان
سرکار ہمارے لیے یہ بات مناسب ہے کہ اُس عالی آگہی فرض اور بلند حوصلگی
کی تہ دل سے قدردانی کرین جنکے باعث حضور ممدوح نے قلمرو انگلستان
سب سے بڑے جزو کی حکمرانی کا اہم اور پرجوابدہی کام اپنے ذمہ لیا - چونکہ ہم
لوگون کو اسکا بخوبی علم ہے کہ ہندوستان کے حکمران کو نہایت تشویش و محنت و مشقت
اٹھانی پڑتی ہے لہذا ہم حضور ممدوح کو دلی مبارکبادی دیتے ہین کہ نہایت
کامیابی اور عزت کے ساتھ اپنے فرض کو انجام پر پہونچایا - چونکہ ہم لوگون کو
اس بات سے دلی تعلق ہے کہ اس ملک مین برٹش سلطنت کی نیکنامی قایم ہے
لہذا ہم حضور ممدوح کو یقین دلاتے ہین کہ ہمکو بدریافت اس بات کے بہت
اطمینان اور فخر حاصل ہے کہ حضور اپنے اس کام کو اپنے جانشین کے سپرد اس
نیکنامی مین کسی قسم کے فتور آنے کے کرینگے -

اے حضرات دو سال گذرے جب حضور لارڈ لینسڈون نے کلب ہذا
کی دعوت قبول فرما کر ہمکو اعزاز بخشا تھا اور اُسوقت یہ فرمایا تھا کہ جو جوابدہی
کہ والیسرائے کے سر ہوتی ہے اُس سے عہدہ برائی مشکل ہے الاّ بخیال اس امر کے
کل ملازمان سرکار کی خیرخواہانہ مدد پر بھروسا رہتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ
کل ملازمان اپنی جان و مال سرکار کے تصدق کر چکے ہین - اس سے انکار کرنا
فضول ہے کہ جو دو سال اُسوقت کے بعد گذرے ہین اس عرصہ مین ملازمون
کی خیرخواہانہ ہمت مین بہت بڑی تنگی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ مبادلہ کے
نرخ مین لاثانی کمی ہونے کی وجہ سے ان بیچارون کو سخت نقصانات بیٹھے
اور خانگی تکالیف پیش آئی ہین - لیکن اس بات کو بھی مین دعوی کے ساتھ
کہ سکتا ہون کہ جو ضبط اور فرمانبرداری کی داد ان لوگون نے اس زمانہ مین
دی ہے اس سے زیادہ کبھی نہ دی ہوگی - اور جب شروع سال مین ایک
ڈیپوٹیشن منجانب ملازمان سرکار حضور وائسرائے کی خدمت مین گیا تھا جسمین مَین
بھی شریک تھا اُسوقت حضور ممدوح نے اُس شان اور ضبط کی پوری قدر دانی
ظاہر فرمائی تھی جسکے ساتھ یہ مسلمہ تکالیف برداشت کی گئی ہین - جو کارروائی
حال مین بغرض اندفاع اس تکلیف کے کی گئی ہے حالانکہ اُسکی بابت لوگون کی
مختلف رائین ہونگی لیکن مین بلاشک یہ کہ سکتا ہون کہ عام طور پر اس کارروائی
کو قرار واقعی انصاف تسلیم کیا گیا ہے - اور آج کی شب جناب ہز اکسلنسی سے خطاب
کرنے مین مَین اس بات کی جرأت کرتا ہون کہ کل ملازمان کی سچی وفاداری کا
یقین دلاؤن - آئندہ خواہ کیسی ہی تفکرات اور مشکلات پیش آوین اور یہ بات اس
ملک کی حکمرانی کے ساتھ لازمی ہے لیکن حضور وائسرائے ملازمان سرکار کی دلی
امداد اور یکجہتی پر پورا پورا بھروسہ رکھین اور یہ بھی یقین کرلین کہ جیسا کہ ابتک

ہوا ہے یہ لوگ اپنے فرائض کی انجام دہی مین ہمیشہ مستعد رہینگے - اے
حضرات آپ بلا شک مجسے اس بات مین اتفاق کرینگے کہ اس اظہار وفاداری
کی سماعت کے مستحق لارڈ لینسڈون سے زیادہ اور کوئی وائسراے نہین ہوے
ہین لارڈ ڈلہاوسی کی بابت یہ سنا جاتا ہے کہ ملازمان سرکار اُنکی اطاعت
نہایت گرمجوشی کے ساتھ کرتے تھے لیکن اُس زمانہ اور اس زمانہ مین زمین و
آسمان کا فرق ہے - اب یہ امر غیر ممکن ہے کہ کوئی وائسراے مثل لارڈ ڈلہاوسی
کے براہ راست ذاتی حکومت کا نفاذ کر سکے - ملکی انتظام کا میدان اب بہت
زیادہ وسیع ہو گیا ہے - لیکن لارڈ لینسڈون نے تو ملازمون کے فائدہ
کے لیے خاص طور پر خوب دل لگایا ہے - اور اُنکے معقول اور ٹھیک دعاوی
کی تائید کی ہے - اور اُن لوگون کی نیکنامی کو برقرار رکھا ہے جنپر ناانصافی
کے ساتھ بہتان لگائے گئے ہین جس شخص نے کبھی حضور ممدوح سے
ذاتی ملاقات کی ہوگی اُسکو تو بخوبی یہ ذہن نشین ہو گیا ہوگا کہ حضور ممدوح
ہر ایک کے کام مین خود کیسی دلچسپی ظاہر کرتے ہین - اور گویا یہ دلچسپی اس
بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضور ممدوح اس اصول کو تسلیم کرتے ہین
کہ ہم سب ایک مشترکہ غرض کے لیے کام کر رہے ہین اور وہ یہ ہے کہ ملک کی حکمرانی
عمدگی کے ساتھ ہو حضور ممدوح کے برابر اور کسی وائسراے نے معاملات متعلقہ
ملازمان سرکار مین ایسی کوشش نہ کی ہوگی اور نہ اُنکے اشغال مین آپ سے
زیادہ تندہی یا انکی تکالیف مین ہمدردی ظاہر کی ہوگی -

اے حضرات ایک اور امر کی نسبت آپ مجسے کچھ کہلانا چاہتے ہونگے
اور وہ امر لارڈ لینسڈون کے عہدہ وائسرائلٹی کی سوشل کامیابی ہے - اور
اس امر کی بابت ذکر کرنے مین ہمکو لیڈی لینسڈون صاحبہ کا بھی نام حضور

ممدوح

ممدوح کے نام نامی کے ساتھ شامل کرنا چاہیے۔ وہ سوشل رسوم جو ایسے
حکمران کی شان کے شایان ہون اور دوامی شاہانہ خاطر و تواضع ویسراے
کی تندرستی اور طبیعت کو بہت کھلتی ہونگی کیونکہ ویسراے کو بہ نسبت ہم سب
کے بہت زیادہ کام رہتا ہے۔ لیکن یہ فرائض جس سادگی کے ساتھ اور اور
لوگون کے خیالات کو مدنظر رکھکر لارڈ لینسڈون نے انجام دیا ہے۔ اس سے
زیادہ اور کبھی انجام نہ پائے ہونگے۔ حضور ممدوح کا ذاتی اخلاق ہر فرقہ
مین ہر دلعزیز ہے۔ جو خاطر تواضع وائسریگل لاج یا گورنمنٹ ہاوس کلکتہ مین
ہوتے رہے ہین اُنمین دونا لطف اس وجہ سے آیا ہے کہ حضور ممدوح نے
اپنی مہربانی اور خلق سے ہر ایک مہمان کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ اُسکے آنے
سے حضور ممدوح بہت خوش ہوے ہین۔ پھر جس دلفریب اور عمدہ شان
و شوکت کے ساتھ لیڈی لینسڈون صاحبہ نے ایسے موقعون پر خود موجود
ہوکر ہمکو اعزاز بخشا ہے اُسکی وجہ سے اور بھی ہم سب اسیر زنجیر خلق و کرم ہو گئے ہین
اب مجکو صرف اس بات کا کچھ کہنا باقی رہا ہے کہ بڑا افسوس اس بات کا
ہے کہ یہ جلسہ الوداعی ہے کہ لارڈ لینسڈون کو اس امر کا یقین دلانا باقی رہا
ہے کہ ہم حضور ممدوح کی آیندہ خوشنودی اور سرسبزی کی تہ دل سے دعا مانگتے
ہین اور ہمکو یہ امید قوی ہے کہ جو تجربہ حکمرانی اور واقفیت حالات ہندوستان
حضور ممدوح کو حاصل ہوئی ہے اُس سے سلطنت کے مشورون مین اور بھی
زیادہ وقعت پیدا ہوگی۔ ہم امید کرتے ہین کہ حضور ممدوح کا بھی اس بات پر
خوش ہونا جائز ہے کہ وہ ملازمان جنسے حضور ممدوح کو اپنے عہد حکمرانی مین
اتنا قریب تعلق رہا ہے حضور ممدوح سے کیسے خوش اور دلبستہ رہے ہے۔

(اسکے جواب مین حضور وائسراے نے یون ارشاد فرمایا!-)

جنٹلمین - عرصہ دو سال کا منقضی ہوا کہ ایک جلسہ مین جسکا ذکر پریسیڈنٹ صاحب نے کیا ہے یونائیٹڈ سروس کلب نے میری دعوت کی تھی - اُسوقت اس کلب کے پریسیڈنٹ ایک نہایت لئیق عہدہ دار اور خوش مزاج رفیق یعنی جنرل سمد کاک صاحب تھے - مجکو یاد ہے کہ اُسوقت مین نے اپنے قبل از وقت مستعفی ہوجانیکی نسبت کچھ مذاق کیا تھا کیونکہ چند اخبارات مین یہ بات اس زمانے مین پورے یقین کے ساتھ شائع ہوئی تھی - لیکن مجکو خوف ہے کہ اس مرتبہ تو آپ کی دعوت کے منشاء کی نسبت غلط فہمی نہین ہو سکتی - مین اب اس کلب اور اُن رفقاء سے رخصت ہونے کو آیا ہون جنکو مین اس کلب کے ممبرون مین شمار کرتا ہون -

لیکن مجکو یہ بات بھی فراموش نہ کرنی چاہیے کہ وہ زمانہ جبکہ مین اس بارسے سبکدوش ہو جاؤنگا ابھی چار ماہ بعد آئیگا - پس اول تو ہمکو بڑی وفاتی نوٹسون سے اور ماسوا اسکے اُسنے لگام زباندراری اور لاپروائی سے پرہیز کرنا چاہیے جو وسیراؤن کے الوداعی اسپیچونکا خاصہ ہے - لیکن مین آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ مجکو آپ سے رخصت ہونیکے وقت کی آمد کا خیال کرنے سے دلی رنج و ملال پیدا ہوتا ہے - کیونکہ میرے گذشتہ پانچ سال کا زیادہ تر حصہ اس کلب کے ممبرون کی صحبت مین گذرا ہے اور بہت سے منجملہ انکے میرے ساتھ سرکاری کاروبار کی انجام دہی مین شریک رہے ہین -

پریسیڈنٹ صاحب نے نہایت پر اثر الفاظ مین اُن پر مشقت دنون کا ذکر کیا ہے (جنمین مطلق مہلت نہین ملتی) جو ہندوستان کے وسیرائے کو نصیب ہوتے ہین اور مین اس بیان کی تردید نہین کر سکتا - اس بات سے انکار کرنا محض بناوٹی بات ہوگی جسطرح سے کہ برسات کے موسم مین اس پہاڑ پر ایک بادل کے پیچھے دوسرا

بادل اُمنڈتا چلا آتا ہے اسیطرح سے اس ملک مین گورنمنٹ ہند کو مشکلات اور تفکرات گھیر لیتے ہین۔ جون ہی کہ ایک بادل سے سطلع صاف ہوا دوسرے بادل نے آکر پھر اندھیرا کردیا۔ پس یہی حالت ابتک رہی ہے اور یہی حالت اب ہے اور میرے خیال مین یہی حالت ہمیشہ رہیگی۔ جو لوگ اس ملک کی حکمرانی کے جوابدہ ہین اُنکو نہایت جوانمردی اور تحمل کے ساتھ ان باتون کو برداشت کرنا چاہیئے اور یہ سوچ لینا چاہیے کہ اس عظیم الشان سلطنت ہند مین جسکی سرحد کی کوئی حد مقرر نہین ہے اور جسکی حد کے برے ہمسایہ لوگ رہتے ہین۔ جہان کبھی مشرقی جوش و خروش کا طوفان آتا ہے اور کبھی بہت بڑھے ہوے مغربی خیالات کی لہر ساکت پانی کو منتشر کردیتی ہے اس سلطنت مین اس بات کی ہرگز توقع نہ رکھنی چاہیے کہ تفکرات سے نجات ملیگی یا امن کا وقت آئیگا لیکن اس خیال سے ہمارے دل کو سیقدر تسکین ہوجاتی ہے کہ باوجود ان خرابیون کے یہ سلطنت تمام دنیا کی تاریخ مین اپنا وجود مجرد رکھتی ہے اور سب سے زیادہ نامی یادگار اُن کارہاے نمایان کی ہے جو ہماری قوم نے کر دکھائے ہین۔

لیکن یہ بات بھی ہے کہ اگر کسی کے ساتھی سچی وفاداری نہ کرین اور خیرخواہانہ مدد نہ دین تو اس سے یہ محنت اور جوابدہی بھی نہ برداشت ہوسکے۔ مجکو اسوقت ایسے ساتھیون کا شکریہ ادا کرنیکا موقع ملا ہے اور یہ کہنے مین میری مراد صرف اُن ہی اصحاب سے نہین ہے جو اس میز کے گرد بیٹھے ہوے ہین بلکہ اُن اصحاب سے بھی مراد ہے جو مختلف حصص ملک مین (بہت سے نہین سے ایسے ہین جو سخت مصائب مین گرفتار ہین عزیز اقارب سے دور پڑے ہین اور صدہا قسم کی تکالیف اور دقتین اُٹھا رہے ہین) ہمارے ساتھ ساتھ اس مشترکہ بار کو اُٹھا رہے ہین۔

مسٹر فیلائے گورنمنٹ ہند کی اُس کارروائی کا ذکر نہایت قدردانی کے ساتھ کیا ہے جسکے بموجب ملازمان سرکار کو اُن غارتگر نقصانات کا کچھ معاوضہ ملیگا جو

بوجہ کمی نرخ مبادلہ عارض ہوئی ہین - اس معاملہ کی نسبت مین اتنا لکھ چکا ہون اور کہہ چکا ہون کہ اسوقت کچھ اور کہنے کے لیے باقی نہین ہے مجکو نہایت ہی سخت مشکل پیش آئی تھی - چونکہ ہندوستان کے سرکاری ملازمون مین مین سب سے اعلی ہون لہذا مجکو ایک تو اس بات کا خیال تھا کہ ملازمون کے واجبی دعاوی پر غور کرون اور یہ دیکھون کہ انکی حق تلفی نہ ہونے پاوے - ماسواے اُسکے چونکہ بحیثیت قائم مقام جنابہ ملکہ معظمہ کے مین اُس کثیر التعداد رعایا کی بہبودی کا بھی ذمہ دار ہون جنکے صرف سے یہ دعاوی منظور کیے جاتے لہذا یہ ضروری تھا کہ مین جہان تک ممکن ہو اس معاملہ مین پورا انصاف کرون چنانچہ ہمنے ایسی بات کی کوشش کی اور میرے خیال مین ہمکو عموماً اس کارروائی پر داد دی گئی ہے - مین اپنے اس معاملہ کے تصفیہ کی نسبت اُس سے زیادہ اور تعریف نہین چاہتا جو مسٹر فنانے کی ہے یعنی یہ کہ یہ کارروائی قرار واقعی انصاف ہے - بلا شک مین جانتا ہون کہ اگر اس سے زیادہ فیاضی کا برتاو کیا جاتا تو ملازمون کو پسند آتا اور بعض ملازمون کو خصوصاً پرانے ملازمون کو کسقدر نا امیدی ہوتی ہے اگر مین خود اُن لوگون کی حالت مین ہون تو اُنکے خیالات کو بآسانی تمام سمجھ سکتا ہون - لیکن اب تو مین اُنسے یہ درخواست کرتا ہون کہ وہ اپنی حالت ہماری جیسی سمجھین اور پھر خیال کرین کہ اگر انکی ایسی حالت ہوتی تو وہ اور کیا کرتے -

اس دقیق معاملہ کے وسیع پہلوون پر مین آج اسوقت گفتگو نہ کرونگا لیکن مین اُن لوگون کو تھوڑی سی نصیحت دونگا جو اس خاص بادل کو جسنے ہمارے افق مین بہت دنون سے تاریکی پھیلا رکھی ہے بغور دیکھ رہے ہین اور اسکے دفع ہونے کی امید کر رہے ہین - مین چاہتا ہون کہ مین یہ بات بکمال یقین کہہ سکتا کہ ہم اس بادل کے رفع کرنے مین کامیاب ہوگئے ہین - لیکن بہرحال اتنا تو اب بھی کہہ سکتا ہون

حالانکہ بہت سی خرابیان اور دفعتاً مشکلات پیش آئی ہین مگر مجکو ناامیدی
کی صورت نظر نہین آتی ۔ ہم مین سے بعض تو اول حد سے زیادہ پرامید تھے
آپ اسکے خلاف یہ غلطی نہ کرین کہ آپ حد سے زیادہ ناامید ہوجاوین ۔ یہ تو
سہل کام ہے کہ جب ہماری مرضی کے مطابق کام ہوتا نظر نہ آوے تو سکرٹری
آف سٹیٹ کو گالیان دین یا فنانشل ممبر کی حقارت کرین ۔ لیکن جو بات کہ
ہمکو خیال کرنی چاہیے وہ یہ سادہ بات ہے کہ کسی سکہ کی قیمت اُس دھات کی
قیمت سے جو اُسمین لگی ہے زیادہ کرنا صرف ایک ہی طور پر ممکن ہے ۔ یعنی یہ کہ
کسی مصنوعی ترکیب سے یہ سکہ کمیاب کردیا جاوے ۔ اب یہ فرض کرنا تو فضول ہے
کہ کسی ایسے قانون کے محض جاری ہونے سے جسکے بموجب ٹکسالین بند ہوجاوین
چاندی کا سکہ فوراً کمیاب ہوجائیگا ۔ یہ مسئلہ خودبخود ایک مدت مین حل ہوجائیگا
اور جو لوگ کہ ان باتون کو بخوبی سمجھ سکتے ہین وہ یہ امر ہرگز تسلیم نہین کرتے کہ
گذشتہ جون کی عظیم آزمایش مین ناکامیابی رہی یا اُسمین ضرور ناکامیابی ہوگی
میری فنانشل سپیچ مین اس آزمایش کی نسبت یہ لکھا گیا ہے کہ یہ اُس روز ایک
"جرم" کا ارتکاب ہوا لیکن یہ جرم ایسا ہے کہ جسکی معافی مین اب تک نہین مانگتا ہون
اور حالانکہ اس جرم سے بہت سی واویلا مچی ہے لیکن مجکو پھر بھی یہی یقین
ہے کہ یہ جرم ہندوستان کی تاریخ متعلقہ تجارت وخزانہ عامرہ مین ایک امر
عظیم ثابت ہوگا ۔

میرے خیال مین ہمارے بعض نکتہ چینون کو ہماری اُس حالت کا کچھ خیال
نہین رہتا ہے جو ہمکو شروع سال مین پیش تھے ۔ ہمنے یہ دیکھا کہ ہمارا پیمانہ ایک
ایسی دھات کا تھا جسکی قیمت بوجوہات چند جو ہمارے قابو سے بالکل باہر تھین
روز بروز کم ہوتے جاتے اور تمام دنیا کے بازارون مین اسکی قیمت ماہ بماہ زیادہ

غیر قابل اطمینان ہوتی جاتی تھی - باوجود اسکے کہ یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون نے
چاندی کے سکہ کو غیر مروج کردیا لیکن ہمنے دیکھا کہ اس دھات کی پیداوار
مقدار مین برابر بڑھتی جاتی ہے - بیس سال گذرے جب چاندی کی قیمت تقریباً
۵ شلنگ فی اونس تھی اسوقت کل دنیا مین چھ کرور پچاس لاکھ اونس چاندی پیدا ہوتی
تھی گذشتہ سال مین جب چاندی کی قیمت گھٹکر صرف ۳۰ پنس فی اونس رہ گئی تھی
تو کل دنیا کی چاندی کی پیداوار سولہ کرور بیس لاکھ اونس تھی - اس بڑی مقدار کا
تقریباً چہارم یا پنجم حصہ اس ملک مین آتا تھا - اور ایک ثلث یا ۵ کرور چالیس لاکھ اونس
امریکہ کے ممالک متحدہ مین سالانہ صرف ہوجاتے تھے - لیکن یہ بات بھی عام طور پر
مشہور تھی کہ ممالک متحدہ کا وہ قانون جسکی روسے چاندی کا سکہ رائج ہے منسوخ یا ترمیم
ہونیوالا ہے - اور جو چاندی کہ وہان صرف ہوا کرتی تھی اسکا غالباً ایک بڑا جزو یہان
آکر اس ڈھیر کو اور بھی اونچا کردیگا جو ہمارے سر پر ڈالا گیا ہے - اب آپ بتایئے کہ
اسوقت ہمکو کیا کرنا لازم تھا - لہذا جب تک کہ ہمکو یہ امید رہی کہ برسلیس کا کنفرنس
کوئی نہ کوئی ایسی تدبیر نکالیگا جس سے چاندی کا نرخ پھر بحال ہوجائے اسوقت تک اگر
ہمنے انتظار کیا تو ہم قابل معافی ہین - لیکن جب یہ صاف صاف معلوم ہوگیا کہ اس کنفرنس
مین ناکامیابی رہیگی اور جب ہمنے یہ دیکھا کہ ہماری گورنمنٹ بھی اس بات پر راضی نہین ہے
کہ چاندی کی قیمت بحال کرنے مین عمدگی کے ساتھ مدد دے تو ہمکو صرف ایک ہی راستہ رہگیا اور
وہ یہی راستہ تھا جو ہمنے بتاریخ ۲۶ - جون اختیار کیا یعنی جس روز ہمنے "جرم" کا ارتکاب کیا -
اسمین شک نہین کہ اسوقت سے قیمتون مین کچھ فتور واقع ہوا ہے اور عارضی طور پر
ہمارا کاروبار چاندی کا استعمال کرنیوالے ممالک سے اُکھڑ گیا ہے لیکن یہ خرابیان
اُن خرابیون کے مقابلہ مین کیا حقیقت رکھتی ہین جو ہمکو اُس صورت مین پیش آتین
جب ہم خاموش بیٹھے رہتے - اور یہ دیکھا کرتے کہ ممالک متحدہ کا شرمن ایکٹ

کب منسوخ ہوگا اور مبادلہ کا نرخ ایک شلنگ پر کب آجائے گا۔

مین نے ابھی اُن بادلون کا ذکر کیا تھا جنسے اس ملک کے پولٹیکل افق مین بعض اوقات تاریکی چھاجاتی ہے۔ چنانچہ ایک بادل تو وہ یہ ہے جو چند سال سے ہمارے افق پر چھا رہا ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ اس بادل کے اب مٹنے کے کچھ کچھ آثار نظر آتے ہین۔ جب سے کہ یہ امیر کابل مسند نشین ہوے ہین گورنمنٹ کے ساتھ یہ عہد و پیمان ہوگیا ہے کہ افغانستان کے حکمران سے یکانیت ملاپ رکھا جاے اور جہانتک ممکن ہو امیر کابل کے ملک کی خودمختاری قائم رکھی جاے اور اس خودمختاری کی عزت کیجاوے۔ چنانچہ میری دلی خواہش یہ رہی ہے کہ ہز ہائنس سے دلی تعلقات پیدا ہون اور اُنکو حتے الامکان اس امر کا یقین دلایا جاے کہ ہم اُنکے رفیق ہین اور عہدنامہ کی شرائط کی پوری پوری تکمیل کرینگے لیکن چند معاملات ایسے واقع ہوے ہین جنکے نہ تو ہز ہائنس پورے جوابدہ ہین اور نہ مین پورا جوابدہ ہون کہ مذکورہ بالا امور کی نسبت مشکلات پیش آئی ہین جب مین ۱۸۹۸ء مین ہندوستان مین آیا تھا تو اُسی زمانہ مین کابل کو سفارت جانے کا ایک حکم منسوخ ہوچکا تھا۔ اُسوقت ہز ہائنس ایک ایسی خطرناک بغاوت کے فرو کرنے مین مصروف تھے جنسے بعض اوقات اُنکی حکومت کے استحکام مین خطرہ پیدا ہوتا تھا۔ اسکے فرو کرنے کے لیے ہز ہائنس کو دور دراز سرحد افغان ترکستان پر جانا پڑا۔ میرے عہد وائسرائلٹی کے اول دو سال مین ہز ہائنس کابل سے غیرحاضر رہے اور اُس کام مین بالکل مصروف رہے جسکو اُنھون نے اپنے ہاتھ مین لیا تھا۔ بعد اس کے جب آپ دارالخلافہ مین واپس گئے تو بوجہ علالت اور اُن مشکلات کے جو ہزارہ پہاڑون مین پیش آئین ان معاملات پر غور کرنے سے معذور رہے حالانکہ یہ معاملے

بہت دنون سے تصفیہ طلب پڑے تھے اور انمین دونون گورنمنٹ ہند اور خود امیر کو تعلق تھا۔ اور اسی وجہ سے ہز ہائنس نے اُس سفارت سے معذور رکھے جانے کی درخواست کی جو گذشتہ سال لارڈ ایلگن کی ماتحتی مین جانے والے تھے۔ ہز ہائنس نے اب اپنی قلمرو مین امن و امان اور تسلط کرلیا ہے اور یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ اب اُنکی طبیعت بھی درست ہے چنانچہ اس موقع کو غنیمت سمجھکر ایک دوستانہ سفارت بھیجی گئی ہے جو کہ آج کل کابل کو جارہی ہے۔ مین اس سفارت کے نتائج کی بابت حد سے زیادہ امیدین کرنا نہین چاہتا ہون۔ سرحدی معاملات کا تصفیہ ہمیشہ بدشواری تمام ہوتا ہے اور عموماً دونون فریق اپنی اپنی بہت کچھ کہتے ہین اور یہ بھی خلقی بات ہے کہ ہر ایک فریق اپنے حقوق کی نسبت اصرار کرتا ہون۔ لیکن اگر ہر ایک فریق اعتدال اور صلح جوئی کے ساتھ مباحثہ کرے تو یہ مشکلات نصف سے زیادہ طے ہوجاتی ہین۔ چنانچہ ہمنے اپنے سفیر کو یہی ہدایت کردی ہے کہ ہز ہائنس کے ساتھ معاملہ طے کرنیمین انھین دونون باتون کا خیال رکھے۔ ہمارا سفیر اس امر کی کوشش نکریگا کہ سختی کے ساتھ معاملہ ہو بلکہ ایسا دوستانہ انتظام ہوجائے جس سے دونون ہمسایہ سلطنتون کے مابین معاملہ عمدگی سے طے ہوجائے کیونکہ چند وجوہات سے دونون کی اغراض بالکل ایک ہی سمجھنی چاہئین۔ یہ کہنا بھی لازم ہے کہ حسن طبیعت کے ساتھ حال مین چند معاملات متعلقہ سرحد کا تصفیہ ہز ہائنس نے کیا ہے اسمین سراسر اخلاص اور دوستی کی بو پائی جاتی ہے۔ اور جو برتاؤ ہز ہائنس نے سفارت کے ساتھ کیا ہے وہ بھی بہت ہی قابل اطمینان ہے۔ جب ایک طرف ہز ہائنس امیر ایسے تیز فہم ذکی حکمران ہین اور دوسری طرف سر مورٹمر ڈیورنڈ ایسے صادق اور راست باز سفیر ہین تو میرے خیال مین اس امر کے باور کرنے کی کافی وجہ ہے

کہ یہ مسئلہ ایسی عمدگی کے ساتھ حل ہوگا جس سے فریقین کی ناموری اور منفعت متصور ہو۔ مین یہ بھی کہہ سکتا ہون کہ اگر یکبارگی کل امور متنازعہ مابین ہر دو گورنمنٹ کا فیصلہ نہ بھی ہوا ہو تو ایسے قابل اعتماد تعلقات کی بنیاد ضرور قائم ہو جایگی جو تعلقات سالہاے گذشتہ پر فائق ہون۔

اب اے حضرات مین آپ کا اس بات کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جو ذکر پریسیڈنٹ صاحب نے لیڈی لینسڈون کے اور میرے ذاتی اخلاق کا با تمیار پولیٹکل یا سرکاری معاملات کے کیا ہے اُسکو آپ نے قبول فرمایا۔ جو کچھ زحمت ہمکو ان باتون مین اُٹھانی پڑی ہو اُسکا کافی و وافی اجر ہمکو آپکی عنایتون سے ملتا ہے اور مین اُن الفاظ کو سنکر دل مین بہت خوش ہوا ہون جو مسٹر فنشا نے اس بارہ مین کہے ہین کہ لیڈی لینسڈون جو عرصہ دس سال سے میرے ہر ایک کام مین مدد دیتی رہی ہین مجھکو کسقدر مدد دیتی ہین۔ فی الحقیقت جو زندگی ہمنے ہندوستان مین بسر کی ہے اُسکی بہت سی خوشگوار باتین ہمکو خوب یاد رہینگی۔ میری نسبت یہ ہے کہ شاید مجھکو سالہا سال تک یہ یاد رہیگا کہ شملہ مین بہت عرصہ تک بارش ہوا کرتی ہے اور تکلیف پہونچاتی ہے اور شملہ کا کام بہت سخت اور اہم ہوتا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھونگا کہ جو دوست میرے شملہ مین تھے وہ صادق اور دلی دوست تھے اور جس مدت ۵ سال تک مین ہندوستان مین رہا میرے ساتھ میرے شملہ کے ہمسایون نے اُسی خلق اور عنایت کا برتاو کیا جسکی نامی نظیر آپ نے آج شب کو دی ہے۔

نمبر ۱۴۸

اسپیچ بوقت جلسۂ رقص بتقریب الوداع حضور وایسرائے و لیڈی لینسڈون صاحبہ۔ مقام شملہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء عیسوی

[باشندگان شملہ نے بتاریخ ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء ٹاون ہال مین ایک جلسۂ رقص بتقریب الوداع حضور وایسرائے منعقد کیا۔ اور اسمین حضور محتشم الیہ کی دعوت کی کمیٹی کارکن نے اس جلسہ کو ہمیشہ کے لیے بطور یادگار قائم رکھنے کے لیے ہر ایک طرح کا عمدہ انتظام کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا۔ اس جلسہ مین بہت لطف رہا۔ ٹاون ہال سے وایسریگل لاج تک برابر سڑک پر روشنی تھی اور کنارہ پر ایک گارڈ گورڈن ہائیلنڈرس کا صف باندھے کھڑا کیا گیا تھا حضور محتشم الیہ کی رونق افروزی کے وقت شاہی سلامی سر کی گئی اور نیشنل انتھم راگ بینڈ بجانے والون نے شروع کیا۔ جسوقت جناب محتشم الیہ او لیڈی لینسڈون صاحبہ ٹاون ہال مین داخل ہوے تو ممبران کمیٹی نے استقبال کیا۔ انمین جناب لفٹننٹ گورنر و کمانڈر انچیف اور جملہ ممبر صاحبان کونسل شامل تھے۔ یہ جلوس رقص کے کمرہ مین شہ نشین کی جانب چلا اور راگ نیشنل انتھم پھر شروع ہوا۔ بعد تناول طعام جو بارہ بجے کے قریب لگایا گیا تھا۔ ڈینس فزپیٹرک کھڑے ہوے اور مہمانان جلسہ یعنی جناب لارڈ و جنابۂ لیڈی لینسڈون کی تندرستی کے جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی۔ ہز آنر نے اپنی اسپیچ مین فرمایا کہ جتنے وایسرائے اور انکی بیویان

مین نے اپنی مدت ملازمت مین دیکھی ہین اُنمین سے کسی کے ہندوستان سے جانے کے وقت اُنکے رفقاء راسخ کو اتنا ملال اور افسوس نہین ہوا جتنا کہ حضور لارڈ و لیڈی لینسڈون کے تشریف لیجانے سے ہوگا۔ خاص کر حضور وایسرا ے کی شفقت اور اخلاق کا برتاؤ جو جناب محتشم الیہ ہر کہ و مہ سے عام اس سے کہ وہ ہندوستانی ہوا انگریز کرتے تھے وہ ہمیشہ یاد رہیگا۔ علاوہ برین جو عام قدردانی کہ جناب محتشم الیہ نے حکام فوجی اور ملکی کی کارگزاری پر فرمائی ہے وہ بھی قابل غور ہے ہز آنر کا گورنمنٹ ہاوس کی بے بہا خاطر و تواضع اور لیڈی لینسڈون کی مہمان نوازی کا نام لینا گویا متواتر نعرہ تعریف کا اشارہ دینا تھا۔ ہز آنر نے اپنی پُر لیاقت اسپیچ کے آخر مین حضور وایسرا ے سے فرمایا بسفر رفتنت مبارکباد۔ اسکے بعد جناب محتشم الیہ اور لیڈی لینسڈون کی تندرستی کے جام نوش کیے گئے۔ جسوقت حضور وایسرا ے کھڑے ہوئے نعرہ تعریف بہت زور و شور کے ساتھ بلند ہوا۔ جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا:۔

یور آنر۔ یور اکسلنسیز۔ لیڈیز و جنٹلمین۔ جو دوستانہ الفاظ جناب لفٹنٹ گورنر نے آپکو ابھی سُنائے ہین اور جن عیان علامات رضامندی سے آپ نے اُنکو سُنا ہے۔ مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ اُنکا آپ کے مہمانون کے دلون پر بہت اثر ہوا ہے۔ جس عمدگی کے ساتھ آپ نے اس ٹوسٹ کو منظور کیا ہے اُس سے آج کی اس عظیم الشان دعوت کی تکمیل مین جس سے ہمکو آپنے عزت بخشی ہے اور بھی کچھ اضافہ ہو گیا ہے اور جو مہربانی آپ نے لیڈی لینسڈون کے اور میرے حال پر کی ہے اُسکا کافی شکریہ ادا کرنا میرے حد امکان سے باہر ہے میرا یہ کہنا کہ میری زبان مین طاقت نہین جو شکریہ ادا کرسکون کوئی بناوٹی بات نہین ہے۔ حالانکہ مین یہ عذر تو نہین پیش کرسکتا کہ مین اسپیچ اور خاصکر وہ

اسپیچین جو کھانا کھانے کے بعد دیجاتی ہین دینے کا بالکل عادی نہین ہون۔ لیکن یہ تو مین نہایت صدق دلی کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ اگر مین زمانۂ گذشتہ مین اُسوقت کا خیال کرون جبکہ مجھکو پہلے مرتبہ کھانا کھانے کے بعد اسپیچ دینی پڑی ہے تو مجھکو بہت دور دراز زمانہ کا خیال کرنا پڑیگا۔ لیکن مجھکو اِس بات کا تو صاف صاف خیال ہے کہ اِس قسم کی اسپیچ مین دو شرائط کی پابندی لازمی ہے۔ اول یہ کہ اسپیچ مختصر ہو اور دوم یہ کہ اسپیچ حتی الوسع بشاش ہو۔ اب اگر آپ یہ وعدہ کر دین کہ میرے چند مختصر الفاظ مین شکریہ ادا کرنے کی وجہ سے آپ یہ خیال نہ کرینگے کہ مین نے آپ کی عنایات کی پوری قدر دانی نہین کی تو مین بھی یہ وعدہ کر دونگا کہ میری یہ اسپیچ نہایت ہی مختصر ہو گی۔ لیکن دوسری شرط کی پابندی اتنی آسان نہین ہے۔ حالانکہ اِس جلسہ مین بہت شان اور رونق ہے لیکن یہ خیال بھی ہمارے دل سے دُور نہین ہو سکتا کہ یہ جلسۂ رقص الوداعی ہے۔ اور بقول ہز آنر کے آپ نے ہمکو آج یہ کہنے کے لیے طلب کیا ہے کہ "بسفر رفتنت مبارکباد"۔

ہم نے اب ہندوستان مین تقریباً ۵ سال پورے کر دیے اور زیادہ تر حصہ اُسوقت کا شملہ مین بسر ہوا ہے۔ شاید یہ بہتر ہو گا کہ مین ٹھیک ٹھیک تعداد اُس زمانہ کی نہ بیان کرون جو ہم نے یہان شملہ مین بسر کیا ہے کیونکہ یہ بات کہنے سے اُن سخت نکتہ چینون کو اعتراض جمانے کا موقع ملجاوے گا جو شملہ کے قیام کی خرابیون پر طولانی تقریر کرنے کے شائق ہین اور جن کا خیال ہے کہ ماہ اپریل سے ماہ اکتوبر تک ہمارا کل وقت برابر رقص وسرود وجلسہ وغیرہ وغیرہ مین صرف ہوتا ہے۔ لیکن یہ تو صحیح ہے کہ ہم نے بہ نسبت کسی اور مقام ہندوستان کے یہان زیادہ ایام صرف کیے ہین۔

اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گویا ہماری یہان جڑ جم گئی ہے اور بہت سی دوستیون کی بنیاد پڑگئی ہے۔ یہ دوستیان ایسی ہین کہ میری دانست مین جب ہم اپنے گھر کو روانہ ہونگے تو بھی انمین یکبارگی خلل نہ واقع ہوگا۔

ہمارے سوشل اور سرکاری برتاؤ کا اور اُن سرکاری تعلقات کا جو مجھکو ہز آنر سے اور دیگر اصحاب متعلق سے رہے ہین جناب لفٹنٹ گورنر نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اِس امر کی بابت مین صرف یہ کہونگا کہ حالانکہ لفظ ''سرکاری'' سے اکثر خشک اور ناگوار برتاؤ مراد لیجاتی ہے مگر میرا خیال ہمیشہ یہ ہی رہا ہے کہ اُن دوستون سے زیادہ صادق اور کوئی دوست نہین ہوسکتے جو مُشتر کاً اپنے ملک کی خدمت مین مصروف ہین اور دیانت داری اور دلیری کے ساتھ اپنے ملک کے فوائد کی ترقی کی کوشش کررہے ہین۔

لیکن لیڈیز و جنٹلمین اگر کسی وایسرائے کے کام کا آغاز و انجام صرف وہی بیحد سلسلہ مسلون کا ہوتا جو برابر گورنمنٹ ہاؤس کو چلی آتی ہین تو اُسکی موجودگی اور بھی ناگوار گذرتی۔ کیونکہ اگر اِن زحمت کش اور متحمل پرایوٹ سکرٹری صاحب کے جو میرے ساتھ اِس دسترخوان پر بیٹھے ہین وجود مین ایک مستحکم بند نہ پایا جاتا تو بیچارہ وایسرائے ان مسلون کی دھارون سے بالکل مغلوب ہوجاتا۔ لہذا مین اِس بات سے خوش ہوا کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے ہمارے شملہ کے قیام کے زیادہ تر فرحت بخش اور سوشل پہلوؤن کا ذکر کیا ہے۔ اس معاملہ کی نسبت مین تین امور کا ذکر کرونگا۔ اوّل تو یہ ہے کہ لیڈیز و جنٹلمین خود آپ نے ہمارے اِس کام کو بہت آسان اور خوشگوار کردیا تھا یعنی یہ کہ آپ نے ہمیشہ ہمکو مدد دی اور جو خواہش

ہم نے آپکے خوش کرنے کے لیے ظاہر کی آپ نے اُسکی داد دی۔ دوسرے یہ کہ اپنی جانب سے تو مین کہتا ہون کہ جو کام مجھکو بطور مہمان نوازی کرنا پڑا ہے وہ بتوجہ لیڈی لینسڈون میرے لیے بہت سبک کر دیا گیا ہے اور لیڈی لینسڈون نے یہ کوشش کی ہے کہ صرف آپ کی رضامندی ہی نہ حاصل ہو بلکہ جن لوگون کو اُنسے ملنے کا سابقہ پڑے اُنکے دلون مین محبت پیدا ہو جائے۔ اگر ہم اپنے آپ کو کسی دوکان کے شرکا قرار دین تو مین بلا مبالغہ یہ بات کہ سکتا ہون کہ مجھکو خوش نصیبی سے ایسا شریک ملا ہے جسنے اپنی خوبی سے اُس کام کے لیے جس مین ہم مصروف رہے ہین بہت قیمتی دوستی پیدا کر لی ہے۔ تیسری بات مین یہ کہونگا کہ دونون لیڈی لینسڈون اور مین اُس امداد کے بہت مشکور ہین جو ہمارے اسٹاف نے دی ہے اور نہایت خوشی اور ہوشیاری کے ساتھ کام کر کے ہماری مساعی کی کامیابی کی کوشش کی ہے۔

لیکن لیڈیز اور جنٹلمین مجھکو اپنا یہ وعدہ بھولنا نہ چاہیے کہ مین نے مختصر اسپیچ دینے کہا تھا آپکا ایک مرتبہ اور شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے نہایت مہربانی کے ساتھ ہماری خاطر تواضع کی اور آپکو یقین دلاتا ہون کہ جب ہم یہانسے چلے جاینگے بعد اپنے وطن اور دوستون مین جا پہونچین گے جنکی جانب کہ گذشتہ دس سال مین ہمارے خیالات بہت آرزو کے ساتھ راغب رہے ہین تو بھی آپ کی اس خاطرداری کو نہ بھولین گے۔ آپ مین سے بہت سون نے وہ خوبصورت کارڈ جسپر کہ ہمکو آج شب کو بلا بھیجا گیا تھا دیکھا ہو گا اس کارڈ پر نہایت ہی صنعتگری سے ایک نامی صنعتگر نے کام کیا ہے کارڈ کے وسط مین اس مکان کی تصویر ہے جسمین ہم اسوقت بیٹھے ہین اسکے اوپر نہایت خوبصورت تصویر ہمارے خوشنما قیام گاہ کی ہے جو کہ بیرس اردنگ و سیرٹ کے بلکہ میرے پیشرو لارڈ ڈفرن کے

مذاق صنعت تعمیر کی یادگار ہے اِسکے نیچے ایک نہایت نفیس تصویر ہمارے انگلستان کے قدیم مکان کی ہے۔لیڈیز اور جنٹلمین مین آپکو یقین دلاسکتا ہون کہ جس طور پر اِس کارڈ مین ان دونون تصاویر کے لیے جگہ ہے اِسی طرح پر ہمارے دلونمین دونون اپنے انگلستان کے وطن اور دوستون کی محبت اور اُن دوستون کی یاد کے لیے جگہ رہیگی جنکی دوستی ہمکو اپنی خوش نصیبی سے اِس مقام پر حاصل ہوئی ہے۔

نمبر ۴۵

اسپیچ بجواب ایڈریس الوداعی بمقام شملہ
۷-نومبر ۱۸۹۳ع

[حضور والیسرائے اور لیڈی لینسڈون صاحبہ شملہ سے ۲۷-نومبر کی صبح کو اپنے موسم خزان کے دورہ پر روانہ ہوئے روانگی سے تھوڑی دیر قبل ممبران مینوسپلٹی شملہ بسرگروہی کرنل رابرٹسن پریسیڈنٹ حضور والیسرائے کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ایڈریس پیش کیا اُسکے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا-]

کرنل رابرٹسن وجنٹلمین تقریباً پانچ سال گذرے کہ مینوسپلٹی شملہ نے میرے اول مرتبہ یہان آنے پر نہایت مہربانی کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا تھا اور اُسکی مجھکو بہت خوشی کے ساتھ یاد ہے اب آپ مجھکو الوداع دینے آئے ہین اور یہ الوداع بھی آپ نے ایسے ہی دوستانہ اور فیاضانہ طور پر کی ہے جیسے کہ ۱۸۸۹ء مین خیر مقدم کیا تھا جبسے ابتک میرا زیادہ تر وقت مینوسپلٹی شملہ مین گذرا ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ ہمارے دونون نجی اور سرکاری تعلقات نہایت دوستانہ رہے ہین مین بحیثیت محصول اداکنندہ وبحیثیت رعایا مینوسپلٹی اُس اخلاق کو بخوشی تسلیم کرتا ہون جسکے ساتھ مینوسپلٹی مجھسے پیش آئی ہے اسمین شک نہین کہ ہر ایک والیسرائے کے لیے یہ امر جاننا بہت اچھا ہے کہ یہان ایک ایسی حکومت موجود ہے جو اُسکی حکومت سے اعلی درجہ کی ہے اور جو اگر

ضرورت پڑے تو ایسے کام کرسکتی ہے جو اُسکو ناگوار گذرین درحالیکہ وہ یا اُسکے ساتھی قواعد مینوسپلٹی کی پابندی نکرین۔

لیکن جنٹلمین مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ جو سہولتین مین نے آپکے کام مین جو آپ بحیثیت ولیان حقوق شہر ہذا کرتے ہین پیدا کی ہین وہ صرف اپنے ہی مطلب سے نہین کی ہین مجھکو اپنا تعلق اُن ضروری تدابیر مینوسپل رفارم سے خوب یاد ہے جنکے رو سے عرصہ تین سال کا گذرا کہ مینوسپل کمیٹی کا دوبارہ نظم ونسق ایسی بنیاد پر ہوا تھا جو اِس شہر کی ضروریات کے لحاظ سے زیادہ موزون تھی اور جو تدابیر اُسوقت مینوسپلٹی ہذا کی مالی حالت کی اصلاح کے لیے کی گئی تھین وہ بھی قابل اطمینان تھین جب اسبات کا خیال کیا جائے کہ گورنمنٹ ہند اور اُسکے افسران کو اِس شہر کی بہبودی سے کتنا بڑا تعلق ہے تو یہ بات نہایت معقول تھی کہ جو صرفہ شہر ہذا کے مفید تندرستی اور قابل سکونت کرنے مین پڑے اُسکو اپنے حصّے کے موافق ہم بھی ادا کرین جو روپیہ کہ اُسوقت امپیریل اور پراونشل فنڈون سے عطا کیا گیا تھا اور جو سبکدوشی کہ بذریعۂ اجتماع قرضۂ مینوسپلٹی حاصل ہوئی ہے اُسکی وجہ سے مین امید کرتا ہون کہ یہ مینوسپلٹی پورے طور سے خوشحال ہوگئی ہے جو اصلاحات کہ حال مین ہوئی ہین اُنمین سے شملہ کے باشندگان کی آرام و آسایش کے لیے سب سے زیادہ وہ اصلاح ہے جسکے ذریعہ سے کہ بہم رسانی آب مین زیادتی ہوئی ہے اور یہ اصلاح آپ نے گذشتہ سال مین کی تھی۔ مجھکو خوب یاد ہے کہ جب مین اول ہی یہان آیا تھا تو مجھکو بہت سخت ناگوار گذرتا تھا کہ بہت سے ملازمان اور بہشتی نلون کے پاس اُس تھوڑے اور ناکافی پانی پینے کے لیے منتظر کھڑے رہتے تھے جو کہ اُس زمانے مین موسم گرما مین اُنکو نصیب ہوتا تھا

یہ بات واقعی کسیقدر بدنامی کی تھی کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے موسم گرما کے صدر مقام مین باشندونکو سال کے تین ماہ مین صرف نصف ہی مقدار پانی کی نصیب ہوتی تھی لیکن مین امید کرتا ہون کہ اب شملہ مین پانی کا قحط جو گذشتہ سالون مین ہوتا تھا نہو گا جو کامیابی آپکو شہر ہذا کے انتظام حفظان صحت مین اصلاح پیدا کرنے مین ہوئی ہے اُسپر آپکو آفرین دیتا ہون اور چونکہ اب بہم رسانی آب کا کافی انتظام ہو گیا ہے اور شہر کے پانی کے نکاس کا بھی پورا بندوبست ہو گیا ہے لہذا مین امید کرتا ہون کہ آپ لوگ اپنی توجہ دیگر قیمتی لوکل اصلاحات کی جانب مبذول کرینگے۔ اُن عارضی باشندون کی جو کہ یہان موسم گرما مین آتے ہین خانگی عادات کے انضباط کرنے کا مسئلہ ایسا ہے کہ بدون آمیزش فراست اور استقلال کے حل نہین ہوسکتا اور یہ آمیزش ہر ایک میونسپل جماعت مین نہین ہوتی ہے کرنل رابرٹسن کو مبارکباد دیتا ہون کہ اُنکی مساعی کو علی العموم سب لوگون نے پسند کیا ہے اور ان مساعی کی تائید ہمارے دوست مسٹر گوڈ نے نہایت لیاقت کے ساتھ کی ہے جو کہ بہت دنون سے بڑی عزت کے ساتھ اس شہر کے کاروبار سے تعلق رکھتے چلے آئے ہین۔

اے صاحبو آپ کے اڈرس سے یہ بات دریافت کر کے مین بہت خوش ہوا کہ جس طریقہ سے سرکاری کاروبار اس ملک کا میرے عہد مین انجام ہوا ہے آپ اُسکو پسند کرتے ہین سب سے زیادہ خوشی مجھے اس بات کی ہے کہ آپ میری اسبات کی تعریف کرتے ہین کہ باوجود مختلف مذاہب و اقوام کے جو ملک ہذا مین ہین مین نے یہان کی گورنمنٹ ہمدردی و انصاف کے ساتھ کی ہے کسی ہندوستان کی مدبر سلطنت کو اس سے زیادہ عزیز اور کیا تعریف

ملسکتی ہے۔ اور مین آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ خواہ مین اس تعریف کا مستحق رہا ہون یا نہین رہا ہون یہ آرزو تو میری ہمیشہ رہی ہے کہ اِن نیک اور ہر دل عزیز اصولون پر کارروائی کرون۔ جو عنایت آمیز ذکر آپ نے لیڈی لینسڈون کا اور اُس دلچسپی کا کیا ہے جو لیڈی صاحبہ کو خیرات و انسٹیٹیوشن کے شملہ سے رہی ہے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون لیڈی لینسڈون کی خواہش ہے کہ مین آپ سے یہ بیان کرون کہ اُنکو وقتاً فوقتاً آپ کے ساتھ ان رفاہ عام کے کامون مین شریک ہونے مین بہت خوشی حاصل ہوئی ہے اور خاصکر اُس اہم معاملہ کی ترقی مین جسکا ذکر آپ نے اپنے اڈریس مین خاصکر کیا ہے۔ جنٹلمین اب صرف یہ بات باقی ہے کہ مین اور لیڈی لینسڈون آپ سے رخصت ہونے کی اجازت چاہین اور آپ کی مہربانیون کا پھر شکریہ ادا کرین۔ جس خُلق کے ساتھ کہ اس مینوسپلٹی کے باشندے جسکی جانب سے یہ خوبصورت اڈریس آپ نے پیش کیا ہے ہمارے ساتھ پیش آئے ہین وہ ہمکو ہمیشہ شکوری یاد رہیگا۔

نمبر ۴۶

اسپیچ بجواب اڈریس مینوسپلٹی آگرہ

۱۰-نومبر ۱۸۹۳ع

[بتاریخ ۱۰-نومبر ۱۸۹۳ع بوقت سہ پہر ممبران مینوسپلٹی آگرہ نے ایک بڑے جلسہ مین جو کارخانۂ بہم رسانی آب کے احاطہ مین منعقد ہوا تھا حضور والیسرائے کی خدمت مین ایک اڈریس پیش کیا اِس اڈریس مین مینوسپلٹی نے اُن سب بے بہا فیاضیون کا شکریہ ادا کیا تھا جو گورنمنٹ نے مینوسپلٹی کے حال پر کی ہین بعد ازین اس عام ترقی کا ذکر تھا جو معاملات تعلیم میڈیکل امداد اور تجارت مین جناب محتشم الیہ کی پہلی رونق افروزی کے بعد ہوئی تھی نسوان کو میڈیکل امداد پہونچانے کا انتظام صوبہ کے کسی اور شہر کے انتظام سے کم نہین ہے اور مینوسپلٹی نے لیڈی لینسڈون صاحبہ کا شکریہ ادا کیا کہ نہایت فیاضی کے ساتھ اسکی ترقی مین کوشش کی یہ بھی لکھا تھا کہ آگرہ کی تجارت کی حالت نہایت ہی سرسبز ہے اور ایک کارخانہ بہم رسانی آب بھی جاری ہوگیا ہے جسکو جناب محتشم الیہ نے ۱۸۸۹ع مین افتتاح فرمایا تھا انتظام حفظان صحت مین بھی بہت اصلاح ہوئی ہے اور اِس سے شہر کی عام تندرستی کو بہت فائدہ پہونچا ہے حالانکہ ابھی تک اِس معاملہ مین گورنمنٹ کی امداد کی ضرورت ہے اڈریس کے آخر مین یہ تحریر تھا کہ باوجود اِس بات کے کہ آگرہ مین فساد کے اسباب موجود ہین لیکن یہ شہر اُن مذہبی نا اتفاقیون سے بالکل بری رہا ہے جنکی وجہ سے چند سال سے صوبۂ ہذا کے دیگر اضلاع مین فساد ہوے ہین اِس سال دسہرہ کے میلہ مین ہمیشہ سے زیادہ رونق رہی

اور سب فریقون مین اتفاق رہا جناب محتشم الیہ نے اِس اڈریس کے جواب مین یون ارشاد فرمایا ؎

جنٹلمین - اِس نامی شہر مین دوسرے مرتبہ آنے پر جو خیر مقدم آپ نے میرا کیا ہے اُسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون بدون ایک مرتبہ اور اِس شہر کی خوبصورت چیزون کے دیکھنے کے جنکی کہ خوبصورتی اب دوبارہ دیکھنے کی وجہ سے مجھکو ذرا بھی بہ نسبت پہلے کے کم نہین معلوم ہوتی ہین ہندوستان سے نہین جا سکتا تھا یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ یہ شاہی شہر صرف اِس بات پر ہی شاکر نہین ہے کہ اِسکی ناموری انھین عظیم الشان آثار صنادید کے باعث ہو بلکہ آپ لوگ کامیابی کے ساتھ تجارت مین اور اپنے بچون کی تعلیم مین اور تدابیر حفظان صحت کی اصلاح مین خوب دل لگا رہے ہین آپ نے خاصکر اُس عظیم الشان کارخانہ بہم رسانی آب کا ذکر کیا ہے جو یہان ۱۸۹۰ء سے جاری ہوا ہے مجھکو یاد ہے کہ آپ نے اُس سال مجھکو یہان اِس کارخانہ کے کھولنے کے لیے بُلایا تھا اُسوقت سے یہ کارخانہ نہایت عمدگی کے ساتھ جاری ہے اور یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ آپ کے شہر والے اِس کارخانہ کی کما حقہ قدر دانی کرتے ہین اِس کارخانہ کی تعمیر کی وجہ سے یہان کے محصول ادا کنندون پر بہت بڑا بار پڑا ہے اور ہمین شک نہین کہ قبل اُسکے کہ اِس کارخانہ کو مکمل کہا جائے ابھی مزید ترقی کی ضرورت ہے مجھکو یہ بات بہت خوشگوار معلوم ہوتی ہے کہ آپ سے کہدون کہ گورنمنٹ آف انڈیا آپکو مدد دیگی لیکن معمولی احتیاط اِس بات کی مانع ہے کہ ایسی امیدین دیجائین اول تو یہ ہے کہ آپ کو یہ بتانا فرض سمجھتا ہون کہ محض لوکل کامون مین امپیریل فنڈون سے امداد دینے کا طریقہ نہایت ہی خوفناک ہوگا اگر گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک مرتبہ اِسکا آغاز کر دیا تو نہ معلوم کہ اِسکا انجام کیونکر ہوگا میری رائے مین آخرکار اِسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمکو ہندوستان کے محصول ادا کنندون سے اور بہت زیادہ روپیہ

اِس غرض سے لینا پڑے کہ لوکل امداد کے نام سے وہ روپیہ اُنکو ہی یا اُنمین سے
زیادہ تر خوش نصیب لوگون کو واپس کردین دوسری بات یہ ہے کہ میرے
خیال مین سچ بات یہ ہے کہ آیندہ ایک دوسال مین ہماری مالی حالت ایسی
رہیگی جسکے باعث ہمارے وزیر صیغۂ آمدنی کو جدید اور اتفاقیہ مدات خرچ پر
ضرور اعتراض کرنا پڑیگا تیسری بات یہ ہے کہ جو والیسرائے مثل میرے جانیکے
لیے تیار بیٹھا ہو اُسکی دانائی اسمین پائی جاتی ہے کہ ایسے وعدون کے کرنے
سے گریز کرے جنکا ایفا کرنا صریحاً اُسکے قابو سے باہر ہو جائیگا لیکن جنٹلمین جب
آپ درخواست کرین تو خواہ وہ درخواست منظور ہو یا نامنظور ہو لیکن مین تو اسبات
کا قائل ہون کہ اِس کارخانہ سے آپ کے شہر والون کے آرام و آسایش مین اور
شہر کی تندرستی مین اتنی زیادتی ہو جائیگی کہ جو کچھ نقصان آپکو اسکی وجہ سے
برداشت کرنا پڑے اُسپر آپکو ہرگز افسوس نہوگا اِسبات کی تعریف کرنا میرے اوپر
فرض ہے کہ کل صوبہ مین حالانکہ زیادہ تر بوجہ ذاتی اثر سر آکلنڈ کالون کے
اور نیز بوجہ علو ہمتی خود مینو سپلٹیون کے یہ بڑی اصلاحات حفظان صحت کی
بڑے بڑے شہرون مین کیسی عمدگی کے ساتھ عمل مین آئی ہین ایسے کارخانونکی
علی قدر و قیمت کی مثال یہ موجود ہے کہ اِس صوبہ مین اسہال موت
بہت ہی کم ہوگی یہ سنکر مین بہت خوش ہوا کہ شہر آگرہ مین وبائی بیماریان
نہین پھیلی ہین کل سال مین صرف ایک موت ہیضہ سے ہوئی ہے اور ایک
چیچک سے اور جو موتین ایسی بیماریون سے ہوئی ہین جو بوجہ نہونے انتظام
حفظ صحت کے پیدا ہوتی ہین اُنکی تعداد دس سال کے اوسط سے بہت ہی
کم ہے اور جو موتین کہ کل امراض سے ہوئی ہین اُنکا اوسط غالباً بائیس فی ہزار
سے کم رہیگا اِس سے کم اوسط کبھی نہین رہا بلکہ گذشتہ دس سال کا اوسط

۵۲۸۵۳ رہا ہے میرے خیال مین آپ اِن بڑے نتائج کو اِس بات کے ثبوت
مین پیش کرنے کے مستحق ہین کہ جو کوشش آپ نے کی ہے وہ رائگان نہین گئی –
اب اے حضرات مجھکو مختصر طور پر اُس فقرے کا ذکر کرنے دیجیے جو جائزفخر کے
ساتھ آپ کے ایڈریس مین مشعر اِس بات کے درج ہے کہ باوجود اِس بات کے
کہ آپ کے شہر مین فساد کے اسباب موجود ہین لیکن آپ کا شہر اُن مذہبی نااتفاقیون
سے بری رہا ہے جنکی وجہ سے صوبۂ ہذا کے دیگر شہر بدنام ہو گئے ہین - اور یہ کہ حکام
ضلع کی سرپرستی مین دسہرہ کا تیوہار بہت رونق کے ساتھ ہوا اور سب لوگون مین
اتفاق رہا اِس معاملہ کا کچھ عرصہ سے ہمکو بہت خیال رہا ہے اور جو نفسانیت
کہ حال مین ہندو و مسلمانون کے درمیان مین بڑھ گئی ہے اور افسوسناک
جھگڑے ہوئے ہین اُسکو دیکھکر مجھکو بہت سخت افسوس ہوا ہے اِن فسادون
کے باعث جان و مال کا نقصان ہوا ہے بیحد تکالیف پہونچی ہین اور اِس
ملک کے باشندون کی بدنامی ہوئی ہے یہ خوشی کی بات ہے کہ آگرہ کا شہر
اِس بدنامی سے بری رہا ہے اور مین بخوشی تمام اِس مینوسپلٹی کے قائم مقامون
آگرہ شہر والون کی نیک چلنی پر مبارکباد دیتا ہون اِس موقع پر میرا ارادہ
نہین ہے کہ جو لوگ اِن فسادون مین شریک ہوئے اُنمین سے ہر ایک کا
علیحدہ علیحدہ قصور بتلانے کی کوشش کرون یہ عام مقولہ ہے کہ تالی دونون
ہاتھون سے بجتی ہے اور یہ بات ٹھیک ہے بلکہ کل شہادت سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ بعض جگہ اِن فسادون مین مسلمانون کا قصور تھا اور بعض جگہ
ہندوون کا فی الحقیقت ایسا کوئی معاملہ نہین ہوا کہ جسمین صرف ایک ہی
فریق کا قصور ہو لیکن جس فریق کا قصور ثابت ہوگا ہم مجرمونکو سزا دینے مین
اِس خیال سے نہین خوف کھائینگے کہ ہم پر طرفداری کرنے کا الزام لگایا جائیگا

آپ صاف صاف سُن لیجیے کہ گورنمنٹ ہند اب پھر اِن فسادون کا برپا ہوتا
کسی طرح روا نہ رکھیگی ہماری پالسی یہ ہے کہ کسی کی مطلق طرفداری نہ کیجاے
اور ایک سی آزادی دیجاے لیکن اِس آزادی کا یہ مطلب نہین ہے کہ امن
وامان مین خلل واقع ہو اور جرائم کا ارتکاب ہو اِس بات کو یاد رکھیے کہ ہندستان
کے کاروبار کی عنان کسی کے ہاتھ مین کیون نہو فساد اور جرم کے فرو کرنے مین
نہایت سختی اور بیخوفی سے کام لیا جائیگا - گورنمنٹ آف انڈیا کی جوابدہی
دُگنی ہے اول توکل رعایا، انگریز اور ہندوستانی کی جانب ہمارا فرض یہ ہے
کہ خلائق مین امن وامان رہے اور ملکہ معظمہ کی رعایا کی جان ومال مضرت
اور مداخلت سے محفوظ رکھی جاوین - دوسرا فرض ہمارا یہ ہے کہ دونون ہندو
مسلمانون کو اپنے اپنے مذہبی فرائض کے انجام دہی مین ایذا رسانی سے
محفوظ رکھین ہمارے قانون کے روسے مسلمان اس بات کے مستحق ہین کہ
جو رسم مسلمانون مین اُنکے بزرگون سے چلی آئی ہے اُسکو ادا کرین اِسی طرح سے
ہندوون کے لیے اِس بات کی حفاظت کردی گئی ہے کہ اُنکے ساتھ زیادتی
اور ہتک نہو اور اِسی غرض سے قانون مین اِس بات کی ممانعت ہے کہ مویشی
گذرگاہ عام مین یا اِس طریقہ سے ذبح کیے جائین کہ جس سے ہندوون کے
دلونکو سراسر دشمنی سے صدمہ پہونچایا جاے اب دونون فریق صاف صاف
سمجھ لین کہ اُنکے دنگا فساد کرنے سے ہم اِس انصافانہ اور معززپالسی سے ایک
انچھ بھر بھی نہ ہٹین گے - یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ قربانی یا کھانے کے لیے گاؤکشی
کبھی بند ہو جائیگی ہم دونون فریقون کے مذاہب کی یکسان حفاظت کرینگے
اور جو فعل بغرض ایذا دہی مذہب کسی فرقہ کے کیا جائیگا اُسکے پاداش مین
ازروے قانون سزا دینگے یہ بھی صاف صاف سمجھ لینا چاہیے کہ ہم یہ بات

روا نہ رکھین گے کہ امن و امان خلائق مین فتور آوے اور جس جگہ فساد ہوگا ہم اُسکو جبر کے ساتھ فرو کرنے مین نہ ڈرینگے اِس طریقہ سے کارروائی کرنے مین ہم صرف اُس اصول کا نفاذ کرینگے جسکو ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے کئی مرتبہ قبول کیا ہے اور جسکو ہمارے متواتر قوانین نے منظور کیا ہے۔

یہ بات بھی فراموش نہ کرنا چاہیے کہ ملکہ معظمہ کے فرمان مصدرہ ۱۸۵۸ء مین جسکو اس ملک کے لوگ معقول طور پر اپنی ملکی اور مذہبی آزادیون کا فرمان عظیم تصور کرتے ہین یہ تحریر ہے کہ کل سلطنت ہند مین کسی شخص کے ساتھ بلحاظ اُسکے مذہبی عقائد یا مراسم کے نہ کوئی رعایت نہ سختی نہ مداخلت کیجائیگی بلکہ سبکے لیے بلا رو رعایت قانونی حفاظت یکسان ہوگی۔ اور یہ بھی فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اِن بڑے اصولون کا عملی نفاذ ہمارے قوانین کے احکام مین موجود ہے جسکی رو سے بلا امتیاز مذہب کے وہ شخص جو معبد گاہونکو ناپاک کرین یا مذہبی مجمعون مین خلل انداز ہون یا وہ لوگ جو اپنے الفاظ یا افعال کے ذریعہ سے دیدہ دانستہ اپنے ہمسایون کے مذہبی خیالات کو صدمہ پہونچائین مستوجب سزاے سخت ہین۔ یہ بھی خیال نہ کرنا چاہیے کہ اِن حال کے فسادون کے باعث ہم باوجود اِن منظوریون کے دونون مین سے کسی فریق سے وہ استحقاق چھین لینگے جو اُنکو از روے قانون حاصل ہین یا یہ بات روا رکھین گے کہ جس جگہ ایک مذہب کے لوگون کی تعداد زیادہ ہے اُنکو دوسرے مذہب والون پر زیادتی کرنے دین جس شہر یا ضلع مین کسی ایک مذہب والون کی تعداد زیادہ ہے اُن لوگون کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اگر ایک جگہ اُنکی تعداد زیادہ ہے تو ایسے بھی مقام ہین جہان اُنکی تعداد کم اور اُنکے مخالفین کی تعداد زیادہ ہے اور یہ کہ کم تعداد والون کی

حفاظت کرنے مین دونون کا فائدہ ہے۔

ایک بات اور بھی کہنا چاہتا ہون مین نے آپ سے کہا ہے کہ گورنمنٹ کی پالسی یہ ہے کہ کسی کی طرفداری نکیجائے اور سبکو یکسان آزادی دی جاے چنانچہ آپ اس سے یہ خیال نکرین کہ ہم ان معاملون پر بے توجہی ظاہر کرتے ہین یہ بات ہرگز نہین ہے ہمکو خوب معلوم ہے کہ اس ملک کے لوگون کے مذہبی خیالات بہت قوی اور مستحکم ہین ہمکو یہ امر تسلیم ہے کہ اس ملک کے زیادہ تر باشندون کی نگاہ مین گاے ایک مقدس جانور ہے جسکی ایسی تعظیم اور محبت کیجاتی ہے کہ اُسکا بیان ہماری طاقت سے باہر ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہین کہ گاے کی پرستش نہ صرف مذہبی خیال سے ہوتی ہے بلکہ اس رتبہ کی وجہ سے جو کہ اس جانور کو ہندوستان کے سلسلۂ سیاست مدن مین حاصل ہے ہمنے کبھی اُن باتون کا ذکر نہین کیا ہے جو ہمکو ہندوون کے مذہب مین نامناسب یا ناموزون معلوم ہون ہم یہ بات تسلیم کرتے ہین کہ ملکۂ معظمہ کی ہندوستان کی رعایا مین سے بیس کرور آدمی اس مذہب کے معتقد ہین اور ہم اس بات کے لیے مستعد ہین کہ ایسا کوئی کام نکیا جائے جس سے اس مذہب پر مفت مین زیادتی ہوسکے ساتھ ہی ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ عقیدہ بھی کتنا پورا ہے جسکے باعث مسلمان حاجی اس ملک کے دور دراز کے حصون سے مکّہ کو جاتے ہین اور ایک مذہبی فرض ادا کرنے کی غرض سے صدہا طرح کی تکالیف اور مصیبتین برداشت کرتے ہین۔ اور جسکی روسے مسلمان اپنے مذہب کے طریقون پر بلا خوف جان ثابت قدم ہین۔ مین خوب سمجھ سکتا ہون کہ ایسے لوگون کے مذہبی خیالات جنکے عقائد ایسے قوی ہین کسی وقت ایسے ہو جائین کہ اُنکا قابو مین لانا مشکل ہو جائے لیکن یہ کام گورنمنٹ آف انڈیا کا ہے کہ ان خیالات کو دیدہ دانستہ صدمہ نہ پہنچے

اور آپ اِس بات پر بھروسہ رکھین کہ اِس فرض کی انجام دہی مین غفلت نہوگی قانون صاف ہے ہمارا فرض یہ ہے کہ قانون نافذ کرین آپ کا فرض یہ ہے کہ قانون کی پابندی کرین - لہذا مین اُن اصحاب سے درخواست کرتا ہون جنکا رتبہ ہندوستانیون مین اِس قابل ہے کہ اپنے ہمسایون پر اثر ڈال سکین اور یہ التجا کرتا ہون کہ اُن لوگون کے ذہن نشین جنکو کم واقفیت حاصل ہے یہ بات کردین کہ جو فسادات حال مین اِس صوبہ وغیرہ مین ہوے ہین وہ دلیل حماقت ہین اور اُنکا نتیجہ خراب ہوگا - اُن علامات کو دیکھکر مجھکو اطمینان ہوا ہے جنسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونون ہندو اور مسلمانون کے سربرآوردہ لوگ اس معاملہ کو معقول طور پر دیکھتے ہین اور اُس جوش کے فرو کرنے کی کوشش کر رہے ہین جو کہ اُبھرا ہوا ہے -

خاصکر مین ایڈیٹرون اور مالکان اخبار سے خواہ دیسی یا برٹش خواہ ہندو یا مسلمان یا انگریز سے یہ التجا کرتا ہون کہ اِن فسادون کی بابت راے لکھنے مین یا مطبوعہ بیان واقعات مین اعتدال اور حلم سے کام لین اخبارونکو خیال رکھنا چاہیے کہ اُنکے ہاتھ مین بھلائی یا بُرائی کرنے کا بڑا اختیار ہے اور جو آزادی کہ اُنکو اِس ملک مین حاصل ہے وہ سواے ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے اور کسی گورنمنٹ مین ہرگز حاصل نہوگی - اخبارون سے یہ بات طلب کرنا کچھ بڑی بات نہین ہے کہ جو آزادی اُنکو حاصل ہے اُسکا استعمال ہوشیاری اور اعتدال کے ساتھ کرین اور اس آزادی سے یہ کام لین کہ بُردباری کی صلاح دین اور مبالغہ اور جھوٹ کو بتادین اور فسادون کا انسداد کرادین اور جس جگہ نفاق ہو وہان از سر نو دوستی پیدا کرادین نہ کہ جاہل اور پر غضب لوگون مین اور فساد کا شعلہ بھڑکا دین جو لوگ اِس عقلمندی کے راستہ پر چلین گے وہ گورنمنٹ ہند کے ہاتھ سے عمدہ نتیجہ پاینگے

ضرور مستحق ہونگے کیونکہ گورنمنٹ کی خواہش یہ ہے کہ اِس ملک مین وہ
امن وامان رہے جسکے بدون سرسبزی حاصل ہونا غیر ممکن ہے اُن لوگون
کی شرارت کو ترا کہنے کے لیے میری زبان مین طاقت نہین ہے جنھون نے
کہ آپ سے یہ کہا ہے کہ گورنمنٹ ہند اِن فسادون کو اس غرض سے حوصلہ
دیتی ہے کہ دونون قومون کے باہم نفاق پیدا ہو جائے یہ بات محض لغو
اور جھوٹ ہے اور اِسکو خود وہ لوگ بھی باور نہین کرتے ہین جنھون نے
کہ یہ افواہ پھیلائی ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ اِس ملک مین اِس بات
کو کسی نے سچ نہین تسلیم کیا۔ لہذا اب مین مسلمانون سے یہ کہون گا کہ تم
اپنے مذہبی فرایض کے ادا کرنے مین اپنے ہندو ہم ملک بھائیون کی
طبیعت کا بھی خیال رکھو اپنے مذہبی فرایض کو ادا کرو لیکن تعظیم کے ساتھ
بلامداخلت اِسطور پر ادا کرو کہ تمھارے ہندو ہمسایون کا دل نہ دُکھے۔
اور ہندوون سے مین یہ کہونگا کہ اپنی سبھائین مویشیون کو ظلم سے محفوظ
رکھنے کے لیے ضرور بناؤ اور اِس بات مین خوب کوشش کرو کہ ان مویشیون
کے ساتھ رحمدلی کا برتاؤ کیا جائے اور جب بڈھے اور تھکے ماندے ہو جائین
تو اُنکی رکشا کیجائے۔ لیکن تمھاری سبھائین یہ کام نہ کرنے پائین کہ تمھارے
ہمسایون کو خوف دلائین اور تمھارے دیہات مین نااتفاقی باہمی کا
زہر پھیلائین۔ اور دونون ہندو اور مسلمانون سے مین یہ کہونگا کہ
اگر تم ہمارے کسی اہلکار کی طرفداری یا دیدہ دانستہ خلاف ورزی
قانون ہمارے نوٹس مین لاؤ گے تو ہماری عدالتون کی دیانتداری
اور اگزیکیٹو گورنمنٹ کی امداد پر اطمینان رکھو۔ جنٹلمین اب صرف یہ
باقی ہے کہ مین اُن دوستانہ الفاظ کا شکریہ ادا کرون جنہین آپ نے

ہم سے رخصت ہونے کا بیان کیا ہے اور آپ کو یقین دلاؤن کہ لیڈی لینسڈون جنکا ذکر آپ نے اپنے ایڈریس مین نہایت خوبی کے ساتھ کیا ہے اور ہم آپ کی دعاؤن کی تائید کرتے ہین اور دل سے امید کرتے ہین کہ زمانۂ آیندہ مین اِس شاہی شہر آگرہ کو بہت کامیابی اور سرسبزی حاصل ہو۔

نمبر ۱۴۷

اسپیچ بجواب ایڈریس خیر مقدم بمقام رنگون
۱۸- نومبر ۱۸۹۳ء

[آگرہ سے ۱۲- نومبر کو اسپیشل ٹرین مین روانہ ہوکر حضور وایسرا ے اور لیڈی لینسڈون صاحبہ مع اسٹاف کے ۱۴- تاریخ کو کلکتہ ہوکر گذرے اور شاہی دخانی جہاز مسمی وارن ہسٹنگس پر شام کے وقت بمقام ڈائمنڈ ہاربر سوار ہوے یہان جناب معتشم الیہ کے ساتھ لفٹنٹ جنرل ایچ بریکن بری صاحب فوجی ممبر کونسل اور کپتان جان ہیکٹ آر-این ڈائرکٹر رائل میرین شریک ہوے جہاز ۱۵- نومبر کی صبح کو ڈائمنڈ ہاربر سے روانہ ہوا اور تین روز بعد دریاے رنگون مین پہونچا وہان مسٹر فرائر چیف کمشنر برہما جناب معتشم الیہ سے ملے اٹھارہ تاریخ کو بوقت ۸ بجے صبح کے جناب معتشم الیہ کشتی سے اُترے اور کُل رنگون کے افسران ملکی اور فوجی نے جناب معتشم الیہ کا سرکاری استقبال کیا اس مقام کو بہت عمدہ آراستہ کیا گیا تھا اور اُسکے قریب ہی ایک شامیانہ تھا جسمین بہت سے لوگ جمع تھے جنھون نے رنگون کے باشندون کی جانب سے جناب معتشم الیہ کو ایک ایڈریس مبارکبادی کا پیش کیا یہ ایڈریس برہما کی ساخت کے ایک خوشنما نقرئی صندوقچہ مین بند تھا میجر ٹمپل پریسیڈنٹ میونسپلٹی نے ایڈریس پڑھا- اُسکے جواب مین جناب معتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا :-]

میجر ٹمپل و جنٹلمین- جن پُر جوش اور دوستانہ الفاظ مین آپ نے میرا رنگون مین خیر مقدم کیا ہے اُنکا بیحد ممنون ہون اور آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ رزوم

برھامین موجود ہونے کی وجہ سے مجھکو نہایت ہی خوشی حاصل ہوئی ہے میری
راے مین مجھکو آپ سے اس بات کی معذرت کرنا چاہیے کہ مین نے برھا آنے مین
اتنا توقف کیا حتی کہ اب ہندوستان سے روانہ ہونے کے وقت آیا ہون لیکن
میرے خیال مین آپکو یہ بات معلوم ہے کہ میری ہمیشہ سے اِس صوبہ کے دیکھنے کی
دلی خواہش رہی ہے اور حالانکہ مجھکو برھا کا دَورہ اب اخیر وقت مین نصیب ہوا
ہے لیکن یہ میری بدقسمتی تھی نہ کہ میرا قصور۔ دو سال گذرے کہ مین نے یہان
آنے کا ارادہ کیا تھا لیکن چونکہ اُسوقت یہان کے حالات موافق نہ تھے
اسلیے اُس زمانہ کے چیف کمشنر صاحب نے مجھکو یہ ارادہ ملتوی کرنے کی صلاح
دی آپکو یاد ہوگا کہ اُس زمانہ مین اِس صوبہ کے بہت سے حصون مین
قحط سالی کا اندیشہ تھا اور لوگون کے دلون پر تشویش تھی۔ چنانچہ یہ بات
مناسب نہ معلوم ہوئی کہ ایسے موقع پر جاکر لوگون کو اور زحمت اور پریشانی
دیجائے۔ کیونکہ وائسرائے کے آنے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ زحمت اور پریشانی
تو ضرور ہوتی ہے۔ چونکہ مین نے کچھ کیفیت اُس انتظام کی سُن لی ہے جو ہمارے
واسطے بیان کیا گیا تھا۔ لہذا مین سمجھتا ہون کہ میرا یہان ۱۹۰۱ء مین نہ آنا
بہت ٹھیک تھا لیکن خوشی کی بات ہے کہ آج کل اِس قسم کے اندیشے نہین
ہین جنسے ہمارے یہان آنے مین بے لطفی پیدا ہو۔ ملک سرسبز و شاداب ہے
اور اِسکی تجارت روز بروز تیزی کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے اور جیسا کہ آپ نے کہا
ہے اس صوبہ کی سرحد پر بھی عمدہ انتظام ہوگیا ہے اور اُن مفسد اور نامعلوم
حصون مین بھی جو صوبۂ ہذا کی سرحد سے ملے ہوے ہین روز بروز انتظام و
امن و امان ہوتا جاتا ہے۔ جنٹلمین۔ مین بھی آپ کی نقل کرونگا اور ایسے کسی
معاملہ کا اِس موقع پر ذکر نہ کرونگا جسکو کاروبار یا معاملات متنازعہ سے

تعلق ہو مجھکو معلوم ہے کہ چند ایسے معاملات ہین جنسے مختلف فرقون کو تعلق ہے اور جنکی بابت وہ غالباً مجھ سے میری مدت قیام مین مشورہ کرنا چاہتے ہونگے۔ لیکن جو کچھ کہ مجھکو ان معاملات کی نسبت کہنا ہے وہ کسی اور موقع مناسب پر کہونگا اِسوقت صرف اسبات پر اکتفا کرونگا کہ جس مہربانی کے ساتھ آپ ہم سے پیش آئے ہین اُسکا دلی شکریہ لیڈی لینسڈون کی اور اپنی جانب سے ادا کرون آپ کے خیر مقدم کو مین اول اِس بات کی علامت تصور کرتا ہون کہ حالانکہ ازروے جغرافیہ یہ صوبہ ہندوستان سے علٰحدہ ہے لیکن یہان کی مختلف اقوام جنکا ذکر آپ نے اپنے ایڈریس مین کیا ہے اور رعایاء ہندوستان کی طرح سے اپنے بادشاہ کی وفاداری مین اور اُس ذیشان سلطنت پر نازان ہونے مین جسکی جنابہ ملکہ معظمہ مالک ہین متفق ہین۔

الوداع

نمبر ۱۴۸

اسپیچ بتقریب جلسۂ دربار بمقام رنگون

۲۰- نومبر ۱۸۹۳ء

[۲۰- نومبر کو چار بجے شام کے حضور وائسرائے نے جدید عمارت رنگون کے ہال مین دیسی خطابات عطا کرنے اور میموریل لینے کی غرض سے ایک دربار منعقد فرمایا جسوقت جناب معظم الیہ رونق افروز ہوے چیف کمشنر اور اُنکے اعلیٰ افسرون نے استقبال کیا- جناب معظم الیہ مع جلوس کے ہال مین آئے جہان کہ تماشائیون کی تعداد کثیر جمع تھی اول مسٹر فرائر نے جناب معظم الیہ کی خدمت مین مسٹر فاکس معمار عمارت جدید کو پیش کیا اور یہ بیان کیا کہ یہ عمارت گورنمنٹ کے دفترون کے لیے بنائی گئی ہے اس عمارت کی تعمیر مین ابتک سات لاکھ اسّی ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہے یہ عمارت اٹلی کی جدید طرز پر بنائی گئی- حضور وائسرائے نے تقریر ذیل فرمائی-]

جو خوشی مجھکو اس جدید خوشنما عمارت کے دیکھنے سے ہوئی ہے جو کہ میرے خیال مین آج اول ہی مرتبہ پبلک کام کے لیے استعمال کی گئی ہے اُسکا اظہار کرنا چاہتا ہون اسمین شک نہین کہ یہ عمارت شہر رنگون کے لیے مثل ایک زیور کے ہے میرے خیال مین یہ امید رکھنا بھی درست ہے کہ اس عمارت کی وجہ سے صوبۂ ہذا کے سرکاری کام کی انجام دہی مین مزید آسایش ملیگی مین امید کرتا ہون کہ آپکی امید پوری ہو اور رفتہ رفتہ اس عمارت کے گرد اور بھی ایسے مکانات تعمیر ہون جو اس بڑے اور روز افزون صوبہ کی شان کے شایان ہون جو کامیابی کہ مسٹر فاکس نے حاصل کی ہے اسپر مسٹر موصوف کو دلی مبارکباد دیتا ہون اس کامیابی سے مسٹر فاکس کی شہرت بہت زیادہ بڑھیگی-

نمبر ۱۴۹

اسپیچ بجواب ایڈریس چند باشندگان رنگون درباب ٹیمپرنس

۲۰- نومبر ۱۸۹۳ء

[اول میموریل جو چند برہمی باشندگان رنگون نے پیش کیا تھا اُسکے جواب مین حضور وایسراے نے یون ارشاد فرمایا-]

جنٹلمین- جو استدعا آپ نے اپنے میموریل مین کی ہے اُسکو مین نے بغور سنا ہے اِس بات کے کہنے مین مجھکو کچھ تامل نہین کہ ہمارے درمیان اِس بات مین اختلاف نہین ہے کہ ٹیمپرنس بہت عمدہ چیز ہے اور اِس ملک کے لوگون کو بذریعۂ مسائل وتمثیل اُسکی تلقین کرنا درست ہے نشئی مسکرات اور عرفون کے استعمال میں اعتدال کام مین لانا آپ کے اور میرے دونون کے مذہب مین روا ہے اور جن مسایل گوتم کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ایسے عمدہ ہین کہ وہ دنیا کے ہر ایک مہذب ملک کے ضوابط اخلاق مین داخل ہو سکتے ہین- یہ سنکر مین خوش ہوا کہ جو تدابیر چند سال گذرے جب گانجہ کا استعمال محدود کرنے کی غرض سے کی گئی تھین اور جو تدابیر حال مین قواعد فروخت افیون مجریۂ صوبۂ ہذا کو قواعد مجریۂ اپر برھما سے متشابہ کرنے کے لیے کی گئی تھین اُنکو آپ پسند کرتے ہین- جدید قواعد بہت ہی سخت ہین اور اپنی طرف سے تو مین کہتا ہون کہ مجھکو انکے منظور کرنے مین بہت شک وشبہہ پیدا ہوا تھا یہ بات تو رفتہ رفتہ معلوم ہو گی کہ اِن قواعد کے عملدرآمد مین کامیابی ہو گی یا کیا- اور یہ کہ آیا ان قواعد کی تائید لوگ خود اسطرح کرینگے

کہ جس سے انہین ناکامیابی نہ حاصل ہو۔ مجھکو ہمیشہ سے اسبات کا پورا پورا خیال رہا ہے کہ اخلاق کی غرض سے لوگون کی ذاتی آزادی محدود کرنیمین خطرہ رہتا ہے۔ لیکن یہ بھی مین تسلیم کرتا ہون کہ بدون ایسی مداخلت کے کام بھی نہین چل سکتا اِس مداخلت کی حد قائم کرنے کا دارمدار مقامی حالات اور لوگون کی طبائع اور امکان نفاذ قانون پر ہے یا اگر قانون نافذ ہوسکے تو اِس بات پر ہے کہ اسطور پر نافذ ہو جسمین لوگون کو ظلم اور ایذا نہ پہونچے یہ بات تو تجربہ سے معلوم ہوگی کہ آیا جدید انتظام چلیگا یا نہ چلے گا اور یہ کہ آیا جن عمدہ نتایج کی امید ہے اُنپر وہ خرابیان غالب آجائینگی یا نہ آجائینگی جو مین نے بتائی ہین۔ مجھکو تو اِس بات پر ضرور تامل ہوگا کہ معاملہ فروخت شراب کو بھی اُسی طور سے فیصل کیا جائے جس طرح پر فروخت افیون کا معاملہ فیصل ہوا ہے یا اِس حصہ صوبۂ ہذا کے قانون شراب کو قانون اپر برما کے تشابہ کردیا جائے۔ آپکو اِس بات کے بتانے کی ضرورت نہین ہے کہ جو قاعدہ اپر برما مین جاری ہے وہ اُس پالسی کی بنیاد پر ہے جو اُس حصہ کے لیے قبل الحاق منظور کرلیگئی تھی برخلاف اسکے نشیبی برما مین بہت عرصہ سے برمی لوگون کی تجارت شراب کے بارہ مین کوئی خاص قیود نہین لگائے گئے ہین اگر اول ہی مرتبہ ایسے قیودات لگائے جائین تو نہایت سخت قوانین پولیس اور بہت ظالمانہ تحقیقاتی کارروائیان بھی ضرور جاری کرنی پڑین گی یہ بات مشتبہ ہے کہ جو احتیاط گورنمنٹ اپنے اختیار کے اندر کرسکیگی وہ اِس کام کے لیے کارآمد ہوگی یا نہ ہوگی غالباً یہ بات ہوگی کہ لوگ تنگ کیے جائینگے اور انتظام آبکاری کا صرفہ بہت بڑھیگا اور اِسپر بھی ٹیمپرنس والون کے معاملہ مین مناسب ترقی نہوگی۔ معمولی

احتیاط اس بات کی مانع ہے کہ مین ایسی تجویز کو بلا کامل تحقیقات اور غور کے منظور کرلون اسوقت آپ سے مین صرف یہ کہسکتا ہون کہ آپ کے میموریل پر غور کامل ہوگا اور غالباً اسکا قطعی فیصلہ مین نہ کرونگا لیکن مین نے یہ بات صرف قرین انصاف سمجھی کہ آپ سے صاف صاف معاملہ بیان کردون اور آپکو یہ سمجھادون کہ حالانکہ مین آپ کے منشاء کو تہ دل سے پسند کرتا ہون لیکن اس بات مین مجھکو بہت شک ہے کہ آپ کی راے سے اتفاق کرنا قرین مصلحت ہوگا۔

نمبر ۱۵۸

اسپیچ بجواب ایڈریس کرین باشندگان رنگون

۲۰- نومبر ۱۸۹۳ء

[بجواب ایڈریس کرین باشندگان رنگون حضور وایسرائے نے یون ارشاد فرمایا]

جنٹلمین جو خیرخواہانہ الفاظ آپ کے ایڈریس مین درج ہین اُنکا شکریہ ادا کرتا ہون بدریافت اِس امر کے مجھکو خوشی ہوئی کہ قوم کرین اپنے بچون کی تعلیم مین کوشش کر رہی ہے - جسوقت مین رنگون مین آیا تو ایک سڑک پر مین نے بہت سے کرین لڑکے جو میری راے مین یہان کے کسی بڑے مدرسے کے طالب علم تھے کھڑے ہوے دیکھے ان لوگون نے نہایت جوش کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا تھا مجھکو یقین ہے کہ جو حوصلہ لوکل گورنمنٹ آپ کے بچون کی تعلیم کو دے سکے وہ بہت ہی درست ہے یہ بات سُنکر بھی مین خوش ہوا کہ حال مین ایک پلٹن کے لیے آپ کی قوم کے لوگ ہی بھرتی کیے گئے ہین کرین لوگون کی سپاہانہ شجاعت مشہور ہے اور مجھکو اِسبات کی بہت خوشی ہے کہ آیندہ یہ لوگ بھی ہماری فوج مین ہمارے سپاہیون کے ساتھ ساتھ لڑینگے - مین امید کرتا ہون کہ آپ لوگ اپنے ہمسایون اور رفیقون سے کہدینگے کہ مجھکو آپ کے ایڈریس قبول کرنے مین بہت خوشی حاصل ہوئی -

نمبر ۱۵۱

اسپیچ بجواب میموریل بنگالی ہندو باشندگان رنگون

۲۰- نومبر ۱۸۹۳ء

جنٹلمین - آپ کا میموریل اس قسم کا ہے کہ بدون غور وفکر کیے قطعی جواب اسکا نہین دیا جا سکتا ہے آپ کی درخواست یہ ہے کہ جس اراضی پر حال مین آپ نے اپنا مندر بنایا ہے وہ آپکو معافی مین دیدیجائے اور اپنی درخواست کی تائید مین آپ نے یہ بیان پیش کیا ہے کہ گورنمنٹ نے اکثر قیمتی قطعات اراضی کے شہر رنگون مین اور مذہب کے لوگون کو معافی مین دیدیے ہین لیکن مجھکو یہ خبر ملی ہے کہ انمین سے بعض کو اُن اراضیات کی قیمت دینی پڑی ہے جنپر اُنکی مذہبی عمارت تعمیر ہوئی ہین یہ معاملہ تحقیقات کے قابل ہے علاوہ برین یہ معاملہ میری راے مین لوکل حکام سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ امپیریل گورنمنٹ سے میری دانست مین ابتک لوکل گورنمنٹ نے یہ خیال کیا ہے کہ آپ کی درخواست منظور کرنے کے لیے کافی وجوہات نہین ہین اس معاملہ کی تحقیقات ہوگی اور مین اس بات کا خیال رکھونگا کہ فیصلہ اور وہ وجوہات جنپر وہ فیصلہ مبنی ہوگا آپ کے پاس معقول عرصہ کے اندر بھیجدیے جائین -

نمبر ۱۵۲

اسپیچ بجواب میموریل چند برہمی باشندگان رنگون

۲۰- نومبر ۱۸۹۳ء

جنٹلمین- آپ کی یہ درخواست ہے کہ آپ کے مذہبی مکانات مین پانی کے نل لگادیے جائین لیکن آپ اُس محصول سے بری کیے جائین جو کہ اور لوگون کو دینا پڑتا ہے جنکے مکانون مین پانی کے نل ہین- مین جانتا ہون کہ آپ کی خانقاہین پہلے ہی سے عام پانی کے ٹکس سے بری ہین جو تمام مکانون پر لگتا ہے عام اس سے کہ کسی مکان مین نل ہو یا نہو- لہذا آپ عام نلون سے مفت پانی لے سکتے ہین میری راے مین یہ بہت بڑا فائدہ ہے اور مین امید کرتا ہون کہ آپکو یہ معلوم ہو جائیگا کہ جو پانی آپ کے واسطے مہیا کیا گیا ہے وہ اُس پانی سے بدرجہا مفید اور صحت بخش ہے جو علماے سابق مین چاہات اور تالابون سے نکلتا تھا- میرے خیال مین آپ کی یہ درخواست کہ آپ کی خانقاہون مین علٰحدہ نل مفت لگادیے جائین ایسی ہے کہ اسکو مینوسپلٹی نامنظور کرسکتی ہے اور نہ میری راے مین یہ بات مناسب ہے کہ گورنمنٹ مینوسپلٹی پر زور ڈالکر یہ رعایت منظور کرادے اول تو کسی اور مذہبی مکان کو پانی مفت نہین دیا جاتا ہے مثلاً آپ کے شہر کے ہندو اور مسلمان اُس پانی کا محصول دیتے ہین جو اُنکی مسجدون اور مندرون مین نل سے لیا جاتا ہے علاوہ برین آپکو معلوم ہے کہ پانی کا

مقدار محدود ہے پس اگر آپ کی خانقاہون مین بلا محصول پانی کے نل
لگا دیے جائین اور آپکی خانقاہون کی تعداد اِس شہر مین زیادہ ہے تو
آپکو اسمین بہت دقّت پیش آئیگی کہ اور لوگون کو اُن نلون سے پانی لینے
سے باز رکھین اور مینوسپلٹی کے لیے بھی یہ بات کچھ قرین انصاف نہوگی ۔
میرے خیال مین مینوسپلٹی نے آپ کی درخواست اسوجہ سے نامنظور کی کہ
چونکہ وہ رنگون کے ٹکس ادا کرنیوالون کی امانت دار ہے وہ اس معاملہ
کا تصفیہ اور کسی طرح پر نہین کر سکتی تھی ۔ مین امید کرتا ہون کہ اسوجہ
سے کہ مین نے آپکی امیدون کو حوصلہ نہین دیا ہے آپ یہ نہ خیال کرینگے
کہ مین آپ کے ساتھ ہمدردی نہین کرتا ہون ۔ مجھکو خوب معلوم ہے کہ ملک
برہما مین آپ کے بیراگیون نے معاملۂ تعلیم مین بہت بڑا کام کیا ہے اور
مین یہ بھی جانتا ہون کہ یہ کام اُنھون نے بلا معاوضہ کیا ہے اور یہ کہ
ان بیراگیون کے پاس کوئی خانگی ذریعہ آمدنی کا نہین ہے ۔ لیکن مین
امید کرتا ہون کہ آپ کے ہم مذہب لوگ کوئی اور ایسا انتظام کر دینگے
جسکے ذریعہ سے آپ کی خانقاہون کو مناسب اور معقول شرائط پر صاف
پانی مہیا ہو سکیگا ۔

نمبر ۱۵۳

اسپیچ بوقت افتتاح یادگار ملازمان سرکار متعینہ ملک برھما

۲۰- نومبر ۱۸۹۳ء

[دربار کے ختم ہونے کے بعد سب لوگ رسم افتتاح یادگار ملازمان صیغہ سول دیکھنے کو گئے یہ یادگار اُن لوگون کی یاد مین تعمیر ہوئی ہے جو ابتدا ار زمانہ الحاق صوبہ اپر برھما مین مارے گئے تھے یہ یادگار ایک فوارہ کی شکل مین بنائی گئی ہے مسٹر فرائر نے حضور والیسراے سے اس یادگار کے افتتاح فرمانے کی درخواست کی اُسکے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا]-

مسٹر فرائر- لیڈیز- اور جنٹلمین- مین بہت خوش ہون کہ آپکے ساتھ اُن بہادر آدمیون کی یادگار کی عزت کرنے مین شامل ہون جنکے نام کہ اس یادگار پر ثبت ہین گذشتہ پانچ سال مین میرا یہ کام رہا ہے کہ جو استقرار ہماری حکومت کو اس صوبہ مین بتدریج ہوا ہے اُسی پر عمل کرون اور جس ضبط اور استقلال کے ساتھ اس صوبہ کا انتظام ہوا ہے اور مفسد اور نامعلوم حصص ملحقہ کے فسادات فرو ہوے ہین اُنکو دیکھتا رہون- اگرچہ یہ پُر خطر اور مشکل کام کامیابی کے ساتھ انجام کو پہونچا ہے تو خاص کر انھین لوگون کے باعث پہونچا ہے جنکے کہ نامون کی یادگار ان تختیون پر قائم رہیگی- ان لوگون نے اپنی شہرت حالانکہ اُن عظیم لڑائیون مین شریک ہو کر نہین حاصل کی جنکی نسبت مورخ اور اخبار نہایت فصیح حالات

بیان کرتے ہین لیکن اُن چھوٹی چھوٹی لڑائیون مین حاصل کی تھی جو اپر برھما کے ابتداے زمانۂ الحاق مین اکثر ہوتی رہتی تھین - حالانکہ یہ لوگ ایسے میدان ہاے کارزار مین نہین مارے گئے جنکی یادگار تمام دنیا مین قائم رہتی ہے لیکن کسی قدر کم مشہور الآمعزز انجام دہی فرائض مین مارے گئے - اِس انجام دہی فرائض مین اُنکو ایسے ایسے خطرات کا سامنا کرنا پڑا جو میدان کارزار سے کچھ کم نہ تھے اور اسوجہ سے بھی اُنکے ملک کو اُنکی کچھ کم قدر نہ کرنی چاہیے کہ وہ نامعلوم دشمن کے ہتھیار سے یا اُس بیماری سے مرے جو بوجہ تکلیف اور خراب آب و ہوا جنگلات کے پیدا ہوتی ہین - اِس قسم کے آدمیون کی جو تعریف اُس بہادر سپاہی نے کی ہے جو آج کل افواج ہندوستان کا کمانڈر انچیف ہے اور جسکا نام اس صوبہ کی تاریخ کے ساتھ ہمیشہ یاد رہے گا اُس سے بڑھ کر سچّی اور ٹھیک تعریف اور کوئی نہین ہو سکتی گذشتہ موسم سرما مین سر جارج وہیٹ نے انگلستان مین اپنی برھما کی مہم کے تذکرہ مین یہ فرمایا تھا کہ ایسی اور کوئی مہم نہین ہوئی جسمین اِسقدر ابتدائی کام ادنیٰ افسرون کے سپرد کیا گیا ہو اور یہ بھی فرمایا کہ جو کام اُنکے سپرد کیا گیا اُسکو نہایت بہادری کے ساتھ انجام دیا اور یہ کہ یہ بات کہنا صحیح ہے کہ اپر برھما مین فتح رجمنٹل افسران و افسران ماتحت اور اُن لوگون کے ذریعہ سے ہوئی جنھون نے افسران مذکورۂ بالا پر اعتماد کیا تھا -

لیکن اِس دشوار کام مین کامیابی سپاہیون ہی کی وجہ سے نہین ہوئی برھما کمیشن سول پولیس اور وہ بہادر ملیٹری پولیس جسکی بہادری کی اِس موقع پر مین بخوشی داد دیتا ہون اور سول انجنیر صاحبان سب اِس فتحمندی مین شامل تھے اور سب نے بہادری سے کام کیا بہت سے موقعون پر اُن لوگون نے

جنھون نے فن سپہگری کبھی نہین سیکھا تھا نہایت بہادری کے کام کیے اور
ایسی ہی دلیری اور فرمانبرداری کی داد دی جیسی کہ اُنکے ساتھی ملازمان
فوج نے دی تھی مین اچھی طرح پر سمجھ سکتا ہون کہ اِس صوبہ کے محکمۂ سول کے
ملازمون کا یہ خواہش کرنا درست ہے کہ یہ یادگار اُن تینتیس ۳۳ بہادرون کی
یاد مین تعمیر کرایا جائے جنکے نام کہ اسپر لکھے ہین - ایک بات اور سنیے اِن نامون
مین انگریزون - ہندوستانیون - اور برہمیون کے نام ایک ہی جگہ لکھے ہین
اس سے نہایت افسوسناک اطمینان یہ حاصل ہوتا ہے کہ اِس موقع پر ہم
تینون قومون کے آدمیون کی ایک سی عزت کرسکتے ہین میری یہ دعا ہے
کہ عمدہ کام کرنے کی اِس قدردانی سے کُل برہما کی رعایاے جنابہ ملکہ معظمہ
کے دل مین بلا خیال قوم یا مذہب کے یہ ترغیب پیدا ہو کہ اُس سلطنت کے
کام مین زندگی بسر کرین اور اگر ضرورت ہو تو جان دے دین جسکا ایک جز
ہونے پر یہ صوبہ نازان ہے -

نمبر ۱۵۴

اسپیچ بجواب میموریل جلسۂ تجارت رنگون

۲۱- نومبر ۱۸۹۳ء

[۲۱- نومبر کو بوقت صبح حضور والیسراے کی خدمت مین ایک ڈیپوٹیشن منجانب جلسہ تجارت رنگون اور ایک ڈیپوٹیشن منجانب وکلاء رنگون حاضر ہوا مسٹر فرائر نے ممبران ڈیپوٹیشن کو حضور محتشم الیہ کی خدمت مین پیش کیا جلسہ تجارت کا ایڈریس مسٹر پینی کوئک چیرمین نے پڑھا اس ایڈریس مین درج تھا کہ اعلی عدالتون کے رفارم کی سخت ضرورت ہے اور اس رفارم کو گورنمنٹ آف انڈیا نے عملی طور پر تسلیم بھی کر لیا ہے۔ سائلان نے حال مین یہ درخواست کی تھی کہ جو مسودہ ۱۸۹۶ء مین مرتب ہوا تھا اُسپر غور کیا جائے اور بلحاظ حاجات موجودہ اُسکو درست کر لیا جائے لیکن جو شکل کہ مطلوبہ اصلاحات کو دیجائے اُسکا تصفیہ اُن لوگون سے کرایا جاے جو صوبۂ ہذا کے انتظام عدالت سے بخوبی واقف ہین۔ اب سائلون کی یہ درخواست ہے کہ موجودہ طریقہ ناقص اور ناکافی ہے اور اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔ اسکے بعد میموریل مین یہ درج تھا کہ سرکاری تعمیرات مثلاً سڑکون اور نہرون وغیرہ مین اور زیادہ روپیہ صرف کیا جاے کیونکہ اس صرفہ سے صوبہ ہذا کی آمدنی مین عمدہ ترقی ہو جائیگی۔ سائلون نے یہ بھی درخواست کی کہ جو درخواست اُنھون نے حال مین سرکاری طور پر بھیجی ہے یعنی یہ کہ گورنر جنرل کی لیجس لیٹیف کونسل مین برھما کا بھی ایک قائم مقام مقرر کیا جائے اُسپر حکم مناسب صادر فرمایا جاے میموریل کے آخر مین یہ درخواست تھی کہ صوبہ برھما مین بجاے چیف کمشنری کے لفٹنٹ گورنری قائم کیجائے اس سے ملک کو بہت ترقی ہوگی۔ حضور والیسراے نے جواب مین یون ارشاد فرمایا۔]

جنٹلمین۔ اول جس امر کا ذکر آپ نے مجھسے کیا ہے وہ یہ ہے کہ اعلی عدالتہائے صوبہ کی رفارم کیجائے مین بھی آپکی طرح سے اس اہم معاملہ پر تفصیل وار بحث نہ کرونگا رنگون کے وکلاء مجھکو ایک میموریل پیش کرنے والے ہین جسمین اس معاملہ کا کسیقدر بسیط ذکر اُس اعلی واقفیت کے ساتھ ہوگا جو وکیلون کو حاصل ہوتی ہے لہذا یہ بہتر ہوگا کہ مین آپکو اُس جواب کا حوالہ دون جو مجھکو اُن لوگون کے میموریل پر دینا پڑیگا تذکرۃً اسوقت یہ کہونگا کہ مین بھی آپکی یہ راے تسلیم کرتا ہون کہ موجودہ طریقہ مین بہت بڑے نقص ہین اور مجھکو آپکے ساتھ اس بات مین اتفاق ہے کہ اس طریقہ کی اصلاح اسقدر اور ایسے وقت پر ہونی چاہیے جو بنظر حالات صوبہ مذکور ہو سکے۔

دوسرا امر جسکا آپ نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس صوبہ مین سڑکون۔ نہرون اور تعمیرات آبپاشی مین زیادہ روپیہ صرف کیا جائے۔ آپ نے میری توجہ چند رقومات کے دلائی ہے جنکی وجہ سے آپکی دانست مین یہ بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے کہ جو روپیہ اب تک ان تعمیرات مین صرف ہوا ہے وہ بالکل ناکافی ہے۔ آپ نے اس امر کا خاصکر ذکر کیا ہے کہ سنہ ۹۲-۱۸۹۱ع مین جو صرفہ ان تعمیرات مین ہوا وہ اُس کل روپیہ سے جو جملہ اقسام کی تعمیرات مین پڑا بارہ فی صدی کم تھا۔

اب جنٹلمین۔ ایسے معاملات مین یہ بات ہمیشہ مناسب معلوم ہوتی ہے کہ جو رقومات لکھی جائین اُنکے اصل منشا کی بابت غلطی نہ ہونا چاہیے لہذا مجھکو اول یہ بتانا چاہیے کہ آپ نے کُل اخراجات تعمیر بابت سال سنہ ۹۲-۱۸۹۱ع مین جنکی تعداد آپ نے اکسٹھ لاکھ لکھی ہے تیئیس لاکھ کا وہ صرفہ بھی شامل کر دیا ہے جو ریلوے لائنون کے صرف کے لیے ہے اور یہ صرفہ اس قسم کا ہے کہ میرے راے مین اس قسم کے حسابات پھیلانے مین معمولی لاگت تعمیر سڑک و نہر وغیرہ سے علٰحدہ رکھنا چاہیے۔ علاوہ برین میری دانست مین اُس سات لاکھ روپیہ مین جو سنہ ۹۲-۱۸۹۱ع مین تعمیر وسائل مین آپکے

گھٹنے کے بموجب صرف پڑا ہے آپ نے سڑکون کا وہ صرفہ نہین شامل کیا ہے جو کل فنڈ
سے پڑا ہے اور جسکی تعداد مجھکو معلوم ہوئی ہے کہ ڈیڑہ لاکھ سے زیادہ تھی اگر ان باتون پر
غور کیا جائے تو آپکا بارہ فیصدی کا حساب تیئیس ۲۳ فیصدی ہو جائیگا یعنی بہ اوسط
فیصدی اور بھی زیادہ بڑہ جائیگا - جو رقومات کہ میرے پاس بھیجی گئی ہین اور جو
میری دانست مین بعد جانچ بھی درست رہینگی اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ الحاق کے
زمانے سے نشیبی برھما مین ایک ہزار دو سو پچاس میل سڑک پر ساڑھے ستاون لاکھ
روپیہ صرف پڑا ہے اور اپر برھما مین تین ہزار ایک سو پنتیس میل سڑک پر ۱۰۱ ۳/۴ لاکھ
روپیہ صرف ہوا ہے اور الحاق کے بعد تعمیرات وسائل و آبپاشی وغیرہ مین نشیبی
برھما مین کل ۵۷ ۱/۲ لاکھ اور اپر برھما مین ۱۱۳ ۱/۲ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے -
جملہ اقسام کی تعمیرات مین نشیبی برھما مین ۲۳۶ لاکھ اور اپر برھما مین ۲۳۸ لاکھ روپیہ
صرف ہوا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے حساب پھیلانے مین کل صوبہ کو ایک
خیال کرنا چاہیے اور اگر ایسا کیا جاے تو یہ بات ثابت کرنا پھر مشکل نہوگا کہ خاصکر
جب اپر برھما کا صرفہ تعمیرات جو شاہی صرفہ ہے شمار کیا جاے تو مجمل طور پر برھما کو
اس کام کے لیے کچھ تھوڑا روپیہ نہین دیا گیا نشیبی برھما کی یہ حالت ہے کہ اُسنے
گویا اپر برھما کے ساتھ شرکت کی ہے اور یہ بات ضرور ہے کہ اس شرکت مین جسکی
نشیبی صوبہ کو دلی خواہش تھی دونون کو نفع پہونچیگا شریک درجہ ادنی جسکی کہ
قلزاتی زراعتی اور تجارتی وسیع ذرائع کو ابھی تک ترقی نہین ہوئی ہے دوکان کی
دولت اور سرسبزی بہت بڑھائیگا لیکن بد انتظامی اور غفلت کے نتائج کا انتظام
تھوڑے سے عرصہ مین نہین ہوسکتا اور ابتداے زمانہ شرکت مین کوئی تعجب کی
بات نہین ہے اگر بزیادہ تر قدیم اور متمول جزو صوبہ کے جدید اور کم مایہ جزو سے ملنے
کے باعث زر بقایا کی تعداد گھٹجاوے - اگر آپ کل صوبہ کے اخراجات کو ملاحظہ کرین

تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ صرفہ تعمیرات علاوہ ریلوے و تعمیرات فوجی جو کہ سنہ ۱۸۸۰-۸۱ع
مین ۲۷-۳ لاکھ تھا سنہ ۱۹۱۱-۱۲ع مین ½ ۹۳ لاکھ ہو گیا ہے - یہ افزونی بہ نسبت افزونی
آمدنی کے زیادہ تیزی کے ساتھ ہوئی کیونکہ اسی عرصہ کے اندر آمدنی کی تعداد ۲۵۳ سے
۴۷۴ لاکھ ہو گئی ہے -

جنٹلمین - مین نے ان رقومات کا ذکر خاصکر اس غرض سے کیا ہے کہ
یہ بات ضروری ہے کہ انکی نسبت کوئی غلطی نہ ہونے پاوے اس سے میرا منشا
یہ نہین ہے کہ آپکے اس دعوی مین کلام کرون کہ ان کامون مین زیادہ روپیہ
صرف کرنے سے اس صوبہ کو زیادہ فائدہ پہونچیگا مجھکو خوب معلوم ہے کہ دونون
اپر اور نشیبی صوبہ مین ہزارون میل ریل بننے کی ابھی ضرورت ہے اور حالانکہ ہمنے
چار کرور روپیہ صرف کرکے چار سو میل ریل بنالی ہے اور جو ۳۰۰۰ میل تار بڑھایا ہے
وہ اسکے علاوہ ہے لیکن تب بھی مجھکو اس بات سے مطلق انکار نہین ہے کہ ابھی
بہت کچھ کرنے کو باقی ہے اور اس معاملہ مین آپکی ترقی تیزی کے ساتھ ہونا چاہیے
اور میرے خیال مین یہ بات برھما کی نسبت اور نیز اور صوبجات سلطنت ہند کی
نسبت ایک سی صحیح ہے کیونکہ ایسے حصہ ہندوستان مین کم ہین جہان
کسی نہ کسی صرفہ تعمیرات مین زیادہ روپیہ لگانے کی گنجایش نہو لیکن اصل حقیقت
یہ ہے کہ ان معاملات مین ہماری تیز رفتاری ہمارے ذرائع آمدنی کیوجہ سے محدود
ہے اور بوجوہات معلومہ یہ ذرائع چند سال سے کسیقدر کم ہو گئے ہین - خواہ وہ
اولو العزمیان جنکو وصلہ دینے کی ہمسے درخواست کیجاے کیسی ہی دلفریب اور
منفعت رسان ہون ہمکو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ ان کامون مین ہمکو
تیزی کے ساتھ صرفہ بڑھانے مین اور زیادہ سالانہ قرضہ لینا پڑیگا اور بوا دیدہ حالت موجودہ
کوئی ہوشیار منتظم مال بہ مزید قرضہ لینا پسند نہ کریگا - تعمیرات ریلوے کی بابت

مین یہ کہہ سکتا ہون کہ حالانکہ ہمکو یہ معلوم ہے کہ ہماری آمدنی محدود ہے لیکن پھر بھی ہمکو یہ فکر ہے کہ نجی طور پر ریلوے تعمیر کرنے والون کو حتی الوسع خوب حوصلہ دیا جاے اور ہم امید کرتے ہین کہ جو حوصلہ ہمنے حال مین دیا ہے اُس سے یہ ترغیب پیدا ہوگی کہ نجی طور پر کمپنیان شاخہاے ریل کی تعمیر مین دل لگائینگی۔ یہ بھی کہنا چاہیے کہ میری راے مین معاملہ کرنسی کے سطے کرنے کی نہایت ضروری وجہ ایک یہ بھی کہ مبادلہ کی متواتر تغیر پذیر حالت کے باعث لوگ ہندوستان مین تجارت مین نجی طور پر روپیہ نہین لگاتے تھے جیسی کہ ہمکو امید ہے اگر ہم نرخ مبادلہ کو ایک حالت پر قائم کرنے مین کامیاب ہوگئے تو مجھکو یقین ہے کہ آیندہ اس صوبہ کی دولت کی وجہ سے پرائیویٹ طور پر لوگ اس ملک کی تجارت مین روپیہ لگائینگے اور پھر یہ صوبہ شاہی امداد کا اتنا بھروسہ نہ کریگا جتنا کہ اب تک کرتا ہے۔

دوسری بات جسکا کہ آپ نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے گورنمنٹ آف انڈیا کی لیجسلیٹیف کونسل مین ایک ممبر برھما سے مقرر ہوا کرے اور آپ نے یہ صلاح دی ہے کہ آپکا جلسہ تجارت اپنی جانب سے ایک معتبر شخص اپنی جانب سے مقرر کیا کرے۔ آپکو معلوم ہے کہ وایسرا ے کی کونسل کے زائد ممبرون کی تعداد بہت محدود ہے لہذا آپکو اس بات کے بتانے کی ضرورت نہین ہے کہ جب یہ تعداد اتنی محدود ہے تو اسمین پورے طور سے یہ بات ناممکن ہے کہ ہر ایک حصہ سلطنت کے لوگ پورے طور سے ممبر مقرر ہو سکین فی الحال بوجوہات خاص کونسل کی حالت ایسی ہے کہ یہ بات غیر ممکن ہے کہ ہم اس صوبہ سے زاید ممبر مقرر کرین لیکن اس بات کا مین آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ آپکے دعاوی فراموش نہین کیے جائینگے اور اگر کوئی ایسا قانون وضع ہوا جسکو آپکے ملک سے تعلق ہو تو اس بات کا لحاظ رکھا جائیگا کہ اُسوقت ایک ایسا ممبر موجود ہو جو برہمی لوگون کا جائز قائممقام ہو اور یہ کہتا ہون کہ اگر کونسل مین

غیر سرکاری ممبر کی ضرورت ہوئی تو اسمین شک نہین کہ جلسہ تجار سعد نگون کی راے دریافت کرنے کی تدابیر کی جائینگی حالانکہ مین یہ وعدہ نہین کرسکتا کہ تقرری محض اُنکے ہی مشورہ سے ہوگی۔

جنٹلمین - آپنے اپنے اڈریس کے آخر مین یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس صوبہ مین بجاے چیف کمشنری کے لفٹنٹ گورنری کردیجائے مین آپکو ایک ایسا راز بتائے دیتا ہون جو میری دانست مین بہت سے لوگون کو معلوم ہے اور وہ یہ ہے کہ فی الواقع گورنمنٹ ہند نے بھی یہ تجویز کی تھی اور ایک وقت اِس بارہ مین سکرٹری آف اسٹیٹ سے سفارش کی تھی لیکن اُسکا کچھ نتیجہ نہ ہوا - یہ معاملہ منحصر بہ موقع و وقت ہے اور میرے خیال مین اِس بات مین کوئی معقول شک و شبہہ نہین ہے کہ آپکی درخواست دیر و زود منظور ہو جائیگی میرے خیال مین اگر آپ یہان کے سابق چیف کمشنر سر چارلس کراستھ ویٹ سے مشورہ لیتے جو کہ آجکل نہایت ناموری کے ساتھ ممالک مغربی شمالی کی لفٹنٹ گورنری کر رہے ہین تو وہ آپسے یہ کہدیتے کہ اس بات کی کوئی وجہ کافی نہین ہے کہ ان دونون گورنمنٹون کے افسر اعلی کے لقب مین فرق رکھا جائے لیکن یہ تبدیلی صرف قلم کی ایک کشش سے نہین ہوسکتی تھی برٹش پارلیمنٹ مین اول تو قانون وضع ہونا ضروری ہے اور پھر صرفہ بھی زائد پڑیگا یہ بات تو آپ سے کہنا فضول ہے کہ آجکل زائد صرفہ کا نام لینا بھی ایسا ہے کہ عمدہ سے عمدہ تجاویز کے آثار مین خطرہ واقع ہو اور جن لوگون کو کہ پارلیمنٹ کے حالات معلوم ہین وہ آپکو بتادینگے کہ سادہ سے سادہ اور راشد ضروری بل بھی پارلیمنٹ کے طوفان مین غائب ہو جاتے ہین لہذا مین اِس بارہ مین آپکو بہت زیادہ حوصلہ دینا پسند نہین کرتا ہون خصوصًا جبکہ مجھکو یہ امید نہین ہے کہ میرے عہد مین اِس معاملہ کا تصفیہ ہو جائیگا لیکن آپکے کام کا کوئی وقت ضرور آویگا اور مین امید کرتا ہون کہ یہ معاملہ جلد آپکی مرضی کے موافق طے ہوگا -

نمبر ۱۵۵

اسپیچ بجواب میموریل وکلاء رنگون

۲۱-نومبر ۱۹۰۳ء

[وکلاء رنگون کا ایڈریس سٹر اے-سی مین بیرسٹر ایٹ لا نے پڑھا یہ ایڈریس بہت طویل تھا اور اسمین یہ تحریر تھا کہ برھما کی موجودہ عدالتہاے اعلی کی حالت ناقابل اطمینان ہے اگر برھما کے لیے ایک ہائی کورٹ بنادیجائے تو جو پانچ عدالت یعنی اسپیشل کورٹ نشیبی برھما و ہائی کورٹ کلکتہ وعدالت جوڈیشل کمشنر نشیبی برھما وعدالت رکارڈر رنگون وعدالت جوڈیشنل کمشنر اپر برھما اب موجود ہین اُنکی حاجت نہ رہیگی جو حرابیان کہ اسپیشل کورٹ نشیبی برھما کی وجہ سے پیدا ہوتی ہین اُنکا بھی بیان تھا کیونکہ اِس عدالت مین رکارڈر رنگون اور جوڈیشنل کمشنر نشیبی برھما اجلاس کرتے ہین اور اپنے ہی فیصلون کی اپیل سنتے ہین-اب ایک ایسی ہائی کورٹ بنادیجائے جسمین پانچ جج ہون-منجملہ اُنکے تین ایسے بیرسٹر ہون جو پانچ سال سے وکالت کرتے ہین- علاوہ برین رنگون سلطنت ہند کا تیسرا تجارتی بندر ہے اور اسمین ایسی اقوام رہتی ہین جنکی بول چال اور رسم و رواج ہندوستانیون سے مختلف ہے جو صرفہ کہ ہائی کورٹ قائم کرنے مین پڑیگا اُسکے معاوضہ مین کورٹ فیس کی آمدنی زیادہ بڑھ جائیگی- آخر مین حضور ویسراے سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ اس درخواست پر بعد ملاحظہ کاغذات سرکاری حکم مناسب صادر فرمادین اور مطلوبہ رفارم کا بہت جلد حکم دین-جناب محتشم الیہ نے جواب مین یون ارشاد فرمایا-]

جنٹلمین- مین نے اُن صاف وجوہات کو جنکے باعث وکلاء رنگون نے

صوبہ ہذا کے موجودہ انتظام عدالت پر دوبارہ غور کرنا ضروری سمجھا ہے بغور سنا ہے
آپ نے میموریل کے آخر مین مجھسے یہ درخواست کی ہے کہ مین اُن کاغذات کو ملاحظہ
کرون جو اس معاملہ کی نسبت گذشتہ دس یا بارہ سال مین گورنمنٹ آف انڈیا
کی خدمت مین پیش کیے گئے ہین - اس صورت مین یہ ممکن تھا کہ مین آپکو یہ جواب
دیدیتا کہ اِن کاغذات پر مین خود جلد توجہ کرونگا اور اپنے جانشین کی توجہ دلاؤنگا
لیکن میرے خیال مین مجھپر یہ بات آپکی جانب فرض ہے کہ مین مختصر طور پر دو ایک
امور کا ذکر کرون - اول مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ میری بھی یہی رائے ہے کہ یہ بات
اصول کے خلاف ہے کہ عدالت اپیل کے جج اُن فیصلون کی اپیل سنین جو اُنھون نے
اپنے تنہا اجلاس مین کیے ہین آپ نے اس انتظام کو ناقص تبلایا ہے اور آپکو
یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی اِس انتظام کو چند مرتبہ
ایسا ہی کہا ہے - حالانکہ مین یہ اقرار کرتا ہون لیکن مجھکو اس بات کا پورا یقین
نہین ہے کہ آیا ہماری برٹش عدالتون کی مشابہت اس ملک مین کارآمد ہوسکتی تھی
یا کیا - بعض معاملات مین برہما کے حالات خاص قسم کے ہین کیونکہ ہمکو اول تو شہر
رنگون کی ضروریات کا انتظام کرنا پڑتا ہے اور یہ شہر بقول آپکے سلطنت ہند مین
تیسرا تجارتی بندرگاہ ہے اور ایک بڑے برّاعظم کی تجارت کا خاص راستہ ہے اس
شہر مین ہر قسم کے یورپین لوگ کثرت سے آباد ہین - ماسوا اِسکے ہمکو اُن دور دراز
حصص صوبہ مین بھی انتظام عدالت کرنا پڑتا ہے جنمین ہمارے یورپ مین دقیق الرقم
انتظام عدالت کا نفاذ غالبًا ناممکن ہے اور جہان سب سے زیادہ یہ بات ضروری ہے
کہ دیہاتی عدالتون کا انتظام کیا جائے اور جو قباحتین کہ لوکل قوانین کے باعث پیدا
ہوتی ہین اُنکا دفعیہ کیا جائے جن لوگون نے کہ سابق مین اِس معاملہ کی تحقیقات کی ہے
اُنکی مدنظر بھی یہی بات رہی ہے اور میری دانست مین اُنھون نے ایسی تجاویز کو ہمیشہ

ناپسند کیا ہے جس سے یہ نتیجہ پیدا ہو کہ جوڈیشل کمشنر کے اوپر زیادہ بار پڑے -
اور جوڈیشل کمشنر اپر برھما کے بارے مین تو اسبات کا ضروری خیال ہونا چاہیے
اس موقع پر یہ بھی کہتا ہون کہ میرے ہندوستان مین آنے کے تھوڑے ہی دنون پہلے
سر چارلس کراستھ ویٹ چیف کمشنر نے بعد غور کامل و بمشورہ قانونی ممبر کونسل
یہ فیصلہ کیا تھا کہ برھما مین چیف کورٹ کا قائم کرنا ملتوی رکھا جائے اور میرے
خیال مین اُنھون نے یہ فیصلہ کچھ تو اسوجہ سے کیا تھا کہ چیف کورٹ قائم کرنے مین
زائد صرفہ پڑیگا اور کچھ اس اعتراض کیوجہ سے کہ جوڈیشل کمشنر کے پاس اپیل کا
کام زیادہ ہوجانے کے باعث اُنکا کام خراب ہوگا - ان مباحثون کا یہ نتیجہ ہوا کہ
فروری ۱۸۸۹ع مین وہ مسودہ قانون پیش ہوا - جو مسودہ قانون عدالتہائے تقسیمی
برھما کے نام سے مشہور ہے - اس قانون کے رو سے رکارڈر کے کام مین تخفیف
ہوگئی اور یہ بھی ہوا کہ رکارڈر کے فیصلہ جات دیوانی کا اپیل کلکتہ مین ہوا کرے
بجائے اسکے کہ یہ اپیل صرف اُن حالتون مین ہو جب زر دعوی کی تعداد ایک
خاص ہوتی تھی - چنانچہ میری آمد کے وقت اس معاملہ کی یہ شکل تھی - اور آپ
غالبًا یہ سمجھ لینگے کہ مین نے اس معاملہ کو از سر نو طے کرنے کی ضرورت نہ سمجھی - اب
آپ نے گورنمنٹ ہند سے یہ درخواست کی ہے کہ آپکی تجویز پر از سر نو پھر غور کیا جائے
چنانچہ بلا اس بات کے کہ اس معاملہ کی نسبت پیشگوئی کردون کیونکہ اس فیصلہ کا
دار مدار میرے جانشین پر ہوگا - مین یہ کہسکتا ہون کہ آپکے دلائل پر نہایت
ادب کے ساتھ غور ہوگا اپنی جانب سے مین یہ کہسکتا ہون کہ اس صوبہ کے
روز افزون اور وسیع معاملات ایسے ہین کہ جنکے باعث اُس زمانے کی توقع
رکھنا بجا ہے جبکہ یہان ایک چیف کورٹ قائم ہو جائے میرے خیال مین اس
امر پر اختلاف رائے کی گنجائش نہین حالانکہ اُس ٹھیک وقت کے اوپر اختلاف

ہوسکتا ہے جبکہ یہ تبدیلی نافذ کیجائے - جبتک کہ یہ بات ثابت نہو کہ چیف کورٹ
کے لائق کافی کام اپیل کا موجود ہے ایسی عدالت کا قائم کرنا سراسر فضول ہے
مین نے سُنا ہے کہ سنہ ۱۸۸۹ع سے ابتک اسپیشل کورٹ مین جوڈیشل کمشنر کے
فیصلہ کا صرف ایک اپیل ہوا ہے اور کُل تعداد اُن اپیلون کی جو سنہ ۱۸۹۲ع مین
بناراضی فیصلہ سشن رکارڈر رنگون اسپیشل کورٹ مین ہوسے ہین صرف
پینتیس تھی اور یہ تعداد بھی تین سال سابق کے اوسط سے جو کہ صرف چوبیس
تھا بہت زیادہ تھی کُل تعداد اُن اپیلون کی جو کلکتہ مین کیے گئے ہین دو
سنہ ۱۸۸۹ع مین دو سنہ ۱۸۹۰ع مین نو سنہ ۱۸۹۱ع مین اور آٹھ سنہ ۱۸۹۲ع مین تھی -
جیسا کہ مین نے ابھی کہا ہے ہمکو یہ نکرنا چاہیے کہ بڑے بڑے شہرون کے فائدے
کی غرض سے کل صوبہ اور اندرونی شہرون کے حقوق زائل کردین - لیکن میرا یہ
خیال ہے کہ اگر یہ فیصلہ ہوا کہ آپکی درخواست یکبارگی نہ منظور کیگئی تو یہ بات ہمارے
قابو سے باہر ہوگی کہ اُن نقصون مین سے بعض کو رفع کردین جنپر آپ نے میری
توجہ دلائی ہے مین جانتا ہون کہ صاحب چیف کمشنر چند تجاویز پیش کرنا چاہتے ہین
اور ہم ان تجاویز سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرینگے وہ خاص نقص جسکا ذکر
آپنے اپنے میموریل کے فقرات سات و آٹھ مین کیا ہے یعنی یہ کہ جب اسپیشل کورٹ
کے ججون کی رائے مین اتفاق نہو تو اُس جج کی رائے قائم رکھی جاے جسنے کہ ابتدا
مین مقدمہ فیصل کیا ہو اور جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو - یہ ایسا نقص
ہے کہ بلا دقت بسیار رفع ہوسکتا ہے -

نمبر ۱۵۶

اسپیچ بجواب اڈریس بمقام مانڈلے

۲۳- نومبر ۱۸۹۳ء

[حضور وائسرائے مع مسٹر فرائر چیف کمشنر اور اسٹاف کے ۲۳- نومبر کو مانڈلے مین رونق افروز ہوئے - ریل کا اسٹیشن خوب آراستہ کیا گیا تھا اور حکام فوجی اور ملکی کا کثیر ہجوم تھا حضور وائسرائے کی خدمت مین ایک اڈریس بزبان برہمی پیش کیا گیا - مسٹر برن ڈپٹی کمشنر نے اُسکا انگریزی ترجمہ فرمایا جناب معظم الیہ نے جواب مین یون ارشاد فرمایا -]

جنٹلمین - صوبۂ برہما مین اور کسی مقام کے دیکھنے کا مجھکو اتنا زیادہ شوق نہ تھا جتنا کہ اِس شہر کو دیکھنے کا شوق تھا اور جس مہربانی کے ساتھ آپ نے میرا خیر مقدم کیا ہے اُس سے اِس بات کی مجھے اور بھی زیادہ خوشی ہے کہ اپنی مدت عہدہ کے ختم ہونے سے قبل یہان آسکا مجھکو بہت خوشی حاصل ہے کہ گذشتہ سات سال مین اِس صوبہ مین برٹش حکومت کا یہ اثر ہوا ہے کہ اہل برہما کی رعایا خیر خواہ اور شاکر ہو گئی ہے اور اُنکے دلمین وہ خیالات سما گئے ہین جنکا اظہار آپکے اڈریس مین ایسی فیاضی کے ساتھ ہوا ہے - ان خیالات سے آپکی یہ خواہش نہین پائی جاتی ہے کہ جو حالت آپکی بحیثیت رعایا جناب ملکہ معظمہ ہے اسمین تبدیلی واقع ہو بلکہ آپ اُن اخلاقی اور اصلی فوائد کا جو کہ جنابہ ممدوحہ کی عملداری مین حاصل ہوتے ہین اور بھی زیادہ حصہ پانے کی امید کرتے ہین آپ توسیع

ریلوے تعمیرات آبپاشی اور تدابیر اصلاح حالت شہر اور بہم رسانی آب و روشنی کو
پسند کرتے ہین اور آپ نے معاملہ تعلیم اور تدابیر خلائق دوستی کو بھی نہین
چھوڑا ہے جسکے ثبوت مین لیپر اسائلم (کوڑھی خانہ) موجود ہے اِن تمام معاملات
مین مجھکو آپکے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے ہمنے مو ویلی ریلوے کی بڑی لائن
کی توسیع کا کام برابر جاری رکھا ہے چوکہ اب وُنتھو تک پہونچ گئی ہے اور یہی
حال اِس لائن کی شاخ کتھا کا ہے وہ ضروری شاخ جو کنلون فیری کو جائیگی اتنی
بڑی ہے کہ مجھکو شبہہ ہے کہ آیا گورنمنٹ عنقریب اُسکے لیے روپیہ دیسکیگی - اگر یہ
لائن جس سے یونان اور شان اسٹیٹس کی تجارت جاری ہو جائیگی اور کسیوقت
بہت منافع حاصل ہوگا کوئی نجی کمپنی تعمیر کرانا پسند کرے تو مین بہت خوش ہون
فی الحال ہماری سرحد کی باہر کی تجارت نہایت ہی خفیف ہے اور جبتک کہ سرحد سے
ریلوے کی آمد و رفت مین اصلاح نہ پیدا ہو اس تجارت مین ترقی نہوگی - اپر برھما
مین بہت سی باتون کو ابھی ترقی نہین ہوئی ہے اور اس ترقی کے لیے یہ تین باتین
بہت ضروری ہین کہ اول تو آبادی مین افزونی ہو دویم وسائل آمد و رفت مین اصلاح
پیدا ہو اور تیسرے یہ کہ کافی روپیہ صرف کیا جاے - یہ امر قابل غور ہے کہ فی الحال کل
برھما مین کوئی ایسا ضلع نہین ہے جسکی آبادی اوسط آبادی ہندوستان کے برابر
ہو لیکن یہ آبادی کی قلت اسوجہ سے ہرگز نہین ہے کہ گذر اوقات نہو سکے - کیونکہ
یہ بات بالکل صحیح ہے کہ کل صوبہ مین ہزارہا ایکڑ زمین قابل زراعت افتادہ پڑی ہے
تعلیم کی بابت یہ امر قابل لحاظ ہے کہ پڑھے لکھے مردون کی تعداد برھما مین بہ نسبت
اور کسی صوبہ ہماری سلطنت کے بہت زیادہ ہے حال کی مردم شماری سے مردون کی
نصف تعداد پڑھی لکھی معلوم ہوتی ہے ہمارے اور کسی صوبہ مین اسکی برابر تعداد
نہین ہے کل برٹش انڈیا کا اوسط دس فیصدی سے کسیقدر زیادہ ہے مگر

اس صوبہ کا اوسط چھیالیس فیصدی ہے۔ پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ آپکو معاملات تعلیم مین دلچسپی ہو کیونکہ برٹش گورنمنٹ کو بہت زیادہ فکر اس بات کی ہے کہ تعلیم کو بہت زیادہ حوصلہ دیا جاے۔ شہر مانڈلے مین بہت سی اصلاحات ہو گئی ہین اور مین یہ سنکر خوش ہوا کہ شہر کی صفائی کے لیے ایک جدید اسکیم منظور ہوئی ہے اور بہم رسانی آب کی ایک جدید اسکیم زیر تصفیہ ہے۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ چند سال سے اس شہر کو بوجہ آتش زدگی سخت نقصان پہونچا ہے اس آتش زدگی سے بہت سی دلچسپ مذہبی عمارتین خراب ہو گئی ہین لیکن یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ ان آفات کیوجہ سے ایسی تدابیر بغرض اندفاع آتش زدگی کیگئی ہین جو نہایت کار آمد ہونگی اور اسی سلسلہ مین اُس فائر بریگیڈ کی تعریف کرتا ہون جو کہ بغرض فرو کرنے آتش زدگی بنایا گیا ہے۔ اب یہ باقی رہا ہے کہ جو استقبال اور خاطر تواضع آپ نے کی ہے اُسکا شکریہ اپنی اور لیڈی لینسڈون کی جانب سے کرون مجھکو یقین ہے کہ ہمکو اس صوبہ کا آنا بہت خوشی کے ساتھ یاد رہیگا اور اُسکے بعد بھی جبکہ ہمارا سرکاری تعلق سلطنت ہند سے علیحدہ ہو جائیگا ہم اس صوبہ کی ترقی اور بہبودی مین خوب دل لگائے رہینگے۔

نمبر ۱۵۷

اسپیچ بجواب میموریل چند باشندگان مانڈلے

۲۴- نومبر ۱۸۹۳ء

[جو دربار حضور وایسرائے نے تاریخ ۲۴- نومبر کو مانڈلے کے محل مین منعقد فرمایا تھا اُسمین منجانب چند باشندگان ایک میموریل پیش کیا گیا اُس میموریل کے جواب مین جناب ممدوح الیہ نے یون ارشاد فرمایا۔]

آپ نے اپنا میموریل چند روز ہوئے جب چیف کمشنر کے پاس بھیجا تھا اور اس عرصہ مین یہ بات غیر ممکن تھی کہ مین اُسکے اوپر وہ غور کرسکون جو آپ جیسی باوقعت جماعت کے عرض حال پر ہونا چاہیے - لہذا مین آج آپ سے صرف اپنے اُن خیالات کا ذکر کرونگا جو مختلف اُمور مندرجہ میموریل کے بارہ مین ہین - آپکی پہلی درخواست یہ ہے کہ مانڈلے کتھون اسٹیٹ ریلوے کا آخری کنارہ بجائے میوہانگ کے مانڈلے پر رکھا جائے آپکی اس درخواست پر غور کامل کیا جائیگا لیکن یہ بات تو یقینی طور پر مین کہہ سکتا ہون کہ دونون لائنون کے جنکشن کے لیے میوہانگ کا مقام اس خیال سے نہین منتخب کیا گیا ہے کہ مانڈلے سے تجارت دور ہوجائے بلکہ انجنیرون کی یہ خواہش ہوئی کہ بجائے ایک دوسری جدید لائن بنانے کے جو بالکل پہلی لائن کے مطابق ہے اور جسمین تمام شہر کی سڑکین کاٹنی پڑتین اور اِن سڑکون کے کاٹنے مین سڑکون کی آمد ورفت بند ہوجاتی اور صرفہ زیادہ پڑتا اور خطرہ رہتا - اُس موجودہ لائن کو کام مین لایا جائے جو میوہانگ اور مانڈلے کے درمیان مین چلتی ہے - جدید لائن کے

مسافرون کے اُترنے کا آخری اسٹیشن مانڈلے ہی رہیگا اور جو مال کہ مانڈلے کے لیے ہو اُسکی بلٹی مانڈلے ہی کو ڑائی جائیگی - جو مال کہ رنگون جانے کے لیے ہو گا وہ خواہ جنکشن مانڈلے ہی مین ہو رنگون کو بذریعہ بلٹی بھیجا جائیگا - میری راے مین اس بات کی نسبت یہ کہنا غلط فہمی ہے کہ مانڈلے سے تین میل آگے چھوٹے سے اسٹیشن پر ریل ختم کی ہے میری دانست مین صرف یہ بات تجویز کیگئی ہے کہ دونون لائنون کا جنکشن ایسے مقام پر ہو جہان کہ زیادہ سہولیت حاصل ہو اگر آیندہ ضرورت ہوئی تو میو ہانگ اور مانڈلے کے درمیان کی لائن ڈگنی کردیجائیگی لیکن بالفعل اسکی کچھ ضرورت نہین معلوم ہوتی مگر ان امور پر غور کرنے کو کافی وقت ملیگا اور آپ اِسبات کا اطمینان رکھین کہ آپ کے حقوق کا خیال رکھا جائیگا -

آپکی دوسری درخواست یہ ہے کہ مانڈلے کی مینونسپلٹی کے ممبر منتخب کیے جایا کرین - میری راے مین بحیثیت خود یہ تجویز معقول ہے مین جانتا ہون کہ عرصہ دو سال کا ہوا جب سر الیگزنڈر میکینزی نے ایسی ہی ایک تجویز پر غور کیا تھا لیکن اُنکی یہ راے ہوئی تھی کہ انتخاب کے طریقہ کے نفاذ کرنے کا زمانہ اُسوقت تک نہین آیا تھا - مین نے اس معاملہ کی نسبت صاحب چیف کمشنر حال سے بحث کی تھی اور اُنسے مجھکو معلوم ہوا کہ طریقہ انتخاب چند مینوسپل کمشنرون کے بارہ مین نافذ کرنے مین کوئی اعتراض نہوگا لیکن بخیال اُن قباحتون کے جو تشخیص مینوسپل ٹیکس کے بارہ مین عارض ہوتی ہین یہ بات مناسب ہوگی کہ پریسیڈنٹ کی تقرری لوکل گورنمنٹ کے ہاتھ مین رہے اور علی العموم ہمارے ہندوستان کی مینوسپلٹیون مین یہی طریقہ جاری ہے -

آپکی تیسری درخواست ایک ایسے معاملہ سے متعلق ہے جسپر بہت مباحثہ ہو چکا ہے

میری دانست مین نشیبی برہما مین طریقہ انفصال مقدمہ بذریعہ جوری صرف رنگون
اور مولمین کے لیے ہی منظور ہوا ہے اور اُسکا اپر برہما مین علی البعد الحاق جاری
کر دینا ایک فضول امر ہوتا آپکو معلوم ہے کہ ہندوستان مین بھی یہ طریقہ عام
طور پر جاری نہین ہے بلکہ اُن چند مقامات مین جاری ہے جنمین بہ نظر حالت باشندگان
اُسکا اجرا ممکن تھا - لیکن آپکی اس خواہش کو مین بخوبی سمجھ سکتا ہون کہ جن مقدمات
مین مقامی رسم و رواج کی بحث پیش ہوا نمین جج کو ایسے اشخاص سے مدد ملنا چاہیے
جو اس رسم و رواج سے واقف ہون - میرے خیال مین پہلے اس کام کے لیئے
اسیسرون کا مقرر کرنا کافی ہوگا اور دانائی بھی اس بات کی مقتضی ہے کہ طریقہ
جوری جاری کرنے سے پیشتر اسیسرون کے طریقہ کی آزمایش کیجاے لیکن یہ معاملہ
ایسا عظیم اور اہم ہے کہ اس موقع پر اسکا فیصلہ کرنا بالکل غیر ممکن ہے -
آپکی چوتھی درخواست یہ ہے کہ جب صاحب سول جج حال پنشن پر جاوین
تو اُنکے بجاے کسی لائق اور تجربہ کار سولین یا بیرسٹر یا ایڈووکیٹ کا تقرر کیا جاے -
مجھکو معلوم ہوا ہے کہ اس عہدہ کی ابتدائی تنخواہ فی الحال اسقدر نہین ہے کہ کوئی
اِس لیاقت کا آدمی جیسا کہ آپ چاہتے ہین اسکو پسند کرے - لیکن مین سمجھتا ہون
کہ موجودہ سول جج کا جانشین بہ نظر اُن باتون کے منتخب ہونا چاہیے جنکا ذکر آپ نے
کیا ہے - اور مجھکو یقین ہے کہ ان باتون پر لحاظ کیا جائیگا - مجھکو معلوم ہوا ہے کہ
جج صاحب حال کی جانشینی کے لیے جنکی کہ میعاد چند ماہ اور باقی ہے ابھی کوئی انتظام
نہین کیا گیا ہے -

نمبر ۱۵۸

اسپیچ بہ تقریب دربار بمقام مانڈلے

بتاریخ ۲۴- نومبر ۱۸۹۳ء

[حضور وائسرائے نے مانڈلے مین ایک دربار منعقد فرمایا- اس دربار مین تمام یورپین اور برھمی ملکی اور فوجی افسر موجود تھے جسوقت حضور محتشم الیہ دربار مین داخل ہوئے تو مسٹر فرائر آنریبل جنرل بریکن بری صاحب جوڈیشل کمشنر- صاحب کمشنر قسمت شمالی اور صاحب جنرل کمان افسر ضلع مانڈلے اور صاحب ڈپٹی کمشنر مانڈلے نے جناب محتشم الیہ کا استقبال کیا- دروازہ کے سامنے ولٹ شائر رجمنٹ کا ایک گارڈ آف آنر صف بستہ کھڑا تھا- اول صاحب چیف کمشنر نے حضور وائسرائے کیخدمت مین مسٹر وائٹ کمشنر قسمت شمالی کو پیش کیا اُنکو جناب محتشم الیہ نے تمغہ سی- آئی- ای کا عطا فرمایا بعد اسکے بہت سے دیسی اصحاب کو اعزاز عطیہ گورنمنٹ ہند عطا فرمائے پھر دیسی افسران رجمنٹ ہاے مانڈلے و ملٹری پولیس حضور محتشم کی خدمت مین پیش کیے گئے بعد ازان حضور ممدوح نے دربار سے یون خطاب فرمایا-]

جنٹلمین- مین اس دربار مین اس فرحت افزا موقع پر اتنے اصحاب باشندگان صوبہ اپر برھما سے ملکر نہایت ہی خوش ہوا- سات سال گذرے کہ میرے پیشرو لارڈ ڈفرن اس شہر مین آئے تھے اُس زمانے مین اپر برھما کو سلطنت ہند مین شامل ہوئے بہت ہی تھوڑا عرصہ ہوا تھا اور آپکے اور نیز اُن حکام کے خیالات جنکے سپرد کہ یہان کا انتظام تھا صرف اس کام مین معروف تھے کہ امن وامان ہو جائے اور اُن فسادات

کا انسداد ہو جائے جو اس ملک مین ہر جگہ پھیل رہے تھے اور اُن خرابیون کی اصلاح
ہو جائے جو کہ سالہا سال کی بد نظمی اور ظلم کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھین یہ کام نہایت ہی
دشوار تھا لیکن آپکو آفرین ہے کہ اُسکو کامیابی کے ساتھ انجام کو پہونچایا جرائم اور
فسادون کا انسداد بہت سختی کے ساتھ کیا گیا اور تمام رعایا کو اول سے یہ بات
معلوم ہو گئی ہے کہ حالانکہ ہمکو بدرجہ مجبوری بوجہ بد چلنی اُنکے سابق کے حکمرانون کے
مداخلت کرنی پڑی لیکن ہمکو برھمی لوگون سے کوئی لڑائی نہین ہے بلکہ اسکے برخلاف
ہماری بہت بڑی خواہش یہ تھی کہ ان لوگون کو ترقی اور وہ سرسبزی حاصل ہو جو کہ
سالہا سال سے نشیبی صوبہ کے رہنے والون کو حاصل ہوئی ہے تجربہ سے اُن لوگون کو
یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہمارے عہد مین اُنکو بے انتہا برکات امن امان اور خوش انتظامی
کے حاصل ہوے ہین اور ہمنے اُنکے طریقون مین کبھی تنگ کرنے کی غرض سے مداخلت
نہین کی اُن لوگون نے دیکھا ہے کہ جو تجارت کو ہمارے قبضہ کرنے کے بعد فروغ ہوا ہے
اُس سے ہر ایک کو فائدہ پہونچا ہے خواہ انگریزی تاجر ہو یا برھمی دونون کو یکسان
فائدہ پہونچا ہے۔ اُنھون نے یہ بھی دیکھا ہے کہ حتی الوسع ہماری یہ خواہش ہے
کہ اس ملک کے باشندون کو سرکاری ملازمت مین داخل کرین۔ اور بہت سے
اُنکے ملک والے فی الحال ہماری ملازمت مین موجود ہین۔ جو تدابیر کہ حال مین
کی گئی ہین یا بہ منظوری گورنمنٹ ہند زیر تجویز لوکل گورنمنٹ ہین اُنمین سے
خاصکر اس بات کا ذکر کرونگا کہ ہماری یہ تجویز ہے کہ بجاے موجودہ تغیر پذیر مالگزاری
کی ایک مقررہ تعداد معین کر دیجاے اور کاشتون کا صحیح کاغذ مرتب کیا جاے۔
چنانچہ اس کام مین بہت ترقی ہو چکی ہے اضلاع کیا کسی اور مانڈلے کا بندوبست
ختم ہو چکا ہے اور اضلاع سیگینگ و مینبو کے بندوبست مین بہت کام ہو چکا ہے
مین اُن تدابیر کا بھی ذکر کرونگا جو اُس قحط کے دفعیہ کے لیے کیگئی ہین جس سے

دو برس گذرے کہ اس حصہ صوبہ کو خدشہ تھا - مجھکو امید ہے کہ آبپاشی کی تعمیرات جو کہ تکمیل پا چکی ہین یا جو اب شروع ہونے کو ہین اُنکے ذریعہ سے تھوڑے ہی عرصہ مین لوگون کو سخت قحط سالی سے پناہ ملجائیگی ان تعمیرات مین سب سے زیادہ ضروری وہ اسکیم ہے جسکے ذریعہ سے نہر مڈا بہ کو وسعت دیگئی ہے اس سے شہر مانڈلے اور کل ضلع کو بہت فائدہ پہونچیگا - دیگر اسکیمون پر مثلاً تعمیر نہر مئو ویلی جس سے خشکی کے اضلاع شیلیو - اور ای یو کی آبپاشی ہوگی ابھی غور ہو رہا ہے اور میری راے مین انکا کچھ نہ کچھ جز تو ضرور تعمیر ہو گا -

کیا س کی نہرین جاری کر دیگئی ہین اور انمین مزید اصلاحات کیجائینگی - مین نے ان مفید کامون کا ذکر اس بات کی ثابت کرنے کے لیے کیا ہے کہ گورنمنٹ اُن لوگون کے آرام و آسائش مین کتنا دل لگاتی ہے جو کہ بعد الحاق کے اُسکی حفاظت مین آئے ہین - خوشی کی بات ہے کہ اپر برھما مین جرائم شنیعہ کا ارتکاب اتنا کم ہو گیا ہے کہ فی الواقع بمقابلہ لشیبی برھما کے کم ہے تمام بڑے بڑے جتھے ڈاکوون کے جو کہ الحاق کے زمانے مین اور نیز ابتدائے زمانہ ہماری حکومت مین صوبۂ ہذا مین لوٹ مار کرتے تھے ٹوٹ گئے ہین -

نمبر ۱۵۹

اسپیچ بجواب ایڈریس برھمی باشندگان بمقام بھامو

یکم دسمبر ۱۸۹۳ء

[حضور والیسرائے ۳۰ نومبر کو بھامو مین رونق افروز ہوئے اور دوسرے روز صبح کے وقت صاحب چیف کمشنر کی کشتی پر ایک دربار منعقد فرمایا جسمین بھامو کے کل افسران فوجی اور ملکی موجود تھے برھمی باشندگان بھامو نے ایک ایڈریس پیش کیا اُسکے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا -]

جنٹلمین - اول تو مین اُس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہون جسکے ساتھ آپ نے میرا خیر مقدم کیا ہے یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مین ہی پہلا والیسرائے ہون جسکو بھامو مین آنا نصیب ہوا ہے - آپکی زبان سے یہ بات سُنکر مین بہت خوش ہوا کہ یہان کے باشندے بھی اُتنے ہی خیر خواہ اور وفادار ہین جیسے کہ دیگر حصص صوبہ ہذا کے باشندے ہین - مجھکو معلوم ہوا کہ آپ اس بات سے بہت خوش ہین کہ اُن مفسد گروہون کا انتظام ہوگیا جنکی کہ لوٹ مار سے یہان کی ترقی مسدود تھی - اس خوش انتظامی سے مجھکو یقین ہے کہ سرحدی تجارت کو بہت فروغ ہوگا اور آپکے شہر کی تجارت کو بھی بہت سرسبزی حاصل ہوگی - آپ نے کہا ہے کہ جو سڑک بھامو اور نامکن کے درمیان واقع ہے اُسکی اصلاح بہت ضروری ہے چنانچہ بخوشی آپکو یہ بتاتا ہون کہ اس سڑک کی تعمیر اور پرداخت شروع ہوگئی ہے اور گورنمنٹ اسکی قیمت بطور ایک تجارتی راستے کے خوب جانتی ہے اور اسکو درست رکھنے کی کوشش کرتی رہیگی

یہ بھی آپکو خوشی کے ساتھ بتائے دیتا ہون کہ دریاے ایراودی اور موگونگ
مین کشتی پر سفر کرنے کے طریقہ کی سال گذشتہ مین اصلاح کیگئی تھی اور اس سال بھی
کیجائیگی - اس معاملہ کی ضرورت بھی تسلیم کر لی گئی ہے اور اسکا ہمیشہ خیال رہیگا آپنے
یہ امید ظاہر کی ہے کہ متھ کھنا اور موگونگ کو عنقریب ریل نکال دیجائیگی -
اس بارہ مین یہ عرض ہے کہ تعمیر ریلوے مین حتی المقدور بہت جلدی کیجاتی ہے
اور اسمین شک نہین کہ عنقریب یہ لائن ایرا ایراودی پر کسی مناسب مقام تک
تعمیر ہو جائیگی آپکی اس خواہش کا تذکرہ کہ شہر بھامو کی سڑکون مین اصلاح
کر دیجائے مین نے صاحب چیف کمشنر سے کر دیا ہے اس اصلاح کی ضرورت
تسلیم کیجاتی ہے اور اسکا بندوبست کرنے کی کوشش کیجائیگی - آپکے میموریل مین اس
اہم معاملہ کا ذکر ہے کہ جو مزدور بار برداری کے لیے بیگار مین پکڑے جاتے ہین
اُسکا انتظام ہو جانا چاہیے مین آپکے ساتھ اتفاق کرتا ہون کہ بہ استثنا ان حالتون
کے جب اشد ضرورت ہو مزدورونکا بیگار مین پکڑنا غیر مناسب ہے بیگار سے صرف
اُسی وقت کام لینا چاہیے جب اور کوئی انتظام نہو سکے - اس بات کے باور کرنے کی
کافی وجہ موجود ہے کہ جو سختی اس گرد نواح کے باشندون پر سابق مین ہوتی تھی
وہ اب نہین ہوتی اور مین اب امید کرتا ہون کہ جب براہ دریا آمدورفت کا انتظام
ہو جائیگا اور ریل نکلجائیگی تو بیگار کی ضرورت نہ رہیگی اس معاملہ پر لوکل حکام
غور کامل کرینگے -

آپکی دوسری درخواست یہ ہے کہ جنگلات کا محصول بہت سخت ہے اسمین تخفیف
ہونی چاہیے اور جو لکڑی کہ مذہبی مکانون کے لیے لیجاوے اُسکا محصول معاف
ہونا چاہیے - چنانچہ اس باب مین مین نے ایک خاص رپورٹ طلب کی ہے مین
جانتا ہون کہ قوانین جنگلات مین اس بات کی اجازت تو اول ہی سے موجود ہے کہ

جو لکڑی مذہبی اور دیگر اغراض کے لیے لیجائے اُسپر محصول نہ لگایا جاے — بشرطیکہ یہ لکڑی کسی مالگزاری کے اسٹیشنون سے ہوکر نہ گذرے گورنمنٹ آف انڈیا کا یہ منشا نہیں ہے کہ سواے اُس لکڑی کے جو تجارت کے لیے لیجائے اور کسی لکڑی پر محصول لگے لوکل گورنمنٹ کو ہدایت کیجائیگی کہ اس منشار کی تعمیل کرادے آپکے میموریل کے آخر مین یہ درخواست ہے کہ اُن مکانات پر جنپر محصول تتھہ میدا لگ چکا ہے محصول اراضی نہ لگایا جاے مین جانتا ہون کہ ایرپرھما مین ایسا کوئی محصول نہین لیا جاتا جسکو ٹھیک طور پر محصول اراضی کہا جائے۔ لیکن سرکاری اراضی کا کرایہ وصول کیا جاتا ہے جو اراضی سرکاری نہین ہے اُسکی بابت گورنمنٹ کو نہ تو کرایہ دیا جاتا ہے نہ مالگزاری۔ لیکن محصول تتھہ میدا ہرایک شخص سے جو بوجوہات خاص بری نہ کیا گیا ہو وصول کیا جاتا ہے اور جو شخص کہ سرکاری اراضی مین رہتے ہین اُنکو علاوہ کرایہ کے محصول تتھہ میدا بھی اداکرنا پڑتا ہے یعنی جو شخص کہ سرکاری اراضی مین رہتا ہے اُسکو مثل اُس شخص کے جو غیرسرکاری اراضی مین رہتا ہے اور مالکان اراضی کو کرایہ دیتا ہے اور گورنمنٹ کو تتھہ میدا۔ کرایہ اور محصول دونون اداکرنے پڑتے ہین۔ مین نے سُنا ہے کہ یہ طریقہ برانی عملداری سے چلا آیا ہے لہذا میری راے مین یہ بات میرے امکان سے باہر ہے کہ لوکل گورنمنٹ سے اُس نقصان مالگزاری کے برداشت کرنے کے لیے کہدون جو بوجہ اس بات کے عارض ہوگا کہ تمام اشخاص جو سرکاری اراضی مین رہتے ہین محصول تتھہ میدا سے بری کردیے جائین۔ مجھکو آپ لوگون سے ملکر بہت خوشی حاصل ہوئی اور مین اِس حصہ ایرپرھما کی بہبودی اور سرسبزی کی دعا مانگتا ہون

نمبر ۱۶۰
اسپیچ بجواب میموریل چینی باشندگان بھامو
یکم دسمبر ۱۸۹۳ع

اسکے بعد چینی لوگون کا ایک ڈیپوٹیشن حضور وایسرے کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایک میموریل مشعر شکایات وحاجات چینی باشندگان بھامو پیش کیا۔ اس میموریل کا جواب جناب محتشم الیہ نے مندرجہ ذیل دیا۔ ایک ترجمان جناب محتشم الیہ کے جواب کے ہر ایک فقرہ کا ترجمہ سناتا جاتا تھا۔

مین شہر بھامو کے چینی تاجرون سے ملکر بہت خوش ہوا اور میری راے مین یہ بات بہت مناسب اور ضروری ہے کہ یہ لوگ میرے روبرو اُن معاملات کی بابت جنسے انکو خاص تعلق ہے گفتگو کرنے کے لیے حاضر ہوے مین ہر ایک امر مندرجہ میموریل بہ بخوشی گفتگو کرتا۔ لیکن یہ میموریل میرے پاس ابھی آیا ہے یعنی جبکہ مین مقام سین بو سے واپس آیا ہون اس سے پیشتر مین نے اسکا برھمی زبان مین ترجمہ دیکھا تھا لیکن مین دیکھتا ہون کہ پورے میموریل مین بہت سے امور ایسے ہین جو برھمی ترجمہ مین نہین درج تھے لہذا مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ کل امور مندرجہ میموریل کا پورا جواب بذریعہ تحریر ان اصحاب کے پاس بھیجدونگا اور اسوقت انسے بہ کچھ تھوڑی سی باتین اس غرض سے کرونگا کہ انکو آگاہ کردون کہ مجھکو انکے ساتھ پوری ہمدردی ہے اور میری خواہش یہ ہے کہ انکی شکایتون کی تحقیقات کامل ہو۔

انھون نے اپنے میموریل مین یہ لکھا ہے کہ برٹش افسران انکے ساتھ ہمدردی نہین

ظاہر کرتے ہین اور یہ کہ انکے اور ہمارے مابین ایک حد فاصل واقع ہے خصوصاً
انھون نے یہ کہا ہے کہ برٹش گورنمنٹ چینی تاجرون کی حقارت کرتی ہے اور افسر لوگ
انکو تحقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہین بحیثیت اعلی افسر برٹش گورنمنٹ مین اُنسے یہ کہتا ہون
کہ اُنکا یہ خیال غلط ہے کہ ہم چینی لوگون کی حقارت کرتے ہین یا ہم انکے ساتھ بہ عمدگی
پیش آنے مین دریغ کرتے ہین بلکہ دو وجوہات ایسے ہین جنکے باعث برٹش گورنمنٹ
چینی تاجرون کے ساتھ عمدہ اور انصافانہ برتاؤ کرنے کی خواہشمند ہے ـ اول بات
یہ ہے کہ یہ لوگ ایک عظیم قوم مین سے ہین یعنی چینی قوم اس قوم کے ساتھ برٹش
گورنمنٹ کے دوستانہ تعلقات ہین اور ہمارے دونون کے درمیان کوئی ناراضگی
نہین ہے ـ علاوہ برین برٹش گورنمنٹ یہ بات جانتی ہے کہ چینی تاجر لوگ بہت
محنتی اور نفع رسان فرقہ ہین اور انکو جو وصلہ دیاجاے وہ بجا ہے کیونکہ ان لوگون نے
تجارت کو ترقی دیکر پبلک کا بڑا بھاری کام کیا ہے ـ لہذا مین ان لوگون سے درخواست
کرتا ہون کہ اپنے دلون سے یہ خیال نکال دین کہ ہم انپر ظلم کرنا چاہتے ہین یا ہم
مین انکے ساتھ سوائے نہایت ایماندارانہ اور انصافانہ برتاؤ کے اور کوئی برتاؤ کیا
چاہتے ہین ـ ان لوگون نے اپنے میموریل مین اس بات کی شکایت کی ہے کہ انمین
سے بعض کے ساتھ پولس نے خراب برتاؤ کیا ہے اس معاملہ کی نسبت یہ ہے کہ
اگر انکے ساتھ پولس نے سختی کے ساتھ برتاؤ کیا ہے تو انکی شکایتون کی کماحقہ تحقیقات
کیجائیگی ـ اور جس شخص کو ایذا پہونچی ہے اُسکی دادرسی کیجائیگی اگر یہ لوگ برہما مین
آکر بودوباش کرینگے تو بہرحال انکو اور غیر ملک والون کی طرح قانون ملک کی پابندی
کرنی پڑیگی لیکن نہ تو ان لوگون کے ساتھ اور نہ کسی اور غیر ملک کے باشندون کے ساتھ
برٹش گورنمنٹ کی یہ خواہش ہے کہ پولس یا حکام انپر سختی کرین ـ جس طریقہ سے کہ
محصول تحتہ میدا وصول کیا جاتا ہے اُسکے متعلق ان لوگون نے خاص

درخواست کی ہے میری دانست مین ان لوگون کی یہ درخواست ہے کہ محصول
تہہ میدا بحساب مکانات لگایا جائے نہ بحساب خاندانون کے از روے
قانون موجودہ محصول تہہ میدا خاندانون پر لگایا گیا ہے نہ کہ مکانون پر اور اب قانون
تبدیل کرنے مین بہت وقت ہوگی - کیونکہ اگر یہ ٹیکس مکانون پر لگایا گیا تو یہ بات
ضرور ہے کہ بہت سے خاندان اس ٹیکس سے بالکل بچ جاینگے - لیکن افسران
مال کو یہ ہدایت کر دیگئی ہے کہ قانون کا نفاذ اس طور پر نہ کرین کہ اُن خاندانون
کو کئی حصون مین تقسیم کرین جنکی تقسیم اسطح پر نہ ہونا چاہیے - میری دانست
مین سائلون نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ شرکاء اور رشتہ دار اور ملازم جو ایک ہی
مکان مین رہتے ہین اُنپر علحدہ علحدہ محصول نہ لگایا جاوے - لیکن قاعدہ کی
روسے جو عزیز و اقارب اور ملازمان کہ کسی خاندان کے بزرگ کی آمدنی سے پرورش
پاتے ہین وہ اُسی خاندان کا جزو سمجھے جاینگے لہذا اُنپر علحدہ ٹیکس نہ لگیگا - میرے
خیال مین یہ لوگ یہی انتظام کرانا چاہتے ہین علاوہ برین جو شرکا کہ علحدہ وسیلہ
گذر اوقات کا رکھتے ہین وہ علحدہ خاندان شمار کیے جاتے ہین اور اُنپر علحدہ
ٹکس لگتا ہے - مین اس معاملہ کی تحقیقات کراؤنگا لیکن میری راے مین یہ انتظام
بہت درست اور معقول ہے - ان لوگون نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ چینی
تاجرون کو ملک چین سے شراب منگانے کی اجازت دیدیجاوے اس بات کے
سننے سے یہ لوگ خوش ہونگے کہ حال مین اور ملکون سے شراب منگانے کے بارہ مین
قانون مین ترمیم کیگئی ہے اور اس بات کی ممانعت نہین ہے کہ براہ خشکی سلطنت
ہند مین چین کی شراب منگائی جاوے بشرطیکہ معمولی محصول ادا کیا جاوے - لہذا
اگر یہ لوگ بہ پابندی معمولی قواعد اپنے یونان کی شراب برہما مین منگانا چاہتے
ہین تو میری دانست مین اس بات کی کوئی وجہ نہین ہے کہ آیندہ سے یہ لوگ

شراب کیون نہ منگائیں۔

ان لوگون نے اپنے میموریل مین اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان لوگون کے مندرون مین ایسے لوگ نہ جایا کرین جنکے جانے کا حکم نہین ہے۔ جہانتک مجھکو معلوم ہے لوکل حکام کے روبرو اس قسم کی کوئی شکایت پیش نہین کیگئی ہے لیکن یہ لوگ اس بات کا اطمینان رکھین کہ اگر ہمارا کوئی شخص اُنکے مذہبی مکانات کو ناپاک کریگا تو جو شخص اس جرم کا مرتکب ہوگا اُسکو نہایت سخت سزا دیجائیگی ہندوستان کے قانون کے بموجب ہر ایک شخص کو جو کسی مذہبی مکان کو ناپاک کرے یا کوئی ایسا فعل بھی کرے جس سے اُسکے ہمسایون کے مذہبی خیالات کو صدمہ پہونچے اُسکو سخت سزا دیجاتی ہے اور اسی قانون کا نفاذ ضرور اُن لوگون کے ساتھ ہوگا جو چینی لوگون کے مذہبی مکانات مین ایسے جرائم کا ارتکاب کرینگے۔ پیداوار جنگلات یعنی لکڑی اور بانس کے استعمال کی نسبت ان لوگون نے غالبًا وہ جواب سُنا ہوگا جو مین نے ابھی برہمی لوگون کے ڈیپوٹیشن کو دیا ہے لہذا اُسکے دُہرانے کی کچھ ضرورت نہین ہے اگر اس بات کی نسبت کوئی شکایت ہے کہ بھامو الگزاری کا اسٹیشن ہے لہذا جو لکڑی یہان سے ہوکر گذریگی اُسپر محصول لگیگا تو ہم اس معاملہ پر غور کرائینگے اور اگر اس شکایت کی کچھ بنیاد ہوئی تو یہ شکایت رفع کردیجائیگی۔ مین خیال کرتا ہون کہ جو معاملات آپ نے میرے روبرو پیش کیے تھے مین اُن سب کا پورا جواب دیچکا اب صرف یہ اور کہنا چاہتا ہون کہ گورنمنٹ جنابہ ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ چینیون کے ساتھ کل معاملات مین نہایت فیاضانہ اور ایماندارانہ طور پر برتاؤ کیا جاسے اس حصہ سلطنت مین چینی ہمارے بڑے نزدیک ہمسایہ ہین لہذا ہمکو اس بات کی دل سے فکر ہے کہ انکے ساتھ ہمارے تعلقات ہمیشہ نہایت دوستانہ رہین میرے خیال مین آپ اس بات کو تسلیم کرینگے کہ جو عمدہ برتاؤ

آپکے ہموطنون کے ساتھ سلطنت ہندوستان مین کیا گیا ہے وہ اور کسی غیر ملک مین نہین کیا گیا ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ آجکل برٹش گورنمنٹ اور چین کے مابین ایک نہایت ضروری معاملہ کی نسبت گفتگو ہو رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ برہما اور یونان کے درمیان حد بندی کر دیجاے۔ مجھکو قوی امید ہے کہ اس گفتگو کا ایسا نتیجہ نکلیگا جو فریقین کے لیے باعث عزت ہو اور مجھکو یقین ہے کہ انتظام امن و امان اور اندفاع فساد و جرائم مین جو سرحدی اضلاع مین چین کی جانب واقع ہوتے ہین ہماری گورنمنٹ کے افسرون کو چین کے افسرون سے دلی امداد ملیگی۔

نمبر ۱۶۱

اسپیچ بجواب اڈریس کچین سرداران بہامو

یکم دسمبر ۱۸۹۳ء

اسکے بعد بہاموکے سرداران کچین حضور والیسراے کی خدمت مین آئے اور اُنمین سے ہر ایک پیش کیا گیا - لعدازان جب یہ لوگ بیٹھ گئے تب جناب معتشم الیہ نے اُنسے یون خطاب کیا
جناب معتشم الیہ کی اسپیچ کا ترجمہ اُنکو بعد مین بزبان کچین سُنادیا گیا تھا -

مین اس موقع پر بہامو آکر اور راستے سرداران کچین پہاڑی سے ملکر بہت خوش ہوا آپکے آج یہان موجود ہونے کو مین اس بات کی علامت سمجھتا ہون کہ آپ اُس گورنمنٹ کے خیرخواہ ہین جسکے سایۂ عاطفت مین آپ رہتے ہین اور آپکو اُسکی خوش نیتی پر بھروسہ ہے مین خاصکر اس بات سے خوش ہون کہ آپکے ہی ملک کی سرحد پر میری اُن سرداران کچین سے ملاقات ہوئی جنھون نے کہ برٹش گورنمنٹ کا خاص کام کیا ہے - یہ بات سُنکر مجھکو خوشی ہوئی کہ اُن پہاڑی مقامات مین جو ہماری عملداری کے اندر آگئے ہین امن وامان کا ڈنکا بج رہا ہے اور حکام کی اطاعت کیجاتی ہے - آجکل پہاڑیون کا راستہ مسافرون کے لیے بہ نسبت سابق کے زیادہ تر پُرحفاظت ہے اور ان اضلاع کے دور دراز کی سرحدون کے فرقے اور دہقان اپنے تنازعے تصفیہ کے لیے گورنمنٹ کے افسرون کے پاس لیجاتے ہین - اب یہ بات جان لیجیے کہ گورنمنٹ ہند کی خواہش یہ نہین ہے کہ آپکے خانگی معاملات مین مداخلت کرے لیکن جس جگہ ہماری عملداری جاوے وہان جرائم اور فساد فرو ہوجانا چاہیے - کاروانون اور قافلون پر حملے ہونے چاہیین نہ میدانون کے دیہات مین ڈکیتی یا لوٹ مار ہونے پاوے

اُن افسرون کے جو آپکے اوپر مقرر کیے گئے ہین جائز حکم کا کبھی تعرض نکیا جاوے
چنانچہ ان معاملون کی بابت آپکے دلون مین کچھ شک باقی نہوگا - آپکو معلوم ہے
کہ اُن لوگون کو جنھون نے فساد اور لوٹ مار کی تھی سابق مین کتنی سخت سزا
ملی ہے اور اس بات کا بھی یقین رکھیے کہ ایسے جرائم کی پاداش مین آیندہ
بھی ایسی ہی سخت سزا دیجائیگی لیکن آپ یہ خیال نہ کرین کہ برٹش گورنمنٹ
آپسے دوستی نہین رکھتی ہے یا آپکے ملک چھین لینے کی خواہشمند ہے - ہماری
یہ خواہش نہین ہے کہ چھین لوگون کو دق کرین یا اُنکو پہاڑیون سے نکالدین
یا اُنپر ظلم کرین بلکہ برخلاف اسکے جبتک کہ اُن جائز احکام کی تعمیل ہوتی رہیگی
جو آپکو دیے جاوین - آپ بہ نسبت سابق کے اپنے جائز حقوق پر زیادہ حفاظت
کے ساتھ قابض رہینگے - آپ امن و امان کے ساتھ اپنی پہاڑیون مین کاشت
کر سکینگے اور آپ بلا روک ٹوک تجارت کی غرض سے شہرون اور موضعون مین
آوینگے اور اپنے روزمرہ کی ضروریات خرید کرینگے - اور اگر آپکی خوشی ہو تو آپ
میدانون مین بودوباش کرنے کے لیے آسکینگے اور وہان آپکو زراعت کے لیے اراضی دیجائیگی
خواہ آپ رعایت مذکورۂ بالا سے مستفید ہون یا اپنی پہاڑیون ہی مین بودوباش رکھین
آپکے موروثی رسم و رواج مین غیر ضروری مداخلت نہ کیجائیگی نہ آپ پر غیر ضروری قید لگائی جاویگی
اور جو حکومت آپکے سردارون کی اپنے اپنے فرقون پر ہے اُسکو تسلیم کیا جائیگا - مین اُمید
کرتا ہون کہ جو امن و امان آجکل ان پہاڑیون مین ہے اُسمین خلل نہ واقع ہوگا اور میری
یہ خواہش ہے کہ جب آپ اپنے دیہات کو واپس جاوین تو اپنے فرقون کے آدمیون سے
جو کچھ مین نے کہا ہے کہدین اور اُنکو اس بات کا یقین دلادین کہ برٹش گورنمنٹ کی
خاص آرزو یہ ہے کہ چھین لوگ شاکر اور خوشحال رہین -

نمبر ۱۶۲

اسپیچ جلسۂ لیجس لیٹف کونسل مسودۂ قانون عدالتہاے خفیفہ

۲۴-جنوری ۱۸۹۶ء

[جو جلسہ لیجس لیٹف کونسل کا گورنمنٹ ہوس مین بتاریخ ۴-جنوری ۱۸۹۶ء منعقد ہوا تھا اسمین سر الیگزنڈر ملر نے بوقت تحریک اِس امر کے کہ بل بغرض ترمیم ایکٹ عدالتہاے خفیفہ پریسیڈنسی مصدرہ ۱۸۸۲ء ایک کمیٹی منتخب کے سپرد کیا جاے اُن مختلف آراے کی نسبت ایک طولانی تقریر کی جو دربارۂ بل مذکور ظاہر کی گئی ہین - سر الیگزنڈر کی تقریر ختم ہونے کے بعد ہز اکسلنسی پریسیڈنٹ نے یون فرمایا-]

آنریبل ممبر قانونی نے اِس تحریک کی تائید مین بہت سی دلائل پیش کی ہین جو نہایت ہی اصطلاحی اور اگر آنکو ناگوار نگذرے تو یہ بھی کہدون کہ تکراری قسم کی ہین - اِس بات کا کہنا مین اپنے آنریبل ساتھیون کے اور اپنے اوپر فرض سمجھتا ہون کہ آنریبل قانونی ممبر کے اِس بیان کو بمنزلۂ اظہار اُس راے کے تصور کرنا چاہیے جو وہ خود اس معاملہ کی نسبت رکھتے ہین نہ کہ گورنمنٹ ہند کی اسمین کوئی ذمہ داری آتی ہو - اِس معاملہ کا تصفیہ کرنے مین کمیٹی منتخب صریحاً بالکل آزاد ہوگی - مین نے یہ بات اسواسطے کہدی ہے کہ کوئی غلط فہمی کسی قسم کی نہونے پاوے -

نمبر ۱۶۳

اسپیچ بجواب ایڈریس سنٹرل ایسوسی ایشن اسلامیہ

۲۲-جنوری ۱۸۹۴ء

[سنٹرل نیشنل ایسوسی ایشن اور اسکی بہت سی ہندوستان کی شاخون کی جانب سے ایک ڈپوٹیشن جسمین قریب ساٹھ مسلمان اصحاب کے شریک تھے بتاریخ ۲۲-جنوری بمقام گورنمنٹ ہوس حضور وایسراے کی خدمت مین ایک ایڈریس الوداعی پیش کرنے کے لیے حاضر ہوا- ڈپوٹیشن کے بہت سے ممبر دور دراز کے مقامات سے حضور محتشم الیہ کی ملازمت کے لیے حاضر ہوے تھے-شاہزادہ فرخ شاہ نے جو ڈپوٹیشن کے سرگردہ تھے ایڈریس پڑھا- ذیل مین اُس ایڈریس کے انتخابات درج کیے جاتے ہین-

"حضور انور کی ذات والا صفات مین ہندوستان کا ایک ایسا صاحب فراست اور ہمدرد حکمران موجود تھا جسکو ہمیشہ یہ فکر رہی کہ جائز اغراض اور حوصلے تمام اقوام رعایاے ہندوستان کے یکسان ترقی پاوین اور اسکی سب سے اعلی مثال یہ موجود ہے کہ آپ نے پہلے پہل ہماری قوم کے ایک ممبر کو کلکتہ کی عدالت العالیہ ہائی کورٹ کا جج مقرر فرمایا اور جسوقت کہ مذہبی تعصبات کے باعث ہندوستان کے ہندو اور مسلمانون کے درمیان نفاق پیدا ہوا تو اُسوقت حضور انور نے نہایت مستقل مزاجی کا برتاؤ فرمایا باستثنا رچند چھوٹی چھوٹی لڑائیون کے جو ملک کی سرحد پر ہوئین حضور انور کے عہد حکومت مین بہت عرصہ تک امن وامان رہا جس سے حضور انور اپنی توجہ ایسے کامون کی جانب مایل فرماسکے جنسے ملک کی عام ترقی متصور ہو اور اُن کامون کی نسبت

یہ پیش گوئی بآسانی ہوسکتی ہے کہ اِس ملک کی بیشمار رعایا کے لیے اِن کامون سے
دوامی فوائد پیدا ہونگے۔ لیکن ان سب سے بڑھکر وہ نامی انتظامی رفارم ہوئی ہے
جو حضور انور کے نام نامی کے ساتھ ہمیشہ یادرہیگی اور جسکو ہمیشہ اِس ملک کے لوگ
مشکوری کے ساتھ یاد کیا کرینگے۔ وہ رفارم یہ ہے کہ حضور انور نے وسیع تر انتخاب کی
بنیاد پر لیجس لیٹف کونسلون کو وسعت دی ہے۔ حالانکہ ابھی تک اس رفارم سے
صرف ایک ہی قوم فائدہ اُٹھارہی ہے مگر ہم امید کرتے ہین کہ رفتہ رفتہ کونسلون مین
ہماری قوم کے آدمیون کا بھی واجبی انتخاب ہونے لگیگا۔ آخر مین ہم اُس معاملہ کا ذکر
کرتے ہین جو حضور انور کے عہد دولت کے معاملات مین افضل ترین ہوا ہے اور جسکی
پولیٹکل اہمیت کی نسبت مبالغہ کرنا غیر ممکن ہے اور جو حضور انور کی دور بین تدبیر سلطنت
کا ایک دوامی یادگار قائم رہیگا۔ ہمارا یہ یقین ظاہر کرنا بجا ہے کہ جو زیادہ تر دوستانہ
تعلقات بذریعہ سفارت ڈیورنڈ گورنمنٹ ہند اور والی افغانستان کے مابین قائم
ہوگئے ہین اُنکے باعث یہ خوف تو بہت دنون کے لیے رفع ہوگیا کہ کوئی غیر ملک والا
سلطنت ہند پر شمالی مغربی سرحد سے حملہ کریگا۔ جناب محتشم الیہ نے اسکے جواب مین
یون ارشاد فرمایا:]

جنٹلمین۔ مین جانتا ہون کہ اِس ڈیپوٹیشن نے مجھسے صرف منجانب
سنٹرل نیشنل جلسۂ اسلامیہ ہی خطاب نہین کیا ہے بلکہ اُن بے شمار لوکل شاخون
کی جانب سے بھی خطاب کیا ہے جو تمام ہندوستان کے مسلمانون کی قائم مقام
ہین۔ اس قوم کی تعداد ۵۰ ملین کس ہے۔ سوا ے جناب ملکہ معظمہ کے اور کوئی
ایسا یورپین یا ایشیائی حکمران نہین ہے جسکی رعایا مین اتنی کثیر تعداد مسلمانون
کی ہو۔ لہذا مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ جو اظہار راے آپ کی جیسی جماعت
کی جانب سے ہو اُسکی اہمیت اور عظمت سے مین بخوبی واقف ہون۔ بدریافت

اس بات کے مین خوش ہوا کہ مین آپ کی دوستی ساتھ لیجاؤنگا اور آپ مجھکو اس بات کی شاباش دیتے ہین کہ مین نے اپنے فرایض انصاف اور عدل کے ساتھ انجام دینے کی کوشش کی ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ مین نے اس بات کے تسلیم کرنے مین کبھی دریغ نہین کیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان برٹش گورنمنٹ کے خیرخواہ اور وفادار دوست ہین اور نہ مین نے کبھی اس بات مین کوتاہی کی کہ اس ملک کی ملازمت سرکار مین مسلمانون کو اپنا واجبی حصہ ملجاوے۔ ہائی کورٹ کی ججی کے لیے ایک ایسے مسلمان صاحب کی سفارش کر کے جنکا رتبہ وکلا مین اس ترقی کا مستحق تھا مین مسلمانونکی اس خواہش کے پورے کرنے مین نہایت ہی خوش ہوا۔ یہ سنکر مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ ان مسلمان صاحب نے اپنی لیاقت سے اپنا انتخاب بخوبی واجب ٹھہرایا ہے۔

جو ذکر آپ نے گورنمنٹ کے اس زمانہ کے برتاؤ کا کیا ہے جبکہ حال مین ہندوستان مین کئی مقامات پر ہندو مسلمانون کے درمیان افسوسناک فسادات ہوے تھے اسکو سنکر مجھکو اطمینان ہوا۔ اسمین شک نہین کہ گورنمنٹ ہند ہمیشہ قانون نافذ کرنے کے لیے اور اسکو استحکام دینے کے لیے اگر استحکام دینے کی ضرورت پڑے آمادہ رہیگی لیکن میرے خیال مین ایسے مواقع پر زیادہ تر مناسب یہ بات ہوتی ہے کہ صرف قانون پر ہی نہین بلکہ معقول پسند اور بردبار آدمیون کے اثر پر بھی بھروسہ کیا جاے۔ مین امید کرتا ہون کہ یہ اثر دونون جانب ڈالا جائیگا۔ اور اسمین شک نہین کہ آپ کی ایسوسی ایشن اپنا اثر دانائی اور باہمی بردباری کیجانب ڈالیگی۔

جنٹلمین۔ جو کہ آپ نے جدید لیجسلیٹو کونسلون کا نظم ونسق اور وہ کوشش

منظور فرمائی ہے جو اِن کونسلون مین وسیع تر طریقہ انتخاب جاری کرنے کے واسطے کی گئی ہے اُس سے مجکو بہت اطمینان ہوا۔ آپکو معلوم ہے کہ مین نے اِس معاملہ مین کیسی ذاتی دلچسپی ظاہر کی ہے اور میری راے مین یہ بات بھی کچھ کم قابل اطمینان نہ تھی کہ شاہی پارلیمنٹ مین ضروری قانون بھی ایسے زمانہ مین منظور ہوگیا جبکہ ولایت مین سرکاری کاروبار کی حالت ایسی تھی جس سے بظاہر ہمارے راستہ مین بہت سے ناقابل عبور مزاحمات حائل ہوسکتے تھے۔ اس موقع پر مین اُس ذاتی دوستی کا بھی بخوشی ذکر کرونگا جو لارڈ ملے نے جو اُس زمانہ مین سکرٹری آف اسٹیٹ تھے اس معاملہ کے ساتھ ظاہر کی تھی۔ اور جو کوشش ہمنے اِس معاملہ پر پارلیمنٹ کی توجہ مبذول کرانے کے لیے کی تھی اُسمین لارڈ صاحب ممدوح سے بہت ہی مدد ملی۔ مین آپ کی راے سے اتفاق کرتا ہون کہ جب اِن کونسلون مین بلحاظ تعداد ممبران وسعت ہوگئی ہے اور اُنکو جدید اور عظیم اختیارات عطا ہوگئے ہین تو اُنکے ذریعہ سے گورنمنٹ ہند کو اِس ملک کی عام راے کے حالات اور زیادہ معلوم ہوا کرینگے اور ہمکو اپنے قانون کے استعمال اور درستی کی نسبت مزید حفاظت ملیگی۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ اِن توسیع شدہ کونسلون مین آپ کے ہم قومون کو اُنکا واجبی حصہ دینے سے انکار نہ کیا جاے۔ اِس معاملہ کی نسبت مین آپ سے یہ کہسکتا ہون کہ ہمارا اول سے ہی یہ ارادہ ہو رہا ہے کہ آپ کے ہم قومون کے لیے ایک معقول تعداد عہدون کی رکھین۔ جو جگہ بوجہ کنارہ کشی مسٹر جسٹس امداد حال مین خالی ہوئی ہے اُسپر مین امید کرتا ہون کسی مسلمان صاحب کا تقرر ہوگا اور اُسوقت کونسل مین آٹھ ہندوستانی ممبر ہو جاوینگے منجملہ اُنکے

تین ہندو دو سکھ دو مسلمان اور ایک پارسی ہوگا۔

جنٹلمین۔ آخر مین جو مبارکباد ہمکو آپ نے اس بات پر دی ہے کہ ہز ہائینس امیر افغانستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے مین ہمکو کامیابی ہوئی اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون مین ہمیشہ سے اِس بات کو بہت ضروری سمجھتا ہون کہ ایسے حکمران سے دوستی پیدا کیجاوے جو آپکے ہم مذہبون مین ایسا نامی گرامی ہے اور ہز ہائینس کو اس بات کا یقین دلانے مین کہ ہم آنکے ساتھ صدق دلی سے دوستی رکھتے ہین اور یہ کہ بہت سی باتون مین ہمارے اور اُنکے اغراض بالکل ایک ہی ہین مین نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا ہے۔ مجھکو اِس بات سے اطمینان ہوا کہ یہی خیالات ہز ہائینس امیر کے ہین۔

جنٹلمین۔ اب یہ باقی رہا ہے کہ مین آپ کی عنایت کا ایک مرتبہ اور شکریہ ادا کرون اور آپ کو یقین دلاؤن کہ دونون لیڈی لینسڈون اور مین ہندوستان سے اُس قوم کی نسبت نہایت ہی دوستانہ خیالات لیجاوینگے جسکے آپ لوگ قائم مقام ہین۔

نمبر ۱۶۴

اسپیچ بجواب ایڈریس میونسپلٹی کلکتہ

۲۲- جنوری ۱۹۲۶ء

[۲۲ جنوری کو ۱۰ بجے دن کے ایک کثیر التعداد ڈپوٹیشن منجانب کلکتہ میونسپل کارپوریشن حضور وائسرائے کی خدمت مین بمقام گورنمنٹ ہوس حاضر ہوا اور ایک الوداعی ایڈریس پیش کیا - یہ ایڈریس جسکو مسٹر رچی قائم مقام چیرمین نے پڑھا تھا حسب ذیل تھا:-

ہم میونسپل کمشنران شہر کلکتہ یور اکسیلنسی کی خدمت مین اس غرض سے حاضر ہوے ہین چونکہ بعد پوری مدت تک معزز اور پرمشقت عہدۂ وائسرائی ہند پر کام کرنے کے حضور اس شہر سے رخصت ہونیوالے ہین لہذا ہم حضور سے الوداع کہنے کے لیے آئے ہین - یور اکسیلنسی کی یہ خوش نصیبی تھی کہ جو توجہ آپ نے اندرونی معاملات ملک کی جانب مبذول فرمائی تھی اُسمین کسی طرح سے خلل نہ واقع ہوا کیونکہ غیر ممالک کے ساتھ کوئی اہم پیچیدگیان ظہور مین نہین آئین - لیکن سلطنت کے مالی انتظام اور آیندہ آثار مالی حالت کے متعلق آپ کو بہت سی اہم مشکلات اور تفکرات کا سامنا کرنا پڑا ہے - حالانکہ جو تدابیر تجویز یا اختیار کی گئی ہون اُنکی نسبت تو ضرور اختلافات راے ہوگی اور اُن اختلافات کی نسبت ہماری جیسی جماعت کو کوئی مباحثہ نکرنا چاہیے مگر اسمین کوئی اختلاف راے نہین ہے کہ حضور نے اِن باتون پر غور کرنے مین نہایت محنت اور شوق سے توجہ مبذول فرمائی - جب

موقع ہوا ہے آپ نے تجارت کو مدد اور تعلیم کو حوصلہ دیا ہے اور توسیع ریلوے کی وہ حد برابر بجنسہ قائم رکھی ہے جسکو آپ کے پیشرو ون نے ملک کے ذرائع کی توسیع اور رعایا کی حالت مین اصلاح کرنے کے لیے ایک قوی ذریعہ قرار دیا تھا۔ رخصت ہوتے وقت ہم حضور سے یہ امید ظاہر کرتے ہین کہ جو وسیع تجربہ حضور کو سلطنت کی ضروریات کا حاصل ہو گیا ہے اُسکا ثمرہ اور اور کامون مین نکلیگا۔ ہمکو یقین ہے کہ حضور ہندوستان اور اُسکی رعایا کے ہمیشہ سچّے اور صادق دوست رہینگے۔ ہماری یہ دعا ہے کہ حضور اور لیڈی لینسڈون صاحبہ کو ولایت کا سفر خوشگوار معلوم ہو اور آیندہ سرسبزی اور شادابی حاصل ہو۔

ہز اکسیلنسی نے جواب مین یون ارشاد فرمایا:۔]

جنٹلمین۔ اِس شہر کے میونیسپل کمشنرون کی جانب سے جو ایڈریس آپ نے ازراہ عنایت پیش کیا ہے اُسکو بخوشی کمال قبول کرتا ہون۔ جب سے مین ۱۸۸۸ء مین یہان آیا ہون میرا ہرسال کا بڑا حصہ آپ کی میونیسپلٹی مین صرف ہوا ہے۔ اور یہ وہ ماہ تھے جنکا انتظار ہم بہت خوشی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ مین خوش ہون کہ آپ نے بلا اظہار اپنی دوستی کے مجھکو کلکتہ سے نہ جانے دیا۔

جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے آپ کی میونیسپلٹی ایک ایسی جماعت ہے کہ جسکو معاملات ملکی سے تعلق نہین ہے۔ لیکن اِس سے مراد یہ نہین ہے کہ اس میونیسپلٹی کے ممبر پولیٹیکل مسائل کی نسبت عدم توجہی ظاہر کرتے ہین۔ برخلاف اسکے اس میونیسپلٹی مین کئی قسم کے پولیٹیکل طرق کے مقلدین موجود ہین جنسے یہ توقع نہین ہو سکتی کہ جسوقت وہ آپ کی کونسل کے کمرہ مین داخل ہون تو اپنے عقائد کو چھوڑ دین جس جماعت کا

ایسی حالت ہو اُسمین صریحًا ظاہر ہے کہ عام دلچسپی کے بہت سے معاملات کی نسبت اِس قسم کے اختلافات راے ہون جو آپ نے بتائی ہین اور اسقدر گنجایش اختلافات کے لیے اور کسی بات مین نہین ہے جسقدر کہ اُس اندازہ مین ہے جو آپ گورنمنٹ ہند کے افسر اعلیٰ کی کارروائی کا کرتے ہین اور گورنمنٹ ہند ایک ایسی گورنمنٹ ہے جسکو پولیٹکل تنازعون کی لہرونمین ہوکر بمشکل تمام جہازرانی کرنی پڑتی ہے اور جسکو بعض اوقات بدرجۂ مجبوری ایسی ضرورتین پیش آتی ہین کہ کسی نہ کسی فرقۂ رعایا کے خیالات کے خلاف کارروائی کرے۔

لہذا مین اِس بات کی ہوشیاری رکھونگا کہ آپ کے ایڈریس مین وہ باتین پیدا نہ کرونگا جو اُسمین درج نہین ہین - مین اُسکو بحیثیت ایک عام اظہار ذاتی دوستی کارپوریشن کے قبول کرتا ہون اور آپ کی اس راے کا اظہار بھی سمجھتا ہون کہ مین نے حتی المقدور عند المواقع آپ کے ملک کے اغراض کو ترقی دینے کی کوشش کی۔

جو ہمدردانہ ذکر آپ نے اُن مشکلات کا کیا ہے جو بوجہ مالی حالت پیش آئی ہین اُسکا خاص طور پر مشکور ہون - گورنمنٹ کے اِس قابل نہونے سے کہ صرفہ اور آمدنی برابر کرسکے جسقدر انتظام ملکی کی عمدگی مین فتور آتا ہے یا گورنمنٹ کی ہردلعزیزی کم ہوجاتی ہے اُسقدر اور کسی طرح نہین ہوتی - خصوصًا یہ حالت ہندوستان مین ضرور ہے - کیونکہ یہان ملک کے قدرتی ذرائع کو ترقی دینے کے لیے بہت زیادہ سرکاری روپیہ صرف کرنے کی ضرورت ہے اور یہان اِس قسم کے صرف کرنے سے ایسے قابل تحسین نتائج پیدا ہوتے ہین ہمنے ہمیشہ اپنی اِس مجبوری پر افسوس کیا ہے کہ ہمکو ریلوے اور آبپاشی جیسی

پر نفع تعمیرات مین بھی اپنا صرفہ بہت ہی محدود کرنا پڑا ہے۔ گذشتہ چند سال
کے اندر ہمنے ایک واجبی مستقل طریقہ پر تعمیرات ریلوے جاری رکھی ہین گو میری
راے مین یہ طریقہ کافی تیز رفتار نہ تھا۔ مین امید کرتا ہون کہ وہ وقت اب
قریب آتا جاتا ہے جب اس شہر سے اُن دونون لائنون کو براہ راست آمد و رفت
ہو جاویگی جو جنوب اور جنوب مغرب کی جانب سے آرہی ہین۔

مین آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ آپ کی یہ امید غلط نہین ہے کہ یہان سے
چلے جانے کے بعد میری دلچسپی ہندوستان سے نہ جاتی رہیگی۔ بہر حال مین
یہان سے بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ مین یہان آیا تھا یہان کے آدمیون اور
معاملات کی نسبت کچھ زیادہ حالات معلوم کر لیجاؤنگا۔ اور اس بات سے مجکو
بہت اطمینان ہوگا اگر مین اپنے پارلیمنٹ کے عہدہ سے یا کسی اور جگہ سے
انگلستان کی پبلک کو کسی معاملہ متعلقہ ہندوستان مین ٹھیک راے
قائم کرنے مین مدد دے سکونگا۔

جنٹلمین۔ جن دعائیہ فقرون پر آپ نے اپنا ایڈریس ختم کیا ہے اُنمین
آپ نے براہ مہربانی لیڈی لینسڈون کو بھی شامل کیا ہے مین آپ کا
شکریہ تہ دل سے بجانب خود لیڈی لینسڈون ادا کرتا ہون۔ وایسراے
کی بیوی کی یہ خوش نصیبی ہے کہ چاہے اُسکے خاوند کے گرد پولیٹکل تنازعون
کا طوفان کتنے ہی زور شور سے آوے۔ مگر اُس طوفان کے جھونکون سے وہ تو
محفوظ رہتی ہے۔ لیکن مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ گو میری زندگی مثل
لیڈی لینسڈون کے پُر امن نہین رہی ہے لیکن اس ملک کے ساتھ جو
محبت مجکو ہے وہ لیڈی لینسڈون کی محبت سے کم نہین ہے اور مین یہ
دعا مانگتا ہون کہ فضل ایزدی سے اس ملک کو آیندہ بہت کثرت سے سرسبزی

اورشادابی حاصل ہو۔

آخرمین اُس خوش وضع چاندی کے صندوقچہ کاشکریہ اداکرتاہون جسمین رکھکرآپ نے اپنا ایڈریس پیش کیاہے۔ اِس صندوقچہ کے ذریعہ سے مجھکواُن خوشگوارموسمون کی جومین نے یہان بسرکیے ہین اوراس موقع کی جبکہ آپ مجھسے رخصت ہوے ہین یادآیاکریگی۔

نمبر ۱۶۵

اسپیچ بتقریب جلسہ رقص بمقام ٹاون ہال کلکتہ

۲۲-جنوری سنہ ۱۸۹۴ء

یہ جلسہ نہایت ہی دھوم دھام اور تزک اور شان کے ساتھ کیا گیا تھا - ابتک ٹاون ہال مین اس زیب و زینت کا کوئی جلسہ نہین ہوا ہے - کمرہ کے ہر طرح سے آراستہ کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نچھوڑا گیا تھا - بجلی کی روشنی باہر تھی اور اندر گاس کی روشنی تھی - شرکاء جلسہ ۹ بجے کے قریب آنا شروع ہوے - ساڑھے نو بجے کے قریب راگ نیشنل انتھم کی آواز کان مین آئی جس سے معلوم ہوا کہ حضور وایسراے اور لیڈی لینسڈون تشریف لے آئے - کمیٹی کا رکن کے ایک ڈپوٹیشن نے جناب معتشم الیہ کا استقبال کیا اور جسوقت جناب معتشم الیہ ہال کے اندر رونق افروز ہوے رقص فوراً شروع ہوگیا -

جب طعام تناول فرماچکے تو آنریبل جنرل بریکنبری نے حضور وایسراے اور لیڈی لینسڈون کی ہلتھ تجویز فرمائی اور یون خطاب کیا :-

یور اکسیلینسیز - لیڈیز و جنٹلمین - ہم آج شب کو بحیثیت دوستون کے اس غرض سے جمع ہوے ہین کہ اپنے مہمانون یعنے لارڈ و لیڈی لینسڈون سے الوداع کہین - اور آپ سے اس بات کی درخواست کرتے ہین کہ اس الوداع کا اظہار پرانی رسم انگلستان یعنے اپنے مہمانون کی تندرستی کا جام نوش کرنے کے ذریعہ سے کیا جاے مین چند باتین کہونگا کہ ہمکو اس بات کا زیادہ افسوس کس وجہ سے ہے کہ وہ وقت قریب ہے جب ہمارے ہندوستان کے سوشل جلسون مین بوجہ عدم موجودگی

ہمارے اِن مہمانون کے رونق ہوگی۔

آپ کے نادر ذاتی اوصاف کے باعث تمام لوگ جو جناب محتشم الیہ سے واقف ہین لارڈ لینسڈون کی تعظیم وتکریم کرتے ہین۔خواہ کتنا ہی کثرت سے کام ہو اور خواہ کتنی ہی فکر غالب ہو مگر جناب محتشم الیہ نے اپنا وہ عنایت آمیز اور مربیانہ طریقہ کبھی نہین بدلا ہے جسکی وجہ سے وہ لوگ جنکو ذاتی ملاقات نصیب ہوئی ہے جناب محتشم الیہ کی ملاقات کو اپنی زندگی کی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مسرت سمجھتے ہین۔جناب محتشم الیہ نے وہ چھوٹے چھوٹے خلق اور عنایت کے کام کبھی فراموش نہین کیے ہین جنکا خیال نہ رہنا ایک آسان سی بات ہے اور جنکا خیال ایسے کاروبار اور عدیم الفرصتی کے وقت مین جو وایسراے کو رہتی ہے اور کسی شخص کو نہ رہتا جو جناب محتشم الیہ سے کم ذی فکر اور غیر خود غرض ہوتا۔

لیکن میرے خیال مین جناب محتشم الیہ مین ایک وصف ایسا ہے جسکے باعث بمقابلہ اور اوصاف کے جناب محتشم الیہ ہماری تعظیم اور تحسین کے زیادہ مستحق ہین زمانہ سابق مین یہ قاعدہ تھا کہ بادشاہون کے نامون کے ساتھ وہ خطابات بھی لگا دیے جایا کرتے تھے جنسے اُنکے ذاتی اوصاف ظاہر ہوتے ہون۔اگلے بادشاہ عظیم وینک وحسین اور غیر مستعد تک کہلائے جاتے تھے۔میرے خیال مین اگر یہ قاعدہ ہمارے ہندوستان کے وایسرایون کے ساتھ لگایا جاے تو ایک ایسا خطاب موجود ہے جو تمام دنیا کی رضامندی سے لارڈ لینسڈون کے نام کے ساتھ لگایا جائیگا۔لارڈ لینسڈون عراستباز" کہلائے جاوینگے (زور سے اور دیر تک نعرۂ خوشی) روزمرہ کی گفتگو مین کچھ ایک مرتبہ نہین بلکہ بارہا مین نے جناب محتشم الیہ کے نام کے ساتھ یہ خطاب لگا ہوا سنا ہے اور آپ صاحبان مین سے بہت سے اصحاب اُس نعرۂ تعریف کو نہ بھولے ہونگے جو اُسوقت بلند کیا گیا تھا جب ہمارے دوست مسٹر مور نے

چند ہفتہ گذرے کہ اسی ہال مین جناب محتشم الیہ کو "راستباز - وفادار - اور صادق" کہا تھا (نعرۂ خوشی) - ہان "راستباز" کیونکہ اُنکے دل مین کوئی کج خیال نہین ٹھہر سکتا - "صادق اور وفادار" بہادرانہ وفادار گورنمنٹ جناب ملکہ معظمہ وفادار اور صادق اُن لوگون کے ساتھ جنھون نے اپنی اپنی روشنی کے مطابق جناب محتشم الیہ کی خدمتگزاری ایمانداری کے ساتھ کی ہے - (نعرۂ خوشی) - جتنے وائسرائے ابتک ہندوستان سے روانہ ہوے ہین اُن مین سے کوئی بھی اس اعتبار کے ساتھ ٹینیسن کے مندرجہ ذیل الفاظ کا مصداق نہین ہوا ہے جو قصیدہ ٹینسن نے ڈیوک آف ولنگٹن کی مدح مین لکھا ہے اُسمین یہ الفاظ ہین - "ہمارا جلیل القدر ڈیوک حق پسند تھا - خواہ کیسے ہی حالات بیان کیے جاوین ہمارے ڈیوک پر کبھی حرف نہین آسکتا ہے -

لیڈی لینسڈون کے اوصاف مین اُسوقت بآسانی بیان کرسکتا جبکہ وہ خود یہان تشریف نہ رکھتی ہوتین کیونکہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ آپ لوگون کے دلون مین ہے اگر مین اِسوقت اُسکا نصف بھی بیان کرون تو لیڈی صاحبہ موصوفہ محجوب ہو جاوینگی - لہذا مین اُنکی فیاضانہ مہمان نوازی اُنکے خوشگوار اور نفیس خلق اور اُنکی مستعدانہ ہمدردی کا ذکر نہ کرونگا - مین صرف اس قدر کہونگا کہ مین امید کرتا ہون لیڈی صاحبہ موصوفہ یہ جانتی ہین کہ اُنھون نے ہم سب مرد - عورت اور بچون کے دل کسطرح پر اپنے قابو مین کر لیے ہین (زور سے اور دیر تک نعرۂ خوشی) مین لیڈی صاحبہ موصوفہ کی شان مین ٹینین کے وہ الفاظ کہونگا جو اُسنے اپنے ہی پیدا کیے ہوے لیڈی صاحبہ موصوفہ کے ہمنام ماڈ کی شان مین لکھے ہین - "اُنکی نظیر کوئی نہین ہے - کوئی نہین - اور نہ اُسوقت ہوگی جبکہ ہمارے موسم ہاے گرما کوچ کر جاوینگے" (زور سے اور متواتر نعرۂ خوشی)

اگر مین نے اس موقع پر یعنے یور اکسیلینسز کی روانگی کے عین ماقبل بہ نسبت کسی اور موقع کے زیادہ آزادی سے گفتگو کی ہے تو مین یور اکسیلینسز کی معافی چاہتا ہون۔ مین بہ آسانی اور زیادہ کہتا۔ اور میرا ایماندارانہ خیال ہے کہ اس سے کم گفتگو مین اُن خیالات کا سچا سچا اظہار نہ ہوتا جو اُن لوگون کے دلون مین بھرے ہوے ہین جو آج کی شب حضور کے میزبان ہین۔ (سنو سنو اور نعرۂ خوشی)

اب صرف یہ باقی رہا ہے کہ مین ان میزبانون کی جانب سے آپ سے وہ الفاظ کہون جو زبان انگریزی مین نہایت ہی افسوسناک الفاظ ہین یعنی گڈ بائی (سلام الوداعی)۔ اور اپنی یہ دلی امید ظاہر کرون کہ حضور کو مدت دراز تک ہر قسم کی برکت حاصل ہو۔ سچے اور وفادار دوست ملین اور اپنے بچون اور اپنے بچون کے بچون کی محبت حاصل ہو۔ اور حضور کو اس بات کا یقین دلاؤن کہ آپ ہندوستان سے وہ شے لیے جاتے ہین جسکو آپ اگر مین آپ کے چال و چلن کا ٹھیک اندازہ کرتا ہون بہ نسبت کسی اور انعام کے زیادہ ترقیمتی تصور فرماوینگے۔ یعنے اُن لوگون کی دلی اور مودبانہ محبت جو آپ سے یہان واقف ہوے ہین۔

[اسکے بعد انگریزی باجہ سے راگ "اولڈ لینگ سائن" بجنا شروع ہوا اور کل حاضرین نے ہم آواز ہو کر اس راگ کو گایا۔ مہانون کی تندرستی کا جام نہایت ہی جوش مسرت سے نوش کیا گیا اور لارڈ اور لیڈی لینسڈون کو تین چیرز دی گئین۔

جناب محتشم الیہ نے جواب مین یون ارشاد فرمایا:-]

جنرل برکنبری۔ یور آنرز۔ یور اکسیلینسز۔ لیڈیز و جنٹلمین۔ تھوڑا عرصہ

گذرا جب مجھسے جنرل بریکنبری نے یہ کہا تھا کہ ہماری تندرستی کا جام نوش کیا جائیگا تو مجھکو اُنکے کہنے سے یہ معلوم ہوا تھا چونکہ مجھکو کل شام کو ایک طولانی اسپیچ دینی پڑیگی لہذا اگر اس ٹوسٹ کے شکریہ مین جو ابھی جنرل صاحب موصوف نے نہایت پر اثر الفاظ مین تجویز فرمائی ہے مین مختصر گفتگو کرونگا تو معاف کر دیا جاؤنگا۔ لیکن چونکہ مین اب آپ کی مہربانی کا شکریہ ادا کرنے اور اپنی شکوری کا اظہار کرنے کے لیے کھڑا ہون لہذا مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو طولانی اسپیچ مجھکو کل دینی پڑیگی وہ اِسقدر مشکل نہ ہوگی جسقدر یہ آج کی اسپیچ ہے کیونکہ یہ کسطرح ممکن ہے کہ جو خیالات اِسوقت ہمارے دلون مین پیدا ہوئے ہین اور جو مہربانی آپ نے ہمارے حال پر کی ہے اُسکو خیال کرکے مین مختصر الفاظ پر ہی اکتفا کرون۔

لیڈیز و جنٹلمین۔ ہم اِس عظیم الشان جلسہ کو ایک مجرد واقعہ تصور نہین کرسکتے۔ ہمارے خیال مین یہ جلسہ اُن باہمی دوستانہ تعلقات کا درجہ اعلےٰ ہے جو چھ متواتر موسمون کے اندر ہمارے اور ہمارے دوستان کلکتہ کے برابر بلا کسی عارضی نقص کے بھی قائم رہے ہین۔

مین آپ سے یہ نہین کہہ سکتا کہ ہمکو یہ خیال کرکے کتنا ملال حاصل ہوتا ہے کہ آیندہ یہ تمام باتین ہمارے لیے بطور پچھلی یادگارون کے ہونگی۔ حالانکہ یہ تو سچ ہے کہ یہ یادگار بہت فرحت بخش اور خوشگوار ہونگی لیکن پھر بھی زمانہ گذشتہ کی یادگار ہونگی اور یہ کہ وہ وقت اب بالکل سرپر آگیا ہے کہ ہمکو آپ لوگون سے جدا ہونا پڑیگا۔

جنرل بریکنبری نے ہمارا ذکر ایسے فیاضانہ الفاظ مین کیا ہے کہ اُنکا یا آپکا ایسا شکریہ ادا کرنا مجھسے غیر ممکن ہے جیسی میری خواہش ہے اِس بات سے مین اور بھی

خوش ہون کہ اسوقت آپ ہمارے نقوص کو فراموش کرنے کے لیے آمادہ ہین
اور اسمین شک نہین کہ نقوص تو ہم مین بہت سے ہین - مین یہ کہنا چاہتا
ہون کہ جسقدر عنایت آمیز باتین آپ نے ہماری نسبت کہی ہین اگر ہم اُنمین سے
کسی کے لائق بھی ہوئے ہین تو ہمارے اِس کام مین کئی طور سے آسانیان پیدا
ہوئی ہین - لیڈیز و جنٹلمین اول تو آپ نے ہمارے مشکلات مین یہ مدد کی ہے
کہ برضا و رغبت ہمکو اپنے ساتھ دوستانہ برتاؤ کرنے کی اجازت دی اور موسم
سرما کے روزمرہ کے کاروبار مین ہمکو آزادی سے اپنے ساتھ شامل کرلیا - جب
ایسی خوشگوار حالت تھی تو جو کام ناقابل شکرگزاری اور تکلیف دہ تھا وہ
ایک نہایت خوشگوار کام ہوگیا -

مین یہ بھی جانتا ہون کہ ہمارے اسٹاف نے ہمارے حال پر کس قدر
کرم کیا ہے اور پھر ان سب مین بھی وہ آزمودہ کار ممبر اسٹاف فائق ہے
جسکی دعوت اُسکے کلکتہ کے دوستون نے چندروز ہوئے جب بڑے جوش
و دھوم دھام کے ساتھ کی تھی - میرا مطلب لارڈ ولیم براسفرڈ سے ہے -
خواہ اُن رازداری کے فرائض کی انجام دہی مین جو اُنکو بحیثیت ملیٹری
سکرتری انجام دینے پڑے تھے - خواہ ہمارے اُن نامی ملاقات کرنے والون
کے ڈگمگاتے ہوئے قدمون کی رہنمائی کرنے مین جو یہان موسم سرما مین آتے
ہین خواہ ملاقات کے کمرہ مین لیڈیون کی خاطر و مدارات کرنے مین خواہ
سالگرہ کے پریڈ مین اپنے چیف کو کسی غیرقابل معافی مصنوعی حرکت سے
باز رکھنے مین لارڈ ولیم نے ہمیشہ یہ بات ثابت کردی ہے کہ شاید سوا
اپنے اُنکو ہر ایک شخص کے آرام و آسایش کا بہت بڑا خیال تھا -

اور خود مجھکو یہ فائدہ رہا ہے کہ میری مدد کے لیے ایک ایسی میزبانہ موجود

ہین جنھون نے بدون کسی دقیق سفارتی ہنر سے کام لینے کے ایسا انتظام کیا ہے کہ جو لوگ اُنسے ملے ہین اُنکو یہ معلوم ہوگیا ہے کہ اُنکی خاطر مدارات کرنا یا اپنی خاطر مدارات اُنسے کرانا لیڈی لینسڈون کے لیے ایک فرحت افزا کام ہے نہ کہ بار۔

اُس ٹوسٹ کا شکریہ ادا کرنے مین جو آپ نے لیڈی لینسڈون کی تندرستی مین نوش کیا ہے مین نہایت صدق دل سے یہ کہہ سکتا ہون کہ میرے خیال مین کسی وایسرائے کی بیوی کو کلکتہ سے اتنی زیادہ محبت نہوئی ہوگی۔ مین یہ بھی شاید کہہ سکتا ہون کہ اکثر لوگ اپنے وطن کو خوش خوش جایا کرتے ہین اور اُنکو افسوس کچھ خفیف سا ہوا کرتا ہے لیکن لیڈی لینسڈون کو ہندوستان سے جاتے وقت بمقابلہ خوشی کے افسوس زیادہ ہے اور اسقدر افسوس ہے کہ اپنے وطن مین واپس جا کر اپنے دوستون سے ملنے کی امید سے بھی اُنکی کافی تشفی نہین ہوتی ہے۔

رہا مین۔ سو مجھسے زیادہ اور کوئی شخص اس بات کو نہین جانتا ہے کہ میرے سرکاری اور غیر سرکاری دوستون نے میرے حال پر کیا کیا عنایات کی ہین میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ اگر وجہ نجی دوستیون کے کچھ تشفی نہ حاصل ہوتی رہے تو سرکاری کاروبار سے زندگی کبھی برداشت نہ ہوسکے۔ اور اس بات سے مجھکو بہت تشفی اور مسرت حاصل ہوتی رہی ہے کہ وقتاً فوقتاً مجھکو اپنے سرکاری کاروبار سے مہلت ملتی رہی ہے اور مین نے آپکے ساتھ اپنا وقت یا تو میدان گھوڑدوڑ مین بوقت سہ پہر یا فرحت بخش کھیل ٹینس مین بمقام بیلویڈیر یا مہاراجہ صاحب کے ساتھ صرف کیا ہے۔

اِن سب خوشگوار باتون کی یاد ہمکو نہایت خوشی کے ساتھ آیا کرے گی

اور یہ یاد ہمکو فت دیا کریگی جب کہ ہم آیندہ ولایت مین زیادہ تر بھوے آسمان کے نیچے کم خوشنا صحبت مین بیٹھے ہوا کرینگے - جو خوشگوار باتین ہندوستان کی ہمکو یاد آئینگی اُن سب مین ہمکو اُس مہربانی کی بہت یاد آیا کریگی جو آپ نے ہمیشہ ہمارے حال پر کی ہے - یہ مہربانی ہمارے حال پر اُسوقت سے شروع ہوئی جب ہمنے ۱۸۸۵ء مین یہان اول ہی مرتبہ قدم رکھا تھا اور اب تک برابر جاری رہی ہے جبکہ ہمارے لیے آج شب یہ آخری جلسہ ہے -

[اسکے بعد حضور والیسرائے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور کُل حاضرین جلسہ نے بہت ہی جوش کے ساتھ نعرۂ خوشی بلند کیا]

نمبر ۱۶۶

اسپیچ بجواب ایڈریس کلکتہ یونیورسٹی

۲۳-جنوری ۱۸۹۴ء

[۲۳-جنوری کو ایک ڈپوٹیشن جسمین ممبران سینٹ کلکتہ یونیورسٹی شریک تھے حضور ویسرا ے کی خدمت مین بمقام گورنمنٹ ہوس حاضر ہوا اور ایک ایڈریس الوداعی پیش کیا- اِس ڈپوٹیشن کے سرگروہ سرالفریڈ کروفٹ وائس چانسلر تھے جنھون نے حسب ذیل ایڈریس پڑھا تھا-

ہم ممبران سینٹ کلکتہ یونیورسٹی حضور کی خدمت مین حضور کی روانگی کے وقت یہ ناچیز اظہار اُس عنایت آمیز دلچسپی کی مشکوری کا لائے ہین جو حضور نے بحیثیت چانسلری اپنی مدت عہدہ مین کاروبار یونیورسٹی مین ظاہر فرمائی ہے- حالانکہ حضور کے پاس بے انتہا اور ضروری کام رہتے تھے لیکن حضور یونیورسٹی کے پانچ سالانہ جلسون مین ڈگریان عطا کرنے کے لیے علی الاتصال تشریف لاکر شریک ہوے اِن مواقع پر جو ایڈریس حضور نے دیے ہین اُن مین سے تقریباً سب مین یا تو کوئی ایسا بڑا اعلان دیا گیا تھا جسکے ذریعہ سے ہمارے گریجوایٹون کو کوئی جدید حقوق حاصل ہون یا حقوق یونیورسٹی کی توسیع کی امید دی گئی تھی-

حضور کے ایڈریسون کو جو ہمیشہ فیاضی سے بھرے ہوے ہوتے تھے ہمنے حضور کی اُس ہمدردی کا اظہار تسلیم کیا تھا جو حضور ہمارے اغراض- ہمارے کامون اور ہمارے مقاصد کے ساتھ رکھتے ہین- جس زمانہ مین کہ بعض لوگون کا یہ خیال تھا کہ گورنمنٹ ہند نے اعلےٰ تعلیم کے لیے امداد زر مین تخفیف کرنے کا ارادہ کرلیا ہے

حضور نے براہ کرم ہمکو یہ یقین دلایا کہ یہ بات قابل اعتبار نہین ہے کہ خواہ گورنمنٹ ہندیا پراونشل گورنمنٹ ایسی مخالف پالسی اختیار کرے۔ یونیورسٹی کو حضور کی ذات والاصفات سے ایک بڑا بھاری افتخار یہ حاصل ہوا ہے کہ حضور نے اُسکے ایک گریجوایٹ کو وائس چانسلری کے اعلےٰ عہدہ پر مقرر فرمایا ہے۔

حضور نے ازراہ کرم اس یونیورسٹی کے گریجوایٹون کو ایک بڑا بھاری استحقاق عطا فرمایا جس سے اُنکی حالت بہت بلند ہوگئی ہے یعنے بڑا اسنے گریجوایٹون کو یہ اجازت بخشی ہے کہ اپنی جماعت مین سے دو آدمیون کو منتخب کرکے اُنکی سفارش یونیورسٹی کے عہدہ فیلوشپ کے واسطے کرین۔ یہ حق رائے دہی سنہ ۱۹۰۸ء مین عطا ہوا تھا اور اُسوقت کے بعد اسکو اور وسعت ہوئی ہے کیونکہ سال گذشتہ اور سال حال مین گریجوایٹون کو تین آدمیون کے نامزد کرنے کی اجازت عطا ہوئی ہے۔ ہمکو اس بات سے بہت خوشی ہے کہ جو انتخابات ہمارے گریجوایٹون نے کیے ہین اُنکو حضور نے ہمیشہ منظور فرمالیا ہے۔ جو اختیار کہ اسطرح پر ہمارے گریجوایٹون کو عطا ہوا ہے اُسکے ہم نہایت مشکور ہین۔ اس سے ایک تو اُنکے حقوق بڑھتے ہین ماسوائے اسکے وہ اس بات کے عادی ہوتے ہین کہ یونیورسٹی کے متعلق ایک بہت بڑا کام انجام دین۔ یہ حضور ہی کے احسان وکرم کا نتیجہ تھا کہ بنگال لیجس لیٹف کونسل کے لیے ہمکو انتخاب کرنیکا قیمتی اختیار حاصل ہوا۔ جب سکرٹری آف اسٹیٹ اس ملک کے لیجس لیٹف کونسلون کے متعلق جدید قواعد مرتب فرمارہے تھے تو حضور نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ بنگال لیجس لیٹف کونسل کے لیے ایک ممبر انتخاب کرنے کا اختیار ہمکو بھی دیا جاے۔ حضور سے یہ بات سنکر ہمکو کچھ تعجب نہین ہوتا ہے کہ اگر حضور کی یہ تجویز نہ منظور ہوتی تو حضور کو بہت افسوس ہوتا۔ ہم اب صرف حضور کو اس ملک

اور اپنے آپ کو مبارکباد دیتے ہین کہ حضور کی محنت کا ثمرہ مل گیا۔ یعنے ہمکو آج ہی یہ اختیار حاصل نہین ہے کہ لوکل کونسل کے لیے ایک ممبر منتخب کرین بلکہ ہمکو پہلے ہی اِس اختیار کے نافذ کرنے کا ایک موقع مل چکا ہے۔ ہم یہ بات ضروری نہین سمجھتے ہین کہ اِس ایڈریس مین ہم تفصیل وار ذکر اُن طرق کا کرین جنسے حضور نے ہمارے یونیورسٹی اور اُسکے طلبہ کے ساتھ فیاضانہ ہمدردی ظاہر فرمائی ہے۔ وہ سب باتین ہمکو خوب یاد ہین اور اُنکو یاد کرکے ہمارے دل مین پرجوش شکرگزاری کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ صرف یہ کہنا کافی ہے کہ کسی عرصہ پانچ سال کے اندر اب تک اِس یونیورسٹی کو کبھی وہ عالی اختیارات حاصل نہین ہوے ہین جو حضور کے عہد دولت مہد مین حاصل ہوے ہین۔ اِس بات کی امید کرنے کی وجہ ہے کہ جو حقوق ہمکو اِس طور پر عطا ہوے ہین وہ ہمسے چھینے نہ جاوینگے۔ کیونکہ حضور نے ہمکو یہ یقین کامل دلا دیا ہے کہ جو اختیارات حضور نے مثلاً ہمارے گریجوایٹون کو عطا فرمائے ہین وہ غالباً کبھی واپس نہ لیے جاوینگے۔ جو اسپیچ کہ حضور نے اول ہی مرتبہ یہان دی تھی اُسمین حضور نے یہ فرمایا تھا کہ حضور چانسلری کا کام بطور ایک "پرانی یونیورسٹی والے" کے لیتے ہین۔ ہمکو اپنے کل تجربہ سے یہ معلوم ہو گیا کہ حضور نے اپنے تعلقات مین اِس یونیورسٹی کے ساتھ وہ ہمدردی ظاہر فرمائی ہے جو یونیورسٹی والون اور اُنکے یونیورسٹون کے مابین ہوا کرتی ہے اِسکے بدلہ مین ہم صرف شکریہ ادا کرسکتے ہین۔ ہماری دلی آرزو اور سچی دُعا یہ ہے کہ حضور ابھی بدیر سلامت رہکر تندرستی۔ خوشی اور سرسبزی سے فائدہ اُٹھاوین اور ہم یہ امید کرتے ہین کہ حضور کے دل مین کلکتہ یونیورسٹی کا برابر خیال رہے۔"

جناب محتشم الیہ نے جواب مین یون ارشاد فرمایا:-

جنٹلمین۔ اِس ایڈریس کے پیش کرنے سے زیادہ جسکو مین جانتا ہون کُس

کل نامی جماعت نے بالاتفاق منظور کیا ہے جسکے آپ ممبر ہین اور کوئی تدبیر آپ میرے خوش کرنے کی نہین کر سکتے تھے۔

بحیثیت اپنے عہدہ کے ہر ایک وائسرائے آپ کی یونیورسٹی کا چانسلر ہوتا ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ وہ اپنی یونیورسٹی کے تعلق کو کسی قدر محض ایک ضابطہ کی بابت تصور کرے۔ لیکن مین آپ کو یقین دلاسکتا ہون کہ میری خواہش ہمیشہ یہ ہی رہی ہے کہ میرا تعلق آپ کے ساتھ محض ضابطہ کا نہ ہو بلکہ اُس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیے مجھکو اس بات سے بہت خوشی حاصل ہوتی رہی ہے کہ وقتاً فوقتاً آپ کے کاروبار مین شریک ہون۔ آپ سے سال بہ سال ملاقات کرون۔ جلسہ مین وہ قابل تحسین ایڈریس سنون جو متواتر وایس چانسلر صاحبان نے دیے ہین اور اُن کثیر التعداد طلبہ کو دیکھون جو میز کے پاس اپنی ڈگریان یا وہ انعامات واعزازات لینے کے لیے آتے ہین جو اُنھون نے حاصل کیے ہین۔

جو محنت مین نے آپ کی خاطر کی ہے اُسکا آپ نے نہایت ہی عنایت آمیز اندازہ کیا ہے۔ مجھکو عہدہ وائس چانسلری پر اُس لائق جج کے مقرر کرنے مین نہایت ہی مسرت حاصل ہوئی تھی جسکا ذکر آپ نے اپنے ایڈریس مین کیا ہے اور جسکے فصیح الفاظ نے جو کہ میری ہی زبان مین بولے گئے تھے مگر جنکو اُسی کے ملک کی علم ادب اور خیالات سے الہام پہونچا تھا میرے دل پر نقش کالحجر کر دیا ہے۔ میرے خیال مین یونیورسٹی کو اپنی خوش نصیبی سمجھنی چاہیے کہ اُسکو لائق جج صاحب موصوف اور اُنکے نامی جانشین جیسے آدمی اس کام کے لیے ملجاتے ہین کہ علاوہ اپنے معمولی سرکاری کام کے عہدۂ وائس چانسلری کا نازک اور مشکل کام اپنے ذمہ لے لیتے ہین۔

اپنی مدت عہدہ کے اندر مین نے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ سینٹ کی

نیکنامی برقرار رہے اور اُسکی نفع رسانی کو ترقی ہو اور اسی غرض سے یہ انتظام کیا کہ جدید جگہون پر وہ آدمی مقرر کیے جنھون نے اُن شاخہاے علم مین سے جنکو آپ سے تعلق ہے کسی شاخ مین نام پیدا کیا ہو اور انتخاب کو صرف اُن لوگون پر محدود کر دیا جنسے یہ توقع ہو سکتی تھی کہ وہ آپ کے کاروبار مین واقعی شریک ہو سکینگے۔ چنانچہ مین نے اس طریقہ سے گریز کیا کہ فیلو محض براے عزت مقرر کیے جاوین۔ میری راے مین آنریری اعزازات کے عطا کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہ معلوم ہوا کہ ایک آنریری ڈگری عطا کر دیجاوے میری دانست مین طریقۂ سابق کی اس ترمیم کو بالعموم سب نے مناسب تسلیم کیا ہے۔

مین اس بات سے خوش ہون کہ اس آزمایش مین کامیابی ہوئی ہے کہ پُرانے گریجوایٹون سے یہ کہا گیا کہ اول دو بعد ازان تین آدمیون کا انتخاب یونیورسٹی کے فیلوشپ کے واسطے کرین اور میری دانست مین اس طریقہ سے سینٹ کی قوت مین ایک نیا جزو پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ بات بھی مجھکو بہت پسند آئی کہ جو قواعد جدید نظم یافتہ لیجس لٹیف کونسلون کے متعلق مرتب ہوئے تھے اُن مین ایک قاعدہ یہ بڑھا دیا گیا کہ بنگال لیجس لیٹف کونسل کا ایک ممبر اس یونیورسٹی مین سے لیا جایا کرے۔

مین امید کرتا ہون کہ یہ یونیورسٹی اس ملک کی ترقی کے ساتھ ساتھ برابر ترقی کرتی جاویگی اور اپنی ڈگریون کا اعلےٰ درجہ قایم رکھیگی اور حتی الامکان اس امر کی کوشش کریگی کہ نہ صرف اُس تعلیم کو ترقی دے جسکے ذریعہ سے یونیورسٹی کا اعزاز یا کوئی مفید ملازمت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ سچی تعلیم اور اس حصہ ہندستان کے نوجوانون کے اخلاق کو بھی ترقی دے۔ تذکرۂ مین بخوشی اُس ترقی کا ذکر کرتا ہون جو لفٹنٹ گورنر کی فیاضانہ دلچسپی کے باعث اس جانب ہوئی ہے کہ نوجوانون

کی اعلےٰ تعلیم کے لیے ایک سوسایٹی قائم کی گئی ہے- مین جانتا ہون کہ بہ امداد لفٹننٹ گورنر اس سوسایٹی کی کمیٹی اپنے لیے ایک صدر مقام قائم کرنے مین کامیاب ہو گئی ہے-

شاید مین یہ بھی کہہ سکتا ہون کہ مثل میرے لارڈ الجن بھی پُرانے یونیورسٹی کے آدمی ہین- فی الحقیقت ہم دونون نے ایک ہی کالج مین تعلیم پائی تھی اور مجھکو یقین ہے کہ لارڈ صاحب ممدوح بھی آپ کے ساتھ شریک ہونے مین اُسی قدر خواہش ظاہر فرماوینگے جو گذشتہ پانچ سال کے اندر مین نے ظاہر کی ہے-

جنٹلمین- آپ نے اپنے اخیری فقرہ مین یہ کہا ہے کہ آپ صرف میرا شکریہ ادا کر سکتے ہین- مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ مین اسکی بہت بڑی قدر کرتا ہون اور آپ کی زبان سے یہ سنکر کہ آپ کی راے مین مین اِس شکر گزاری کا مستحق ہون مجھکو بہت اطمینان ہوا-

نمبر ۱۶۷

اسپیچ جلسۂ دعوت رائل اکسچینج

۲۳ جنوری ۱۸۹۴ع

[بنگال چیمبر آف کامرس نے ہندوستان کے تاجرون کی جانب سے ۲۳ جنوری کی شام کو حضور وایسراے کی الوداعی دعوت کی - جو دعوت رائل اکسچینج مین دی گئی تھی وہ پبلک دعوت کے وسعت کی تھی اور قریب دوسو آدمیون کے شریک تھے - رائل اکسچینج مین اس موقع پر نہایت ہی عمدہ آرائش کی گئی تھی جسوقت حضور لارڈ لینسڈون رونق افروز ہوے تو آنریبل مسٹر پلی فیر چیرمین چیمبر آف کامرس اور ایک ڈیپوٹیشن کمیٹی نے جناب محتشم الیہ کا استقبال کیا اور جناب محتشم الیہ کو میز تک لے گئے - انگریزی باجہ مین راگ نیشنل انتھیم بج رہا تھا - دعوت مین آنریبل مسٹر پلی فیر صدر نشین تھے اُنکے داہنی جانب ہزاکسلنسی وایسراے مسٹر جے این اسکوارٹ - ہزاکسلنسی کمانڈر انچیف - مسٹر سی ایچ مور - سر الیگزنڈر ملر - اور مسٹر آر اسٹیل تھے - اور بائین جانب ہز آنر لفٹننٹ گورنر - مسٹر جے رالی - سر کومر پیتھیرم - آنریبل جنرل برکنبری مسٹر جے اسٹیون سن اور مسٹر ڈی کروک شنک تھے - جب کھانا کھانا ختم ہوا

توچند لیڈیان تشریف لائین جمین لیڈی لینسڈون لیڈی ٹرس فٹزمارس لیڈی الیٹ - لیڈی وائٹ - لیڈی میکڈونل ومسز گلیڈ اسٹون شامل تھین - چند ہندوستانی اصحاب بھی شریک جلسہ تھے - جب جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی تندرستی کا جام نوش ہو چکا تو آنریبل سسٹر پلی فیر کھڑے ہوے اور یون خطاب کیا :-

اب میرے سپرد یہ خوش گوار کام ہوا ہے کہ آپ سے اپنے مہمان ہز اکسلنسی لارڈ لینسڈون کے ٹوسٹ نوش کرنے کی درخواست کرون - یہ بھی نہایت موزون بات ہے کہ بنگال چیمبر آف کمرس کے اس جدید مکان مین فرقۂ تاجران کے اول مہمان لارڈ لینسڈون ہی ہوے - کیونکہ ہماری خاطر جو ذاتی درخواست لارڈ لینسڈون نے جناب ملکہ معظمہ سے کی تھی اُسکے لحاظ سے جناب ممدوحہ نے کلکتہ کے تاجرون کو ازراہ کرم یہ افتخار بخشا کہ اس مکان کو رائل اکسچینج کے نام سے موسوم ہونے کی اجازت بخشی - یہ پہلا ہی موقع ہے کہ اس چیمبر نے وائسراے کی دعوت کی ہے اور صرف اسی بات سے یہ سمجھ لیا جا سکتا ہے کہ یہ فرقۂ تاجران جناب محتشم الیہ کی کیسی تعظیم و تکریم کرتا ہے - اس موقع پر ہم کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ جو خلق کا برتاو لارڈ لینسڈون نے ہمیشہ فرقۂ تاجران کے ساتھ کیا ہے اور جس تحمل کے ساتھ اُنکی عرض معروض ہمیشہ سُنی ہین اور جو دخل چیمبر کے ممبرون کو جناب محتشم الیہ کی بارگاہ مین رہا ہے ان سب باتون کا مجمع عام مین شکریہ ادا کیا جاے اور خاص کر آخر الذکر عنایت تو جناب محتشم الیہ کی عہد کا ایک ذاتی نشان رہے گی جس سے سب لوگ نہایت ہی خوش رہے ہین مین نہایت خوشی کے ساتھ اعلان کرتا ہون کہ لارڈ لینسڈون اس چیمبر کی آزادی کے

مستحق ہو گئے ہین کیونکہ کمیٹی کی درخواست پر آپ کا نام نامی بنگال چیمبر اف
کمرس کے آنریری ممبرون مین شامل ہو گیا ہے -
پورے پانچ سال گذرے کہ ہز اکسلنسی کے نامی پیشرو نے لارڈ
لینسڈون کی تشریف آوری کی خوشنائی تھی اور اُسوقت لارڈ
ڈفرن نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ لارڈ لینسڈون کا بڑا زبردست اثر
سوشل اور پولیٹیکل حصۂ ہندوستان پر پڑے گا - اب آج شب کو ہم کو یہ خوشی
ہے کہ یہ پیشین گوئی نتائج سے ٹھیک نکلی ہمارے نامی مہمان پوری مدت تک
عہدۂ حکمرانی ہند پر مامور رہے ہین اور اب اپنے اعلے عہدہ کی جوابدہی
مشقت - عزت اور اعلی فرائض اپنے جانشین کے سپرد کرنے والے ہین
جو پانچ سال انتظام ملکی کے اب ختم ہوے ہین وہ قحط اور باہر کی مشکلات
سے آزاد رہے ہین بجز اُن چند جھگڑون کے جنکا سرحد کی وحشی اقوام
وقتاً فوقتاً اشتعال پیدا کرتی ہین - اُس طویل پہاڑی سلسلہ پر جو
بلوچستان سے چین پہاڑیون تک پھیلا ہوا ہے لارڈ لینسڈون
سرحد اُس سے زیادہ مستحکم چھوڑے جاتے ہین جو جناب محتشم الیہ نے
اپنی آمد کے وقت پائی تھی بلکہ امن و امان کی مزید حفاظت چھوڑے جاتے ہین
اور یہ بھی خوش نصیبی ہے کہ ہز اکسلنسی اس بات پر ناز ان جاتے ہین کہ
جو تعلقات ہمارے امیر افغانستان کے ساتھ ہین اُنہین مزید دوستی اور
استحکام پیدا ہوا ہے - علاوہ برین کشمیر - قلات اور منی پور مین لارڈ
لینسڈون نے سلطنت کی حکومت برقرار رکھی ہے اور اُن فرائض پر
اصرار کیا ہے جو دیسی ریاستون کی رعایا کی جانب انجام دینے چاہئین
رعایا کے انصاف کی نظر سے لارڈ لینسڈون نے اس بات مین کبھی

تامل نہین کیا ہے کہ حکمرانون کے اختیارات محدود کرائے جائین یا گربد
اور جابر حکمران علٰحدہ کردیے جائین - اسکے ساتھ ہی ساتھ جناب معظم الیہ
نے دیسی ریاستون کی خاندانی اغراض اور خودمختاری کا بھی پورا پورا
لحاظ کیا ہے کیونکہ گورنمنٹ ہند کی حکمت عملی ہمیشہ ان باتون کی جانب
رہی ہے - اگر ہندوستان کے اندرونی انتظام پر غور کیا جاے تو معلوم
ہوتا ہے کہ گذشتہ پانچ سال کے اندر قسم قسم کے مسائل کی جانب توجہ
مائل ہوئی ہے - باوجود غلبۂ مشکلات اور نا امیدیون کے کرنسی کے معاملہ
کا سامنا کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے اور واضعان قانون نے ایک
بہت اہم خرابی کا علاج تلاش کرنے کی فکر کی ہے - یہ کوشش اسوجہ
سے کی گئی کہ لارڈ لینسڈون کے عہد حکومت مین وہ حالت پیش آئی
جسکو لارڈ ڈفرن نے نہایت ہی سخت مشکل بتایا تھا - یعنی چاندی
کی قیمت کا گھٹنا - جس کے باعث ٹکس لگانے کی ضرورت پڑی اور
رعایا پر وہ بار پڑے جسکی کسی گورنمنٹ کو خواہش نہین ہوسکتی ہے
غالباً ایک نقصان تو یہ ہوا کہ انگلستان کے لوگ اب ہندوستان
کے ریلون کی تعمیر مین روپیہ نہ لگاوینگے اور یہ ریلون کی ترقی کا معاملہ
ایسا ہے جسکو لوگ تجارت کے فائدے کے لیے بہت ہی چاہتے ہین اور
جسکا لارڈ لینسڈون کو بڑا ہی خیال تھا - مجکو خوف ہے کہ اس خرابی
کی وجہ سے لارڈ لینسڈون اس خوشی سے محروم رہینگے کہ ٹکس دہندون
کے ادنے طبقون کو سبکدوش کیا جاے یہ خوش نصیبی لارڈ کننگ
کو حاصل ہوئی تھی جنکی روانگی کے قبل اسی باعث ایک خاص اظہار
ہر دل عزیزی ہوا تھا -

حال مین بہت سے پیچیدہ اور نازک مسائل پیش آئے ہین جو تحریک
ہندوستانیون کے درمیان ہوئی ہین گو بظاہر بے ضرر ہین مگر اُنھون نے
ایک خطرناک مذہبی شکل پکڑلی ہے۔ امن امان خلائق مین بہت خلل واقع
ہوا اور بہت جگہہ اندیشہ پھیل گیا۔ اس صورت مین یہ بہت اطمینان کی
بات ہوئی کہ جو اسپیچ وائسراے نے آگرہ مین دی تھی اُسمین صاف
صاف انگریزی طرز پر یہ سمجھا دیا گیا کہ شور وشر روا نہ رکھا جائے گا اور یہ کہ
زیادتی کرنے والے اہل مذاہب کو یہ اجازت نہ دیجائے گی کہ پبلک کے
دلون مین خلل ڈالین یا امن وامان خلائق مین خطرہ پیدا کرین۔

جو کچھہ کام لارڈ لینسڈون کو کرنا پڑا ہے اُسکو جناب محتشم الیہ نے اعلی خیال
فرائض انجامی کے ساتھہ کیا ہے۔ اور جسوقت جناب محتشم الیہ اُن تکلفات
جسمانی اور دلی سے آرام پاوینگے جو کہ اُن پرمشقت فرائض کی انجام دہی مین
اُٹھانی پڑی ہین جنکو ایسی کامیابی کے ساتھہ جناب محتشم الیہ نے انجام کو
پہونچایا ہے اور ولایت مین بھی ضرور کسی اعلے عہدے پر مامور ہونگے
تو ہم بہت قوی امید اس بات کی رکھینگے کہ جناب محتشم الیہ ہندوستان
کے لیے اپنا دوستانہ اور فائدہ رسان اثر ڈالینگے۔ اور اس اثر سے
ضرور فائدہ پہونچے گا کیونکہ جناب محتشم الیہ کو آج کل کے ہندوستان سے بخوبی
واقفیت ہوگی اور وہ مسائل بھی معلوم ہونگے جو ہندوستان کے تاجرون
کے پیش نظر رہتے ہین۔ ہندوستان مین تبدیلیان ایسی ظاہر اور
نوعیت تجارت مین ترمیمات ایسی ضروری ہین اور ملک کی تجارت کی
ترقی کو اسقدر غور سے دیکھنا چاہیے کہ یہ بات مسلم طور پر مناسب معلوم
ہوتی ہے کہ انگلستان کے لوگون کے پاس تازہ واقفیت تمام

۱۹۱۱ء

معاملات ہندوستان کی اور اُسکی دستکاری - ذرایع وطرق زرعت وحاجات تجارت کی ہونی چاہیے اور یہ ہم سب جانتے ہین کہ لارڈ ڈلینسڈون نے اس واقفیت کا ایک قیمتی ذخیرہ فراہم کرلیا ہے -

ممکن ہے کہ لارڈ ڈلینسڈون کی اعلے سند اور روشن ضمیرانہ آراء کا اثر انگلستان کی عام راے پر یہ پڑے کہ اُنکو یہ بات ضروری معلوم ہو کہ ہندوستان جیسے ملک مین ایک واجب التعظیم اور مستقل طریقہ گورنمنٹ رکھنا چاہیے اور اس سے اُن خطرناک اُولوالعزم پولیٹیشنون کے تجاویز کی تردید ہو جو ہندوستان کے صرفہ سے بے سمجھے بوجھے حکمرانی کی آزمائش کرنا چاہتے ہین - وقت گذر جانے کے باعث وہ راے نہین بدل گئی ہے جو اس ممبر نے چند سال گذرے جب ظاہر کی تھی کہ جبوقت یہ معلوم ہوا کہ ہندوستان حکمرانی کی ایسی آزمائشون کا تماشہ گاہ بنایا جاوے گا جو منافع کشی کی غرض سے کیجاوین تو برٹش دولت کا چشمہ اور راستہ ہو کر بہنے لگے گا اور جو روپیہ اس ملک مین لگایا جاے گا اُسکی قیمت گھٹ جاوے گی -

مین جانتا ہون کہ جنٹلمین آپ اس بات مین خوش ہونگے کہ اس ٹوسٹ مین ہر اکسلنسی لیڈی لینسڈون کا نام بھی شامل کردیا جاے جنکی فیاضانہ عنایات ایسی بلا طرفداری عطا ہوتی رہی ہین اور جنکے باعث اُس خاطر مدارات مین جو دیر اکسیلینسیز نے گورنمنٹ ہوس مین مرعی رکھی ہے اور بھی خوبصورتی پیدا ہوتی رہی ہے - مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ یہ دعا مانگیے کہ لارڈ اور لیڈی لینسڈون بخوشی تمام اپنے وطن پہونچ کر اپنے دوستون سے جا کر ملین اور ہمیشہ

جناب محتشم الیہ کو ملک اور ملکۂ معظمہ کی خدمت گزاری مین متواتر سرسبزی حاصل ہو۔

[یہ جام تندرستی بہت جوش کے ساتھ نوش کیا گیا۔تین چیرز حضور والیسراے کو اور ایک چیر مزید لیڈی لینسڈون صاحبہ کو دی گئی۔]

[جناب محتشم الیہ نے جواب مین یون ارشاد فرمایا:۔]

مسٹر پلی فیر۔ یور آنر۔یور اکسلنسی۔لیڈیز و جنٹلمین۔اول تو مجکو اُس عزت کا شکریہ ادا کرنا ہے جو آپ نے مجکو اس مکان مین مدعو کرکے بخشی ہے۔اور پھر لطف یہ ہے کہ مین ہی پہلا ایسا والیسراے ہون جسکو بنگال چمبر آف کمرس کی دعوت کھانے کی عزت حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے یہ مزید عنایت کی ہے کہ مجکو آنریری ممبر چمبر کا مقرر کیا ہے اور اس عنایت کی مین بہت بڑی قدر کرتا ہون۔مین آپ کو اس نئے مکان پر مبارکباد دیتا ہون جو چیمبر کے قبضہ مین آیا ہے اور واقعی یہ مکان اُس نام کے لائق ہے جو اُسکو جناب ملکۂ معظمہ کی اجازت سے عطا ہوا ہے اور یہ اجازت جناب ممدوحہ نے بہت جلد عطا فرمادی کیونکہ جیسا کہ مین نے اس عرصۂ پانچ سال کے اندر دیکھا ہے جناب ممدوحہ ہندوستان کے کاروبار کے ساتھ ذاتی دلچسپی رکھتی ہین۔

دوم اور سب باتون سے قبل مین اپنا ذاتی اور لیڈی لینسڈون کی جانب سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے ہم دونون کا ذکر نہایت خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے اور ہماری بخیر و خوبی و اپسی اور وطن مین خوشنودی کی دعا مانگی ہے۔مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ جو سال

ہم نے ہندوستان مین بسر کیے ہین اُنکی ہم کو محبت آمیز یاد قائم رہے گی۔ منجملہ دیگر دلچسپ واقعات کے جن مین مین شریک ہوا ہون میرے دل پہ اور کسی کا اتنا قوی اثر نہ ہوگا جتنا اس بڑے جلسہ کا جسمین آپ نے مجکو بلایا ہے۔

مین نہین جانتا ہون کہ آیا ایسے موقع پر آپ اپنے جدید ممبر سے یہ توقع رکھتے ہین کہ وہ تجارتی مضامین پر ایک طولانی اسپیچ دے۔ مین یہ بات کرنے کا وعدہ کرسکتا ہون اور پھر یہ بھی کہ سکتا ہون کہ خوب آزادی سے کام لون کیونکہ ہمارے انتظام ملکی کا ایسا کوئی صیغہ نہین ہے جس سے کلکتہ کے تاجرون کو تعلق نہ ہو۔ سلطنت ہند کے اندر امن وامان قائم رکھنے اور سلطنت مذکور کو بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنے۔ ہمارے سول انتظام کی عمدگی۔ ہمارے مالی انتظام کی مضبوطی اور ہمارے ملک کی ترقی بذریعۂ کار آمد نفع رسان تعمیرات سرکاری۔ ان سب کامون مین کلکتہ کے تاجران کم ازکم اُسی قدر دل لگاتے ہین جسقدر اور فرقہاے رعایا لگاتے ہین۔

لیکن مین امید کرتا ہون کہ مین یہ کہ سکتا ہون کہ ان الفاظ کی محدود تعبیر مین بھی گورنمنٹ ہند نے گذشتہ پانچ سال کے اندر تجارتی اغراض کی جانب عدم توجہی ظاہر نہین کی ہے۔ اور آپ ہم کو اس بات پر شاباش دینگے کہ ہم نے ان اغراض کو ترقی دینے مین حتی المقدور بہت کوشش کی۔ اور ایک بات کی نسبت تو مین یہ دعوے پیش کر سکتا ہون کہ ہم نے اُس شے کو مستحکم کرنے مین سخت کوشش کی ہے جسکو مین ہندوستان کے تجارت کی جڑ اور بنیاد کہون گا یعنے

انتظام کرنسی - جبکہ مین نے پچھلی مرتبہ پبلک مین اس معاملہ کی نسبت گفتگو
کی تھی اُسوقت کے بعد بہت سی باتین واقع ہوئی ہین - بعد سخت دشواری
کے شرمن ایکٹ منسوخ ہوگیا ہے اور وہ ۵۴ ملین اونس غیر مسکوک چاندی
کے جو عہد نفاذ ایکٹ مزبور مین ممالک متحدہ مین صرف ہوئی تھی اُس
چاندی کے ذخیرہ مین اور اضافہ ہوگئے ہین جو دنیا کی بازارون مین ڈالا گیا ہے
اسکے بعد یہ ہوا کہ سکریٹری آف اسٹیٹ نے کونسل بلون کے لیے اقل
نرخ منظور کیا اور اُنکو اپنے بلون کی فروخت مین ناکامی ہوئی - بے انتہا
غیر مسکوک چاندی کا ملک مین آنا اور یہ اندیشہ پیدا ہونا کہ شاید چاندی پر
محصول درآمد لگایا جاوے اور اُس سے ہماری تجارت چین کو اور بھی مزید
خطرہ پہونچے - ان سب باتون کے بعد حال مین یہ اعلان ہوا ہے کہ اس
محصول کے لگانے کا ارادہ نہ تھا - آخر کار اقل نرخ ٹھیک اُسوقت
ترک کیا گیا جبکہ کُل علامات سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب ضرورت زیادہ
بڑھ جاوے گی - ایسے موقع پر جیسا کہ یہ ہے مین اس امر کے فیصل کرنے کی
کوشش نہین کرونگا کہ سکریٹری آف اسٹیٹ سے اس امر کی سفارش
کرنے مین کہ اپنے بل ایک مقررہ قیمت سے کم فروخت نہ کرین اور ہمارے
قانون کرنسی کی تائید کرین گورنمنٹ ہند کی صلاح نیک تھی یا نہ تھی اس
حکمت عملی کو ہندوستان مین بہت حوصلہ ملا تھا اور ہم نے سفارش کی تھی
کہ اسکی آزمائش کیجاوے - میرے خیال مین یہ بات ابھی تک مشتبہ ہے
کہ آیا اس حکمت عملی کی کافی آزمائش ہوئی یا اسکو زیادہ عرصہ تک قائم
رکھنا چاہیے تھا - لیکن صریحاً یہ حکمت عملی ایسی تو نہ تھی کہ بے انتہا زمانہ تک
اُسپر عملدرآمد کیا جاتا اور سکریٹری آف اسٹیٹ مجکو یقین دلاتے ہین

کہ بعد عمدہ ترین مشورہ لینے کے انکی یہ راے قرار پائی ہے کہ اس حکمت عملی کے ترک کرنے کا وقت آگیا ہے نہ تو انھون نے نہ ہمنے اور جہان تک مین جانتا ہون نہ کسی پیشین گو نے یہ پیش بینی کی تھی کہ ملک کے اندر بے انتہا غیر مسلوک چاندی لائی جاوے گی کیونکہ خاص کر اسی کی وجہ سے سکرٹری آف اسٹیٹ کو خریدار نہین دستیاب ہوسکے ہین - اسکے نتائج سے سراسر نا امیدی پیدا ہوئی ہے اور ہمارے قانون کرنسی کے آثار غالباً بہت سے لوگون کو ہمیشہ سے زیادہ پُر از نا امیدی معلوم ہوتے ہین لیکن مین امید کرتا ہون کہ اس خاص آزمائش کی ناکامی پر حد سے زیادہ زور نہ دیا جاے گا اور عام لوگ یہ فرض نہ کر لینگے چونکہ اس آزمائش مین ناکامی ہوئی ہے لہذا ہمارے قانون کی تقدیر مین ہی ناکامی لکھی ہے - یہ بات فرض کر لینا بالکل بیجا ہوگا - یہ کہنا کہ اس قانون مین ناکامی ہوئی ہے ابھی بہت عجلت کرنا ہے - سکرٹری آف اسٹیٹ نے جو کوشش اس قانون کی تائید مین بذریعہ روکنے اپنے کونسل بلون کے کی تھی وہ اس تجویز کا اصل جزو نہ تھی - میرا خیال ہے کہ مین اُسکو یہ کہہ سکتا ہون کہ اس تجویز مین وہ مثل ایک دھبہ کے تھی اور میرے خیال مین بعض لوگ اس دھبہ کو بھی ایک نقصان وہ دھبہ کہینگے - اصل تجویز مین اگر کامیابی ہوسکتی ہے تو ایک ہی طریقہ سے ہوسکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کرنسی کے جسم کو اسقدر محدود کیا جاے جس روپیہ کی قیمت اُس دھات کی قیمت سے زائد ہو جاوے جسکا وہ بنا ہوا ہوتا ہے -

ہماری دانست مین اگر ٹکسالین برابر بند رہین تو رفتہ رفتہ یہ حد قائم ہوجاوے گی - مجکو احتمال ہے کہ بالفعل ہمکو یہ توقع رکھنی چاہیئے

کہ مبادلہ کے نرخ مین از سر نو تغیر و تبدل واقع ہوگا۔ اس مبادلہ کو کسی قدر
قیام دے دیا گیا تھا۔ کس حد تک اور کتنے عرصہ تک ۔ اس بات کی پیشین گوئی
مین نہین کرونگا۔ میرے خیال مین یہ کوئی شخص نہین بتا سکتا کہ جو اس ملک
کے باشندے چاندی خریدنے مین مصروف ہین اُنکی یہ ہوس کب بجھے گی۔
گو اُنکو چاندی بظاہر ارزان معلوم ہوتی ہے لیکن میری دانست مین یہ لوگ
کُل ہندوستان مین اس چاندی کی اُس قدر زیادہ قیمت دے رہے ہین
جو اُسکی موجودہ غیر مسکوک قیمت سے کہین زیادہ ہے۔ اسکے کئی وجوہ بیان
کیے گئے ہین کہ غیر مسکوک چاندی زیادہ کیون صرف ہوتی ہے بعض اوقات یہ
کہا جاتا ہے کہ یہ چاندی دیسی ریاستون کی ٹکسالون مین مسکوک ہونے کی
غرض سے جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ برابر ناجائز سکہ زنی ہوتی ہے
اور بعض مرتبہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بجاے سکہ کے غیر مسکوک چاندی بطور
وسیلۂ مبادلہ کام مین لائی جاتی ہے۔ لیکن میری دانست مین اس بات کا
جواب بہت صاف اور سادہ ہے۔ مجکو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ جب ہندوستان
کا دہقانی آدمی یہ دیکھتا ہے کہ دس روپیہ کا چاندی کا کڑا آٹھ روپیہ مین
مل سکتا ہے تو اُسکی طبیعت للچاجاتی ہے مین نہین جانتا کہ اگر اُسکو یہ معلوم ہوجاوے
کہ وہ کونسل کے ممبر مالی کی مشکلات مین اضافہ کر رہا ہے تو آیا اُسکو زیادہ
خوشی ہوگی۔ علاوہ برین کوئی یہ بھی نہین بتا سکتا ہے کہ ہماری تجارت
اس نئی حالت کے مطابق کب ہوجاوے گی یا یہ کہ جو نیران تجارت کی
حال کے واقعات کے باعث خراب ہوگئی ہے وہ اپنی معمولی حالت پر
کب آوے گی بقول مسٹر گوسلن کے اور کوئی سکہ ایسا نہین ہے جس نے
مثل روپیہ کے خرابی دکھائی ہو۔ پھر بھی جو کچھ ہم سب تجربہ سے دیکھ رہے ہین ۱۲

اُسکے بیان کرنے کا یہ ایک صرف دوسرا طریقہ ہے یعنی جسقدر زیادہ غور کیجیے
یہ بات زیادہ تر صاف معلوم ہوتی جاتی ہے کہ ہندوستان جیسے ملک
مین جہان کثیر آبادی ہے اور اس آبادی کا زیادہ تر حصہ محض معمولی سی
واقفیت پولیٹکل حالات سے رکھتا ہے اور روایت اور رسم و رواج کا
بہت ہی زیادہ پابند ہے بہ مقابلہٗ قوانین سیاست کے خیالات اور دستور
کا زور زیادہ ہے۔ لہذا ہم کو اس بات کا اقرار کرنے مین شرم کرنے کی
حاجت نہین ہے کہ ہم کو ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے جنکی پیش بینی
نہین کی گئی تھی۔ لیکن میری راے مین ابھی ایسی کوئی بات واقع نہین
ہوئی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ یہ مشکلات ناقابل عبور ہین۔ ہماری
حکمت عملی وہی ہے جو پہلے تھی اور یہ ارادہ نہین ہے کہ یہ حکمت عملی تبدیل
کیجاوے۔ میری دانست مین اس سے حسب خواہش نتیجہ نکلے گا اور
اگر نکلے گا تو ہندوستان کی تجارت کو اسقدر فائدہ پہونچے گا جو گذشتہ
چند سال کے اندر کسی قانون سے نہ پہونچا ہوگا۔ مین تہ دل سے یہ امید
کرتا ہون کہ ہمارا اسوقت کی امید کرنا واجب ٹھہرے جبکہ اُن لوگون کو
جنکو موجودہ نازک وقت مین ایسی سخت تکالیف پہونچی ہین اس فکر اور
نقصان کا کچھ معاوضہ ملجاوے۔ اس آزمائش کے وقت مین گذر
کرنے کے وقت جو کچھ مدد اور ہمدردی ہم کرسکین اُسکے یہ لوگ
واقعی مستحق ہین۔

مین آپ کو وہ عبارت پڑھ کر سُناتا ہون جسمین ممالک متحدہ
کے پریسیڈنٹ نے تقریباً ایسے ہی وقت پر حال ہین کانگریس سے
خطاب کیا تھا۔

"وہ جو تنسیخ حال مین فقرات متعلق بہ خریداری چاندی کے ہوئی ہے
اُس سے ہمارے معاملات کرنسی مین ازسرنو تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ یہین
شک نہین کہ اس کارروائی کا آخری نتیجہ نہایت عمدہ اور دوراندیشانہ
ہوگا۔ لیکن یہ امر غیر ممکن ہے کہ ابھی وہ حالات ٹھیک ٹھیک طور پر
معلوم ہوجاوین جو اس تبدیلی کے باعث واقع ہونگے یا کون (اگر کوئی)
تائیدی قانون بوادید اُن حالات کے ضروری یا قرین مصلحت معلوم ہوگا۔
مالی انتظام مین جو تغیر تبدل حال مین واقع ہوا ہے اُسکے بعد یہ ضرور
ہے کہ کاروبار کا اعتماد قائم ہونے کے لیے عرصہ درکار ہے" بعد ازان
یہ معنی خیز فقرہ لکھا ہے "ہم کو یہ چاہیے کہ تمام عارضی پُرلالچ تدابیر کی جانب
سے قطعی توجہ ہٹالین اور یہ ارادہ کرلین کہ سواے ایک دیرپا اور
مکمل مالی انتظام کے ہم اور کسی انتظام سے خوش نہ ہونگے"

جنٹلمین یہ الفاظ عقلمندی اور علو ہمتی کے ہین اور میرے خیال مین ہم
سب کو ذہن نشین کرلینے چاہئین۔

شاید اس معاملہ کے متعلق ایک امر ایسا اور ہے جسکا مجکو ذکر کرنا چاہیے
مین جانتا ہون کہ بعض لوگون نے گورنمنٹ ہند پر یہ الزام لگایا ہے
کہ کرنسی ایکٹ جیسا ضروری قانون سال گذشتہ مین بجاے کلکتہ کے
شملہ مین پاس کیا گیا۔ اب اس نکتہ چینی مین جو بحث اصول کی ہے
اُسکی بابت تو ہمارے نکتہ چینون اور ہمارے درمیان کوئی اختلاف
راے نہین ہے۔ میری بھی یہی راے مستحکم ہے کہ تمام ضروری قوانین
جنکا اثر عام دلچسپی کے معاملات پر پڑتا ہو (وہ مسائل جنکی بابت حالات
بذریعہ مباحثۂ کونسل معلوم ہوسکتے ہون) ضرور کلکتہ مین نہ کہ شملہ مین

پاس ہونے چاہئین - اس مباحثہ سے یہ غرض ہے کہ عام راے ظاہر ہو جاوے گی اور مجوزہ قانون کی تفصیل سے سب کو آگاہ کردیا جاوے گا اور جو کام کرنا مقصود ہوگا اُسکی کافی اطلاع پبلک کو ملجاوے گی لیکن جنٹلمین مین آپ سے یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہون - کہ اگر ہم کلکتہ سے چلے آتے اور کرنسی ایکٹ پر مباحثہ کرنے کے لیے ایک خاص اجلاس کرتے تو کیا اس غرض مین کوئی ترقی ہو جاتی؟ آپ کو یاد ہوگا کہ گذشتہ ماہ جون مین مسئلہ کرنسی کی حالت ایک خاص قسم کی تھی - جو حکمت عملی گورنمنٹ ہند اختیار کرنے کے لیے آمادہ تھی اُسکی نوعیت سے پبلک کو کامل واقفیت حاصل تھی اور پھر بھی بلا مباحثہ او نکتہ چینی کے ہم نے یہ حکمت عملی اختیار نہین کی تھی اور تاجر لوگون کو پورا موقع اس بات کا دے دیا تھا کہ اپنی راے اس معاملہ کی نسبت ظاہر کرین -

جو اسپیچ مین نے اُس کونسل مین دی تھی جسمین کرنسی بل پیش ہوا تھا اُسمین مین نے اپنی یہ راے ظاہر کردی تھی اور یہی راے میری ابھی تک ہے کہ سواے اس معاملہ کے اور کسی معاملہ پر باہر والون نے اتنا کامل مباحثہ کبھی نہ کیا ہوگا اور کونسل کا کوئی مباحثہ ایسا نصیحت بخش اور مکمل نہ ہوا ہوگا جیسا کہ پچھلے ایک دو سال سے مسئلہ کرنسی کا مباحثہ اخبارات اور جلسہ ہاے عام مین ہو رہا ہے -

چنانچہ میری اب بھی یہی راے ہے اور مین آپ سے یہ دریافت کرتا ہون کہ اگر یہ بات صحیح ہے کہ پبلک اغراض کو نقصان ہوا - جیسا کہ قبل از وقت اظہار ہماری اسکیم سے ہوا تو کیا ان اغراض کو اس بات سے اور زیادہ نقصان نہ پہونچتا کہ گورنمنٹ ہند اُسوقت تک کارروائی

کرنا ملتوی رکھتی جب لیجس لیٹیف کونسل کے کلکتہ مین اجلاس کرنے کا زمانہ آتا - مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ معاملہ کے اس پہلو کی جانب بھی ہم نے توجہ کی تھی اور عام اصول کی نسبت ہم کو آپ سے اسقدر کامل اتفاق تھا کہ ہم نے فی الواقع یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر رعایا پر مزید ٹکس لگانے کے لیے خاص قانون وضع کرنے کی حاجت ہوئی تو گورنمنٹ اس کام کے لیے پہاڑ سے اُتر کر ضرور کلکتہ جاوے گی اور کلکتہ مین ایک خاص اجلاس منعقد کرے گی -

مین اس مضمون کا ذکر چھوڑنے سے قبل اُن باتون سے اپنا پورا پورا اتفاق ظاہر کرونگا جو کہ آپ سے پریسیڈنٹ صاحب نے بیان کیے ہین - اُنھون نے یہ کہا ہے کہ انگلستان کے جو لوگ ہماری ریلوے لائنون کی توسیع کے اور تجارت کے فائدہ کے لیے روپیہ لگاتے ہین اُس روپیہ پر اس تغیر و تبدل کا جو چاندی کی قیمت مین ہوا ہے بہت خراب اثر پڑا ہے - میرا یہ مطلب نہین ہے کہ ہندوستان کی تجارتی ترقی قطعی مسدود ہو گئی ہے - بلکہ اس گھٹے ہوے نرخ مبادلہ کے زمانہ مین بعض دستکاریون کو تو خوب فروغ ہوا ہے اور یہ ترغیب صریحاً ایسی تو نہین ہو سکتی تھی کہ بے انتہا زمانہ تک کام دے لیکن یہ بات آسانی سے بتائی جا سکتی ہے کہ ہندوستان کی بہت سی دستکاریون مین بہت عمدہ ترقی ہوئی ہے - مگر سچ بات تو یہ ہے کہ جب اس امر پر غور کرتا ہون کہ یہ ترقی کیا ہے اور جب مین اس ملک کے ذرائع - اسکی زرخیز زمین - اسکی ارزانی مزدوری - کثیر آبادی اور غیر ترقی یافتہ قلزاتی ذرائع پر غور کرتا ہون تو مجکو ایسے آسان طور پر اطمینان نہین ہوتا ہے -

بحث اس بات پر نہین ہے کہ ترقی ہوئی ہے بلکہ بحث اس بات پر ہے کہ آیا یہ ترقی اس قسم کی ہوئی ہے جس سے اس ملک کے سوداگر لوگ خوش ہوسکین۔ تعمیرات ریلوے مین ہم اُس حد تک پہونچنے مین قاصر رہے ہین جسکی خواہش ہوسکتی تھی۔ اسوقت ہمارے یہان ۲۰۰۰۰ میل ریلوے لائن کھلی ہوئی ہے لیکن گذشتہ چند سال کے اندر ہمارا جدید لائنون کا اوسط تقریباً ہزار میل سے زیادہ نہین بڑھا ہے۔ اب اسکو اُس ترقی ریلوے سے ملایئے جو ممالک متحدہ مین ہوئی ہے۔ وہان ۱۸۵۶ء مین کُل میزان ۹۰۰۰ میل تھی اور ۱۸۹۶ء مین بڑھتے بڑھتے ۶۲۰۰۰ میل پر پہونچی۔ اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ ہماری کُل چھوٹی سی میزان مین سے ایک میل بھی ایسی نہین ہے جسکو نجی اولوالعزمیون کا تعمیر کرایا ہو کہا جاے ممکن ہے کہ اور مزاحمات بھی ہون اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ ہم ترقی خواہان ریلوے کو فیاضانہ ترغیب دے کر برابر ان مزاحمات کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہے ہین مگر میرا خیال ہمیشہ یہی رہا ہے کہ زیادہ تر نجی اُولوالعزمون نے ہمارے لیے ریلوے کی تعمیر مین روپیہ اسی وجہ سے نہین لگایا ہے کہ کرنسی کی حالت قیام پذیر نہین رہی ہے مبادلہ کی ایک مستقل اور معقول شرح ہوجانے دیجیے اور پھر اگر آپ یہ نہ دیکھین تو مجکو نہایت افسوس ہوگا کہ یورپ کے روپیہ لگانے والے اُن ریلوے لائنون کی تعمیر کو جو یہان تکملہ پانے کے لیے تیار ہین اُن کم مستحکم اُولوالعزمیون پر ترجیح دینگے جنمین حال مین لاکھون روپیہ انگلستان کے لوگون کا اور حصص دنیا مین صرف ہوا ہے۔

مین نے ابھی کہا تھا کہ تاجرون کو سلطنت کی حفاظت سے تعلق ہے اور یہ عام طور پر تسلیم کیا جاے گا کہ **گورنمنٹ ہند** کا اول فرض یہ ہے کہ سلطنت کو اندر اور باہر سے محفوظ رکھے - غیر ملک والون کے حملون سے بھی اور اندرون ملک کے فسادات سے محفوظ رکھے - چنانچہ حال مین شاید ہمکو خطرہ اول الذکر کے انتظام کرنے کا خیال سب سے زیادہ پیش نظر رہا ہے - یورپین ملکی معاملات کی تغیر پذیر حالت جسمین ہندوستان کے ملکی معاملات بھی شامل ہین - ایک غیر سلطنت کا ہمارے مغربی سرحد کی جانب پیش قدمی کرنا جسمین وہ علامات فساد بھی شامل کرنے چاہئین جو ایک دوسری بڑی سلطنت ہندوستان کے مشرقی سرحد کی جانب دکھا رہی ہے وہ امن و امان جو باستثناء چند شاذ واقعات کے ہماری سرحد پر رہا ہے - ان سب باتون کے باعث لوگون کا خیال زیادہ تر بیرون ملک کی دھمکیون کی جانب مائل ہے - اُن اندرونی خطرون کا اتنا خیال نہین ہے جو ہمارے اس ملک مین رہنے کے باعث ضرور ہی ہونگے اور جنکی بابت لوگون کو اُسوقت خیال تھا جسکو ایک نسل کا زمانہ گذر چکا ہے - شاید مین یہ بھی کہہ سکتا ہون کہ اپنے چار سال کی مدت عہدہ کے اندر چونکہ مجکو ہمیشہ دو کمانڈر انچیفون اور دو فوجی ممبران کونسل سے برابر رازدارانہ خط و کتابت کا اتفاق رہا ہے لہذا مجکو بالکل شک نہین ہے کہ حال مین ہم نے نہ صرف سلطنت ہند کی حفاظت مین اضافہ کیا ہے بلکہ جو قوت ہم کو اسوقت اسبارہ مین ہے کہ ضرورت کے وقت اپنی سرحد کے اندر یا باہر غنیم کا مقابلہ کر سکین وہ ابتک کسی زمانہ مین نہ تھی - ہماری حفاظتی تعمیرات کا کام خوب عمدگی سے ہو رہا ہے اور اب قریب تکملہ ہین بشرطیکہ ایسے کامون مین تکملہ ہوا کرتا ہو - ہمارے

وسائل آمدورفت مین بہت اصلاح ہوگئی ہے اور ہماری افواج کے پاس ایسا عمدہ سازوسامان کبھی نہین ہوا تھا۔ نہ اسقدر کبھی مسلح و آمادہ بہ جنگ تھے۔

اسوقت مین خاص کر تین باتون کا ذکر کرونگا جو فوج سے متعلق ہین اور جنمین میری مدت عہدہ کے اندر خوب ترقی ہوئی ہے اور مین نے خاص دلچسپی ظاہر کی ہے۔ اول تو ہم نے اپنی دیسی پلٹنون مین بجاے اُن آدمیون کے جو مختلف اقوام کے تھے اور ہماری بعض رجمنٹون مین شریک تھے ایسے آدمی بھرتی کیے ہین جو ہندوستان کے دلاور اور جنگ آور اقوام مین سے ہین۔ ہمارے خیال مین اگر آپ کو سپاہی کی تنخواہ دینی پڑتی ہے تو ہمارا کام یہ ہے کہ آپ کو اچھا سے اچھا سپاہی دین جو روپیہ کے ذریعہ سے دستیاب ہوسکے۔ دوسرے والیان ملک اور دیسی حکمرانون کی دلی مدد سے ہم اس بات مین کامیاب ہوے ہین کہ ان دیسی حکمرانون کی افواج کو ہمنے اپنی افواج مین سلطنت کی حفاظت کے لیے شامل کیا ہے (اسبارہ مین ایک نامی پیشرو لارڈ ڈفرن کی حکمت عملی کی تقلید کی گئی ہے) اس موقع پر مین اُن سرداران اور والیان ملک کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے ہمکو امدادی افواج دی ہین۔ ان افواج مین بعض تو ایسی ہین کہ ہماری عمدہ ترین ہندوستانی افواج کی برابری کا دعوے رکھتی ہین اور موجودہ اور سابق دونون کمانڈر انچیف صاحبان نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ افواج بطور جزو افواج سلطنت بہت بڑی قیمت رکھتی ہین اور انکے دلون مین بہت عمدہ جوش بھرا ہوا ہے۔ آپ کو یہ معلوم ہونے سے دلچسپی ہوگی کہ ان افواج کو چند مواقع پر ہماری ہی پلٹنون کے ساتھ فوجی تعلیم دی گئی ہے

اور ان مواقع پر اُنھون نے نہ صرف عمدہ کام کیا ہے بلکہ جرم سے بالکل بری رہے ہین۔ تیسرے ہم نے بعد دشواری بسیار اُس پُرانے قاعدہ کو شکست کیا ہے جسکی روسے بمبئی اور مدراس کی افواج گورنمنٹ ہند کی براہ راست ماتحتی سے علیحدہ تھین۔ اس طریقہ سے تیزی اور جلدی کے بجاے توقف و پیچیدگی اور اُس کل کے بجاے جنمین کوئی اُلجھن بھی واقع نہ ہونی چاہیے رُکاوٹ پیدا ہوئی تھی۔ اور پھر یہ طریقہ غیر مروج خیالات پر مبنی تھا۔ یکے بعد دیگرے ہر ایک گورنمنٹ اسکو خراب بتاتی چلی آتی تھی اور آخرکار اُس شاہی قانون کی روسے جو ہماری پُرجوش و متواتر درخواست پر وضع کیا گیا تھا یہ طریقہ مسدود کیا گیا۔ آیندہ سے حالانکہ ہم حتی الامکان جزوی معاملات کو بھی ایک جا فراہم کرینگے مگر کل بڑے معاملات متعلق بہ انتظام فوجی کا مجملاً تصفیہ کمانڈر انچیف اور سپریم گورنمنٹ کیا کرینگی اور وہ واہیات طریقہ مسدود کیا جاے گا جسکے باعث لڑائی کے زمانہ مین کسی فوجی مہم پر تین مختلف صوبون کی افواج بھیجی جایا کرتی تھین اور انمین سے ہر ایک صوبہ کی فوج زیر اہتمام و انتظام ایک مختلف لوکل گورنمنٹ کے ہوتی تھی۔

یہان تک تو سب معاملہ صاف ہے۔ اس بات سے ہر ایک شخص اتفاق کرے گا کہ ہم کو لڑائی کے لیے تیار رہنا چاہیے اور احتیاط کے کام کرنے مین جو صرف پڑے اُسکو برداشت کرنا چاہیے۔ جو لوگ کہ ہماری تجارت سے تعلق رکھتے ہین مین امید کرتا ہون وہ اس صرفہ کو بمنزلہ ایک بیمہ کے تصور کرینگے اور صرف یہ خواہش کرینگے کہ ہم کو اپنے روپیہ کی اچھی قیمت ملی۔ لیکن جن لوگون کو اصل حقیقت نہین معلوم ہے یا جنھون نے حال کے

چند سال کے حالات کو غور کے ساتھ نہین دیکھا ہے اُنکو ایک قسم کے آور فوجی صرفہ کی ضرورت صاف صاف نہین معلوم ہے ۔ میرا مطلب اُس صرفہ سے ہے جو سرحد کے مختلف مقامات کی چھوٹی چھوٹی مہمون مین پڑتا ہے جنکو سر جارج کیمبل نے وہ حقیر چھوٹی چھوٹی لڑائیان، کہا ہے ۔ اور یہ لڑائیان ہم کو حال مین کثرت سے کرنی پڑی ہین ۔ ان لڑائیون کی نسبت یہ خیال واہیات ہے کہ یہ لڑائیان حوصلہ مند نوجوان افسران کے باعث ہوتی ہین جو اپنے پیشہ مین ترقی پانے کے اور وہ فوجی انعامات اور تمغے حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہین جو سپاہی کو بہت عزیز معلوم ہوتے ہین ۔

ایک طرح پر تو فی الحقیقت ... یہ لڑائیان کسی طرح پر حقیر نہین ہین ۔ جن افسرون اور سپاہیون نے ان لڑائیون مین کام کیا ہے اُس سے کم وفاداری اور دلیری نہین دکھائی ہے جو بڑی بڑی لڑائیون مین دکھائی جاتی ہے فی الحقیقت مجکو بعض اوقات یہ خیال ہوا ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی لڑائیون مین جو دور دراز کے مقامات پر لڑنی پڑتی ہین زیادہ دلیری اور مستعدی کی ضرورت ہے کیونکہ بڑی بڑی لڑائیون مین جہان بہت سی سپاہ ہوتی ہے وہان ہر ایک شخص کو اپنے ساتھی سپاہیون کی کثیر جماعت کی مدد کا بھروسہ رہتا ہے ۔ مجکو شبہہ ہے کہ آیا بمقابلہ اُس حملہ کے جو بانس کی حفاظت پر ایک گنجان جنگل مین ایک دغاباز غنیم اور مضر آب ہوا کے مقابلہ مین صرف تھوڑی سی فوج یا پولس کے بھروسہ پر کیا جاے اور کسی حملہ مین اسقدر زیادہ اظہار اعلیٰ ترین اوصاف سپہ گری کی ضرورت نہین پڑتی ہے ۔ اسی طرح پر ایک پہاڑی کے ڈھال پر جسکی حفاظت ایک مخالف فرقہ کے

سنگروں سے ہوتی ہو جو کہ گلگت ایجنسی کے ایک دور دراز کے گوشہ
مین رہتے ہین حملہ کرنے مین بھی اعلی ترین اوصاف سپہ گری کی ضرورت
پڑتی ہے۔ اور خواہ ان چھوٹی لڑائیون سے ہمارا کچھ ہی کام ہوا ہو یا نہ ہوا ہو
کم از کم انسے ایک بات تو خوب معلوم ہو گئی کہ ہمارے افسرون اور
سپاہیون نے نہایت آزمائش کی حالت مین بہت ہی نفیس جوانمردی
ظاہر کی ہے۔

لیکن جو صرفہ جان اور مال کا ان چھوٹی لڑائیون مین ہوتا ہے وہ شاید
مجھ سے زیادہ کسی کو ناگوار نہ گذرتا ہوگا۔ یا جو بے چینی ان چھوٹی لڑائیون
سے اکثر پیدا ہوتی ہے اُسکا حال بھی مجھ سے زیادہ کسی کو نہ معلوم ہو گا
لیکن میرا خیال ہے کہ اس بے چینی کی بنیاد ایک بہت بڑی بات کی
فراموشی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شور و فتنہ سرحد کے مختلف مقامات پر دکھائی
دیتا ہے یہ صرف بیرونی اور ظاہری علامت اس بات کی ہے کہ چند
واقعات کے باعث جو ہمارے قابو سے باہر ہین سلطنت ہندوستان
حالت علیحدگی سے گذرتی جاتی ہے اور ایسی حالت سے گذر کر جسمین
ہم کو ٹھیک ٹھیک سرحد رکھنے کی ضرورت نہین تھی ایک ایسی جدید حالت
مین پہونچتی جاتی ہے جسمین ہماری سلطنت کی حد فی الواقع دو یا شاید
تین بڑی حکومتون کی سرحد سے ملجاویگی اور اسوقت ہم کو خوشی سے یا
ناخوشی سے اس بات پر مجبور ہونا پڑے گا کہ ٹھیک ٹھیک سرحد اور حلقہ ہائے
جواب دہی قائم رکھین۔

آپ ہندوستان کا نقشہ ملاحظہ کیجیے جسمین ۵۰۰۰ یا ۶۰۰۰ میل
بڑی سرحد ہے اور پھر خیال کیجیے کہ ایسے کتنے کم مقامات ہین جہان آپ

۶۔ سال گذشتہ سے قبل یہ بات اعتبار کے ساتھ کہہ سکتے تھے "کہ یہ ہماری سرحد ہے ہم کو اسکے پیچھے ٹھہرنا چاہیے اور اُس نفرت سے گریز کرنا چاہیے جو اپنے ہمسایون کے نشانات حد بندی کے علیحدہ کرنے والون پر کیجاتی ہے۔ کہین ایک دو جگہہ پر چند میل تک سرحد صاف صاف بندھی ہوئی ہے اور اُسکو سرحد کہا جا سکتا ہے لیکن یہ مبالغہ کی بات نہین ہے کہ باستثناء چند مقامات کے سلطنت ہند کی سرحد عرب کے کنارہ سے لے کر ملک برہما کی اُن چھوٹی چھوٹی ریاستون تک جو دریاے سالوین کے اُس پار واقع ہین پچھلے چند دنون تک ڈھیلی حالت مین رہتی آئی ہے —

بجاے اُس سرحد اور صاف محدود سُرخ لائن کے جو نقشہ مین رنگ آمیزی کرنے والے کو ایسی خوشگوار معلوم ہوتی ہے ہماری سلطنت کی مغربی جانب غیر محدود مقبوضات خان قلات اور وحشی فرقہ ہاے وادی زوب وپہاڑی قلعے وزیرستان وجنگ آور فرقہ ہاے خیبر اور چھوٹی چھوٹی ریاستین جو مجموعۂ باجور کے نام سے مشہور ہین واقع ہین۔ شمال کی جانب ہم کو گلگیت ایجنسی کی دور دراز کے وادیون سے کام پڑا ہے جو کوہ ہندوکش کے بلند درون سے ملے ہوے ہین۔ اور پامیر سے کام پڑا ہے جو تین بڑی سلطنون کے ملنے کی جگہہ ہے جنکے دعاوی مخالف کا ابھی تصفیہ ہونا باقی ہے۔ اور پھر سب سے بڑی حد فاصل کوہ ہمالیہ کے سلسلہ کی ہے جسکے حالات ابتک کچھ بھی نہین معلوم ہوے ہین۔ مشرق کی جانب ہم کو اُس بے سُراغ اور نامعلوم ملک کا سامنا کرنا پڑا ہے جو صوبہ بنگال اور برہما کے درمیان حائل

ہے اور جسمین چین ولوشائی اور دیگر غیر قابل اطمینان ہمسایہ قومین رہتی ہین۔ پھر برھما کے آگے ایک اور وسیع قطعہ ملک کا تھا جو چھوٹی چھوٹی گمنام ریاستون اور قومون کے قبضہ مین تھا۔ ان قومون مین سے بعض تو بہ حیثیت باقی ماندہ وارثان برھما بلاشک ہمارے زیر حکومت ہین لیکن بعض کو بظاہر ملک سیام یا چین اور برھما سے تعلق ہے۔

جب تک کہ یہ ممالک پولیٹکل نظر مین صرف بطور لاوارثی معلوم ہوتے تھے جنمین چھوٹے چھوٹے سردارون کی عملداری تھی اور یہ عملداری بھی ایک دوسرے کا سر کاٹنے کے خوش گوار کھیل یا ایک دوسرے کی رعایا چرانے کے ذریعہ سے قائم ہوئی تھی اُسوقت تک تو ہم یہ کرسکتے تھے کہ جو کچھ واقعات ان ممالک کے اندر ظہور پذیر ہوتے اُنکی کچھ پروا نہ کرتے اور یہ حکمت عملی اختیار کرتے کہ جب وہ لوگ ہم پر حملہ کرتے تو ہم اُنپر حملہ کرتے اور اُنکو پھر اپنی بدستور حالت پر چھوڑ دیتے۔ لیکن گذشتہ چند سال کے اندر ایک بڑی بھاری تبدیلی واقع ہوگئی ہے ایک طرف تو روس نے اور دوسری طرف فرانس نے اور تیسری طرف چین نے برابر پیش قدمی کی ہے۔ روس نے حال مین اپنی ایشیائی ریلوے کی توسیع اور آگے بڑھی ہوئی سرحدی چوکیون کے قائم کرنے اور کوہ ہندوکش کے درون کے ملحقہ ممالک پر دعوی کرنے مین جو تبلک کسی کے قبضہ مین نہ تھے بڑی سرگرمی ظاہر کی ہے۔ یہ بھی ہم سب کو معلوم ہے کہ دوسری جانب فرانس بڑھتے بڑھتے میکانگ تک آپہونچا ہے اور ہماری اور فرانس کی عملداری کے درمیان صرف

وہ بھی کمزور حد فاصل حائل ہے جو "آمرہ" کی سلطنت سے پیدا ہوئی چین نے بھی بہت بڑی پیش قدمی کی ہے۔ اور پھر ہم بھی بالکل ساکت ہی نہیں بیٹھے رہے ہین کیونکہ برٹش انڈیا کے جانب مشرق بالائی برھما کے الحاق کے باعث ہماری حالت بالکل بدل گئی ہے اور ہم کو چین لشائی ملک سے ایک جدید تعلق پیدا ہو گیا ہے اور یہ ملک برٹش قلمرو کی ایک سرحد ہے۔ ماسوائے اسکے وہ ملک ہمارے قبضہ مین آگیا ہے جو کہ دریائے میکانگ تک بلکہ اُس سے آگے تک پھیلا ہوا ہے اور یہ بھی ہم کو معلوم ہے کہ حال مین اس دریا کے بائین کنارہ پر ایک بڑی یوروپین حکومت کا تسلط ہو گیا ہے۔

اس صورت مین کیا یہ بات صریحاً ظاہر نہین ہے کہ درمیان کے ملک مین ہمارا تعلق بے انتہا بڑھ گیا ہے۔ پولیٹیکل جغرافیہ مین قانون قدرت خالی جگہ کو ناپسند کرتا ہے اور اگر کوئی امر تحقیق ہے تو وہ یہ ہے موجودہ حالت مین ہمارے ہندوستان کی سرحد پر اگر کوئی مقامات خالی چھوڑ دیے جاوینگے تو اگر ہم خود اُنپر قبضہ نہ کرینگے کوئی اور شخص اُنپر قبضہ کرلے گا۔ چنانچہ اب یہ صورت ہے کہ جن اضلاع کو ہم بے پروائی کے ساتھ لاوارثی قرار دے کر یہ سمجھا کرتے تھے کہ ہم کو اُنسے کچھ تعلق نہین ہے وہ یکبارگی ہمارے لیے بطور جزو سرحد سلطنت کے بہت ہی ضروری ہو گئے ہین۔

مغربی سرحد پر ایک خاص وجہ ایسی ہے جس سے ہم یہ حکمت عملی کام مین نہین لاسکتے کہ سرحدی ممالک مین دست اندازی کرنے سے پرہیز کرین۔ چند صورتون مین ہمارا یہ ایک متبرک فرض ہے کہ اپنے دوست

امیر افغانستان کو مدد دین تاکہ وہ اپنے مملکت کی استواری قائم رکھین۔ جو مواعید ہم نے امیر سے کیے ہین بلاشک وہ بہت ہوشیاری کے ساتھ محدود کیے گئے ہین اور اُنکے ساتھ ضروری شرائط لگے ہوے ہین۔لیکن پھربھی وہ مواعید ایسے ہین کہ اُنکو کوئی برٹش گورنمنٹ فراموش نہین کرسکی۔بلکہ ان مواعید کی روسے ہم کو کسی موقع پر اس بات پر مجبور ہونا پڑے گا کہ غنیم کا مقابلہ اپنی سرحدون سے آگے بڑھ کر کرین - ایسی صورت مین ہم کو اُن قدرتی رستون سے کام لینا پڑے گا جو برٹش انڈیا سے افغانستان کو جاتے ہین لہذا ہم نے درۂ بولان مین ہو کر ریل نکالی ہے اور قطع مین فوج رکھی ہے بلکہ حال مین درۂ گومل کھولا گیا ہے اور جو آمدورفت ہماری قطع اور گومل کے دروازہ کے درمیان وادی زوب مین ہو کر ہوتی ہے اُسمین بہت بڑی اصلاح پیدا ہوئی ہے۔

چنانچہ اِس طرح پر اُس جگہ کا خیال پیدا ہو گیا ہے جسکو بہ خیال آسانی بطور "حلقہ اثر" ملحقہ اصلی سرحد سلطنت ہند کے کہا جاتا ہے۔اور یہ حلقہ ایسا ہے جسمین ہم یہ کوشش نہ کرنے پاوینگے کہ خود ملک پر حکمرانی کرین بلکہ اس ملک کے اندر یا باہر کے کسی شخص کو دست اندازی نہ کرنے دینگے۔

میری رائے مین اُن قومون اور چھوٹی چھوٹی ریاستون کے ساتھ برتاو کرنے مین جو اس حلقہ اثر کی حد کے اندر آوینگے جن خاص خاص شرائط کو عمل مین لانا چاہیے وہ یہ ہین —— اول یہ کہ اس حلقہ کے اندر ہم کو خود ان قومون کے ساتھ براہ راست تعلق رکھنے چاہیئن مگر اور کسی سلطنت کو دخل دینے کی اجازت نہ دینی چاہیے - دوم یہ کہ یہ حق ہماری

لیے ہی مخصوص رہے گا کہ جب چاہین چلے جاوین اور سڑکین تعمیر کرائین اور اگر ضرورت پڑے تو ان سڑکون کی حفاظت کے لیے چوکیان قائم کرین - سوم یہ کہ ہم کو ان قومون کی خود مختاری کا لحاظ رکھنا چاہیے اور اُنکے اندرونی معاملات مین دخل دینے یا اُنکو اپنی عدالتون اور قوانین کے زیر اثر کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے -

اس قسم کے انتظامات کی آزمائش کی گئی ہے اور اُنہین کامیابی ہوئی ہے - میری دانست مین جو ملکی حالت اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے اُسکے لیے یہ حکمت عملی بہت درست ہے - اور اس سے یہ بھی خطرہ نہین ہے کہ آیندہ ہم کو وہ مشکلات اور مصارف پیش آوین جو سابق کی حکمت عملی کے باعث پیش آتے تھے جسکی رو سے اول تو تعزیری مہین بھیجی جایا کرتی تھین اور اُنکے بعد فوراً ہی بالکل دست کشی اختیار کیجاتی تھی - جو اسپیچ لارڈ لٹن نے ایک مرتبہ اپنی کونسل مین دی تھی اُسمین لارڈ صاحب موصوف نے اس حکمت عملی کی نہایت موزون تعریف یہ کی تھی کہ اس حکمت عملی مین اول تو انتقام لینے کی اور بعد ازان سست اور بیکار بیٹھے رہنے کی کوشش کیجاتی تھی -

مین اس معاملہ کے متعلق اسقدر اور کہنا چاہتا ہون کہ گو مین اس حلقہ اثر کو برقرار رکھنا بہت پسند کرتا ہون مگر مین اس حلقہ کو اتنا چھوٹا رکھنا پسند کرتا ہون جو بخیال حفاظت ہمارے ممالک نظم یافتہ کے ممکن ہو اور جسکو اُن سرحدی لائنون کے دریافت حال سے بھی ربط ہو جو ملک کے علامات متعلق بہ جغرافیہ و مختلف نسل انسان کے موافق ہو جب ملک کی اس طرح پہ حدبندی ہو جاوے گی اُسکے اندر ہم کو اس حکمت عملی کا

ایسی خوبی کے ساتھ عملدرآمد کرنا چاہیے کہ اُن قوموں کو ہماری نیت اور قابلیت کا یقین ہوجاوے۔

میرے خیال مین گورنمنٹ ہند واجب طور پر اس بات پر فخر کرسکتی ہے کہ گذشتہ دو تین سال کے اندر اس حلقۂ اثر کی حد قائم کرنے مین اُسنے کچھ ترقی کی ہے اور جو ترقی اُس حصۂ سرحد پر ہوئی ہے جہان کہ ہمارا ملک ہمارے دوست امیر افغانستان کے ملک سے ملتا ہے وہ ترقی اور کسی حصۂ سرحد مین نہین ہوئی ہے۔ جو انتظام حال مین سر مارٹمر ڈیورنڈ نے کیا ہے اور یہ انتظام ایسی مشکلات کے مقابلہ مین کیا گیا ہے جنکی وسعت اسوقت تک نہ سمجھی جاوے گی جب تک کہ ان واقعات کی تاریخ نہ لکھی جاوے گی اور میری راے مین اگر سر مارٹمر ڈیورنڈ اس نازک معاملہ مین اپنے ستودہ اوصاف فراست۔ ضبط اور وفاداری سے کام نہ لیتے جن اوصاف کے باعث ہز ہائنس امیر کو اُنکا پورا پورا اعتماد ہو گیا ہے تو اس انتظام پر ہمارا کبھی دسترس نہ ہوتا اُسکی نسبت مجکو یہ دعوی ہے کہ اس انتظام سے بہت سے فوائد حاصل ہوے ہین اول تو آیندہ کے لیے یہ خطرہ جاتا رہا کہ دونون امیر افغانستان اور دریائی سرحدی قومون کے ساتھ کبھی غلط فہمی نہ ہوگی اور دوم اب اُن چھوٹی چھوٹی حقیر لڑائیون کی ضرورت نہ پڑے گی جنکا ذکر مین نے ابھی کیا ہے یہ بات اُس صورت مین حاصل نہ ہوتی جبکہ ہم کو کتنی ہی کامیابی کے ساتھ مہین کرنی پڑتین یا اُن جنگ آور سرحدی قومون پر بذریعہ خونریزی کامیابی ہوتی جن سے ہم اکثر لڑے ہین اور ایسے ضعیف نتائج حاصل ہوے ہین۔

شاید اس انتظام کی اصل قیمت کا سچا اندازہ اس طرح پر ہو سکتا ہے
کہ اُن نتائج پر غور کیا جاے جو اس انتظام کی عدم موجودگی مین زمانہ گذشتہ
مین پیدا ہوتے تھے - میری دانست مین یہ کہنا داخل مبالغہ نہین ہے کہ
پچھلے چند سال کے اندر جو متواتر فتنہ و فساد رہا ہے اُسکی سب سے بڑھکر
وجہ یہ تھی کہ ہم ہز ہائنس امیر کے ساتھ اُن سرحدی مسائل کے تصفیہ کا
انتظام نہین کر سکے تھے - ابکی موسم سرما سے قبل تمام باتون سے غلط فہمیان
اور کشیدگیان پیدا ہوتی تھین - ایک جانب تو برٹش گورنمنٹ کو یہ خواہش
تھی کہ اپنی سرحد پر امن و امان قائم رکھے اور وہ بڑے راستے کھلے رکھے
جو اس سرحد کو جاتے ہین - دوسری جانب ایک مشرقی حکمران کو بیرونی
اثر ناپسند تھا اور اپنی قوت سے واقفیت حاصل تھی - اُسکو یہ بھی معلوم
تھا کہ وہ ایک ایسے تخت کا مالک ہے جسکے متعلق ہمیشہ سندی اور شاندار روایات
سرداری مشہور چلی آئی ہین جسمین وہ کُل مسلمان اقوام بھی شامل ہین جو
سرحد پنجاب پر بود و باش رکھتے ہین - ایسے حکمران کو ایک ایسی سلطنت
دے دینا جسکی ٹھیک ٹھیک سرحد نہ مقرر ہوئی ہو گویا مشکلات اور غلط
فہمیون کا مول لینا تھا اور یہ مشکلات اور غلط فہمیان تو ہم کو پہلے ہی سے
بہت کچھ پیش آچکی ہین - اگر اس صورت مین سرحدی قومین جنکو یہ معلوم
ہوتا کہ مدد امیر سے ملے گی یا ہم سے کبھی کابل سے کبھی گورنمنٹ پنجاب
یا کبھی بلوچستان ایجنسی سے مدد طلب کرتین تو کیا تعجب کی بات تھی
اور یہ کیا حیرت کی بات تھی کہ جب صورت حال یہ ہوئی تو تجارتی رستون
مین رہزنی ہوتی اور برٹش عملداری پر حملے کیے جاتے پھر اُنکا انتقام
لیا جاتا یا ہر ایک شریر مفسد اور سازشی دعویدار سرداری کسی سرحدی

ریاست کا جب اُسکا دل چاہتا ہمارے مقابلہ مین آجاتا اور اپنے آپ کو زیر حمایت خاص حکمران اسلام کے بتاتا۔ یا کیا یہ بات قرین قیاس نہ تھی کہ جو ریلوے لائنین ہم بناتے اور اُن پہاڑی حدود فاصل مین ہو کر اُسنے نکالتے جو امیر کی قلمرو اور ہماری عملداری مین بطور پردہ حائل ہین اُنسے امیر کو شبہہ پیدا ہوتا؟ ۔

مین امید کرتا ہون کہ اب ان تمام کوفتگیون اور امور ناگوار خاطر کا نام ونشان بھی نہین رہا ہے اور مجکو یقین ہے کہ میرے جانشین ہز ہائنس امیر کو جنہون نے حال کے نامہ وپیام کے اثنا مین بہت بڑی خواہش اس بات کی ظاہر کی ہے کہ ایک قابل عزت انتظام ہوجاوے اور اُنکی اور ہماری گورنمنٹ کے مابین باہمی رنجش کے تمام اسباب رفع ہوجاوین ایک ایسا سچا دوست اور ہمسایہ پاوینگے جو بخوشی و دیانت داری اُس عہدنامہ کی پابندی کرنے کو آمادہ ہوگا جو کہ اُنکے ساتھ حال مین ہوا ہے ۔

ہماری شمالی سرحد کے متعلق ابھی تک مابین گورنمنٹ جنابہ ملکہ معظمہ وگورنمنٹ جناب شاہنشاہ روس نامہ وپیام ہورہے ہین یہ بات تو صریحاً غیر مناسب ہوگی کہ جبکہ ابھی تک یہ نامہ وپیام جاری ہین تو مین کوئی اعلان اُنکے غالب نتیجہ کی بابت کرودن لیکن یہ بات تو مین کہہ سکتا ہون کہ مجکو امید قوی ہے کہ اُن ممالک کی بابت جو آیندہ سے جداجد اروسیون کے اور ہمارے حلقہ اثر کے اندر رہینگے ایک معقول انتظام ہوجاوے گا اور یہ امید کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ گورنمنٹ روس اس نہایت ضروری انٹرنیشنل مسئلہ کا تصفیہ ایک غیر ممکن العمل صورت پر

کرے گی۔ شمالی سرحد کا تذکرہ چھوڑنے سے قبل مجکو یہ بھی فراموش نہ کرنا چاہیے
کہ ہم نے چین کے ساتھ سرحد سکم و تبت کی نسبت ایک قابل اطمینان
فیصلہ کر لیا ہے اور تجارت کے لیے وہ سہولتین بھی طے ہو گئی ہین جن سے تجارت
کی قیمت میرے خیال مین آیندہ اور زیادہ بڑھ جاوے گی۔ سلطنت ہند کی
جانب مشرق بھی خوشی کی بات ہے کہ اس معاملہ مین بہت ترقی ہوئی ہے۔
وہ وسیع قطعہ ملک کا جو برھما بنگال اور آسام کے درمیان واقع ہے
اور جسکو عموماً ملک چن لشائی کہتے ہین اب جلد جلد امن و امان ہوتا جاتا ہے
اس ملک مین بظاہر ہم کو اس موسم مین اپنی فوج سے صرف یہ ایک کام
لینا پڑے گا کہ صرف ایک مفسد گانون کو سزا دے جسمین کل مکانات کی
تعداد قریب پچاس کے ہے۔ اس مہم مین ۳۰۰ یا ۴۰۰ سپاہی ملیٹری
فوج کی ضرورت ہوگی اور میرے خیال مین اس مہم کو بمنزلہ فتح کے ہی
سمجھنا چاہیے۔ سلطنت سیام کے ساتھ ہماری سرحد بہت عمدگی سے
قائم ہو گئی ہے اور وہ سرحد جو ہماری عملداری برھما اور سلطنت چین کے
درمیان واقع ہے اور بالائے آزاودی سے لیکر یونان کے جنوبی
حد تک ۵۰۰ میل کے فاصلہ مین پھیلی ہوئی ہے اُسکی نسبت بھی یہ امید
کیجاتی ہے کہ جلد دوستانہ طور پر تصفیہ ہو جاوے گا۔ اگر آپ یہ خیال
کرین کہ ہماری سرحد افغانستان کا طول اتنا ہی ہے جتنا کہ کل مغربی سرحد
روس کا بحر بالٹک سے بحر اسود تک ہے اور ہمارے برھما و چین کی
سرحد کی وسعت کل بری سرحد اٹلی کے برابر ہے تو آپ کو اس کام کی
عظمت کا کچھ خیال معلوم ہو جائے گا۔ آپ شاید مجھ سے اس بات مین
اتفاق کرینگے کہ اس کام مین زیادہ تر دشواری اسوجہ سے پیش آئی ہے

کہ اس جدید نظم یافتہ سرحد کا ایک بڑا حصہ ایسے ملک مین ہے جسکا حال بہت ہی کم معلوم ہے اور جسکی نہ تو کبھی کسی نے صحیح پیمائش کی ہے اور نہ کسی نے اسکا حال بخوبی دریافت کیا ہے -

اب مین آپ سے یہ عرض کرتا ہون کہ یہ سرحدی مسائل ملک کی تجارت کے لیے بہت ہی ضروری ہین کیونکہ جبتک سرحد کا انتظام نہ ہو تو ہماری سرحد پر امن وامان کا نام ونشان بھی نہین ہوسکتا اور جس صورت مین امن وامان نہ ہوا تو سرحد پار کی تجارت کا تو ذکر ہی کیا ہے - شاید آپ کو یہ بات معلوم ہونے سے دلچسپی ہوگی کہ جو سرحد پار کی تجارت بالاے برھما اور چین کے ساتھ ہوئی ہے اُسمین اصلاح پیدا ہونے کی علامات پہلے ہی سے صاف صاف معلوم ہوتی ہین - مین جانتا ہون کہ کسی زمانہ مین اس تجارت کو بڑا فروغ تھا مگر حال مین بوجہ مفسدانہ اور غیر تحقیق حالت اُس حصہ سرحد کے یہ تجارت کم ہوتے ہوتے کچھ بھی نہین رہی ہے - جدید سلطنت ماتحت فتح کرنے کی بہ نسبت ایک جدید بازار فتح کرنا بدرجہا بہتر ہے -

لیکن جنٹلمین مین امید کرتا ہون مجھ سے یہ نہ کہا جاے گا کہ جو توجہ سلطنت ہند کی سرحدون پر مبذول کی گئی ہے اُسمین ہم اسقدر مصروف ہوے ہین کہ اندرون ملک کے معاملات کی پروا نہین کی ہے - اگر ایسا ہوتا تو واقعی ہم مستلزم سزا ہوتے کیونکہ میری دانست مین اور کسی زمانہ مین اسقدر اشد ضرورت اندرون ملک کی حالت کی ہوشیارانہ نگرانی کرنے کی نہ پڑی ہوگی - تعلیم پھیلتی جاتی ہے اور اُسکے ساتھ ساتھ وہ بے چینی پھیلتی جاتی ہے جو جزوی اور ناکافی تعلیم کے باعث پیدا

ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ فرقون کے اندر مہمل امیدون اور حوصلون کو زیادہ قوت ہوتی جاتی ہے۔ غیر تعلیم یافتہ لوگون مین یعنی کاشتکاران اراضی کے اندر جو کہ گویا ہمارے کُل تنوسل طریقہ کی جڑ اور بنیاد ہین بوجہ مزید حفاظت قبضہ کے بہت سی حالتون مین قرضداری زیادہ بڑھ گئی ہے اور اُسکے ساتھ ساتھ تکلیف اور ناشکیبی وسائل آمد ورفت مین بہ نسبت سابق کے بہت ہی زیادہ تیزی ہوگئی ہے جو حد فاصل وقت اور جگہ نے ملک کے فرقون کے باہم ڈال رکھی تھی وہ بھی دور ہوتی جاتی ہے اور اب ایک جوش کی موج تیزی کے ساتھ جگہ بہ جگہ پھرتی ہے اور بجاے مزاحمات سے ٹکر کھاکر کمزور ہونے کے زور پکڑتی جاتی ہے۔ ہر ایک فرقہ کے اندر یہ میلان طبع پیدا ہوتا جاتا ہے کہ حاکم ضلع سے لے کر گورنر جنرل باجلاس کونسل تک کے اختیارات پر بحث کرین۔ ہر ایک طرف سے جدید مشکلات اور جدید مسائل پیش ہوتے جاتے ہین اور جو یہ عادت ہوتی جاتی ہے کہ ایسے ملک مین جو از سرتاپا مشرقی ہے وہ طرق علاج جاری کیے جاوین جو اصل مین مغربی اور یورپین ہین اُسکی وجہ سے کچھ یہ مشکلات کم تھوڑے ہی ہوتے ہین۔ یہ بات غیر ممکن ہے کہ اسکے سواے کوئی اور صورت ہو۔ ہم یہ تو قیاس نہین کرسکتے کہ انگلستان ہندوستان پر اسطرح سے حکومت کررہا ہے کہ گویا ہندوستان ایک عظیم دیسی ریاست ماتحت ایک برٹش حکمران کے ہے۔ یہ بات غیر ممکن ہے۔ ہم پیچھے نہین ہٹ سکتے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ مغربی لٹکون کی حد سے زیادہ معتاد ہندوستانیون کے حلق مین ڈالی جاتی ہے تو ہم صرف یہی کرسکتے ہین کہ خوب زور شور کے ساتھ اعتراض کرین اور اگر ممکن ہو تو اس طوفان کے

روکنے کی فکر کرین -

اپنی اس بات کا مطلب سمجھانے کے لیے مین دو ایک مثالین بیان کرونگا - اب یہ میلان طبع ہوتا جاتا ہے کہ ایسے معاملات کے ساتھ جیسا کہ مسئلہ مشقت کان وکارخانہ وباغ جاری ہے انگلستان کے اصول متعلق کیے جاوین - یہ بات فراموش کی جاتی ہے کہ ہندوستان کی کان انگلستان کی کان کے مانند نہین ہوتی ہے اور نہ ہندوستان کا کان کھودنے والاشل نارد مبرلینڈ یا اسٹیفرڈ شائر کے کان کھودنے والے کے ہوتا ہے - اُسکے گھربار کے طریقے اور حالت اُن طریقون سے مختلف ہین جنمین انگلستان کے کاریگر اور اُنکے بیوی بچے رہتے ہین یہ فراموش کیا جاتا ہے کہ جن حالتون مین ہندوستانی کارخانہ مین مزدور کام کرتا ہے اور جن حالتون مین لنکاشائر کا مزدور کام کرتا ہو ان دونون مین بہت بڑا فرق ہے یا اُس کام مین جو ہندوستان کا مزدور کارخانہ مین کرتا ہے اور اُس کام مین جو اُسکو کارخانہ سے باہر کھیت مین کرنا پڑتا ہے - ہم کو اس امر کا خیال نہین رہتا ہے کہ حد سے زیادہ کام کرنے مین دو بڑے خطرے ہین اول تو یہ کہ ہماری احتیاطون کا کچھ اثر نہین رہتا ہے دوم ایک جدید دستکاری مین اسوجہ سے فتور آجاتا ہے کہ اُسکو ایسی تنگ پاپوش پہنائی جاتی ہین جنکے باعث وہ دوڑنا تو درکنار اپنے ہمسر دستکاریون کی دوڑ مین چل بھی نہین سکتی ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ فراموش کیجاتی ہے کہ اس پولیٹکل خطرہ کا خیال نہین رہتا ہے جو اس بے بنیاد شبہہ سے پیدا ہوتا ہے کہ جو کام یہ مداخلت کے کیے جاتے ہین وہ اصلی خلائق دوستی کے لحاظ سے نہین

بلکہ اس لحاظ سے کیے جاتے ہین کہ ولایت کے دستکارون کے مقابلہ مین ہندوستان کے دستکارون کو زیادہ فروغ نہ ہو جاوے —

میری راے مین ایک خطرہ یہ اور بڑھتا جاتا ہے کہ رعایا پر سخت حکومت اور اُنکے رسم و رواج مین بیجا مداخلت کرنے کی جانب میلان طبع پیدا ہوتا جاتا ہے - یہ بات کسی قدر ناقابل گریز ہے - اگر ہم کو اپنے جنگلات کو بربادی سے بچانا ہے تو ہم کو اُنکی حفاظت کے لیے ضرور ایسے قواعد وضع کرنے پڑینگے جنکو قرب جوار کے گانون والے اپنے حقوق مین دست اندازی تصور کرینگے اس طرح پر اگر ہم کو اپنی آمدنی نمک برقرار رکھنی مقصود ہے تو ہم ناجائز دستکاری نمک کا ضرور انسداد کرینگے خواہ یہ نمک اُن مقامات مین کیون نہو جہان لوگون کے گھرون کے دروازہ کے قریب نکلتا ہے - اگر ہم کو اپنی آمدنی آبکاری ہاتھ سے دینا مقصود نہو تو ہم ضرور ایسے قوانین جاری کرینگے جو بعض آدمیون کو ضرور تحقیقاتی اور جابرانہ معلوم ہونگے - احتیاط کی ضرورت اُسوقت اور بھی صاف ظاہر ہوتی ہے جب ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اس قسم کے کل قوانین کا نفاذ بالآخر اُن ماتحت اہلکارون کو جنکے اور اُن لوگون کے درمیان جنکی وہ نگرانی کرتے ہین بالکل فرق نہین ہے اور اُسی کم تنخواہ دار پولیس کو کرنا پڑتا ہے جو اپنا کام نظر سے علحدہ دور دراز کے مقامات پر کرتی ہے اور بمقابلہ اور کم تنخواہ دار پولیس دنیا کے اپنی کارروائی کے طریقون مین نہ تو زیادہ نہ کم نیک یا ناقابل بدبھی یا محتاط ہوتی ہے - اگر ہم کو اس معاملہ مین موجودہ سختی سے بھی زیادہ

سختی نہ کرنی پڑے اور رعایا ہندوستان کی آزادی
مین موجودہ قیود سے زائد اور قیود نہ لگانے پڑین تو واقعی ہماری خوش نصیبی
ہے۔ میری دانست مین اس ملک کے لوگ ہماری حکومت کے فوائد کو
تسلیم کرتے ہین اور اُنپر اپنی رضامندی ظاہر کرنے کے لیے آمادہ ہین لیکن
اگر اُنکو اُن تحقیقاتی کارروائیون مین جو اُنکے خانگی معاملات مین کیجاتی ہین
اور کسی نہ کسی قسم کے جبر و ظلم مین شامل کیا جاے تو جو محبت وہ ہماری
حکومت کے ساتھ رکھتے ہین وہ عارضی رہجاویگی۔

ماسواے اسکے ایک اور بڑا خطرہ مجکو یہ معلوم ہوتا ہے اور اس بات کا
مجکو یقین نہین ہے کہ یہ خطرہ سب سے بڑا نہین ہے کہ میلان طبع یہ بھی
ہوتا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے ہاتھون سے نکال کر اختیارات برٹش پارلیمنٹ
کو منتقل کر دیے جاوین (جو پُرجوش نعرہ خوشی اس بات پر بلند ہوے
اُنکے باعث جناب محتشم الیہ کو تھوڑی دیر خاموش رہنا پڑا) مین تسلیم
کرتا ہون کہ جس ملک مین جمہوری اسٹیٹیوشنین ہون وہان پارلیمنٹ
آخری ذریعہ اور ذخیرہ حکومت کا ضرور ہوگی۔ اگر اس حکومت کی پوری حد
تک کام کیا جاے تو انگریزی یا ہندوستانی عملی کارروائی کا ایسا کوئی
فعل نہین ہے جو پارلیمنٹ کے اختیار سے باہر جا سکے۔ لیکن ان سب
باتون سے یہ نتیجہ نہین اخذ ہوتا ہے کہ جب پارلیمنٹ کو اسقدر اختیار
حاصل ہے لہذا وہ ہمیشہ ان اختیارات کا نفاذ کرتی رہے مگر زمانہ
حال کا میلان طبع یہ ہی ہے کہ اس اختیار کا برابر نفاذ ہوتا رہے اور
یہ نفاذ بھی غیر ذمہ دار اشخاص کے کہنے سے ہوتا رہے۔ اور میرے خیال
مین اس بات سے سلطنت کی حفاظت کو بڑا اہم خطرہ پہونچتا ہے۔ میرے

خیال مین تمام فاضلان علم سیاست مدن اس بات کو تسلیم کرینگے کہ جو
میلان وضعان قانون کا عملی گورنمنٹ کے کام چھیننے کے جانب ہوتا جاتا ہے
یہ زمانہ حال کے سب سے زیادہ خوفناک میلانون مین سے ہے اور خاص کر
اُسوقت زیادہ خوفناک ہے جبکہ ایسی گورنمنٹ ماتحت تاج سے اختیارات
چھینے جائین جیسی کہ سلطنت ہند ہے اور جبکہ ایسی جماعت کی حکمت عملی کو
جو ایک مسلمہ جماعت آزمودہ کارون کی ہے ایک ایسی جماعت منسوخ کرسکتی ہے
جسکو ضرور تجربہ کم ہے اور جو حال مین برابر جوش اور جذبہ کی لہرون سے
مغلوب ہوتی رہی ہے۔ خطرہ اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہے کہ گورنمنٹ ہند
کی کل تو آہستہ آہستہ مشقت کے ساتھ چلتی ہے لیکن پارلیمنٹ کی کل حد
سے زیادہ تیزی کے ساتھ کام کرتی ہے۔ ہم یہان ہندوستان مین
کوئی ضروری کارروائی بلا دیر طلب اور طولانی تحقیقات اور تفتیش کے
نہین کرسکتے۔ گورنمنٹ کے مختلف محکمہ جات کا مشورہ لینا پڑتا ہے۔
جزرس اور مکمل نوٹ لکھنے پڑتے ہین۔ لوکل گورنمنٹون سے استصواب
راے کیا جاتا ہے اور اُنکی سفارشون پر مزید نوٹ لکھے جاتے ہین۔ سکرٹری
آف اسٹیٹ کی منظوری حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اس طرح پر مہینون
گذر جاتے ہین اور جب جنابہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کا جواب آتا ہے
اُسوقت پھر نوٹ لکھنے کا کام شروع ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس توقف
کی انتہا نہین ہے گو شاید یہ توقف بھی فائدہ سے خالی نہین ہے۔ لیکن
ہاوس آف کامنس مین یہ بات ممکن ہے کہ جسوقت حاضرین کی تعداد
کم ہو کوئی گمراہ ممبر سکرٹری آف اسٹیٹ اور گورنمنٹ ہند کے خلاف
کوئی ایسا رزولیوشن جسکو اس ملک کی بہبودی سے بہت بڑا تعلق ہو ایسی

سرسری اور آسانی سے منظور کرا دے جس سے یہ معلوم ہو کہ گویا ہاوس کی کارروائی مثل کسی کالج کی ڈبیٹنگ کلب کی کارروائی کے ہوتی ہے نہ کہ مثل کارروائی کسی بڑی سلطنت کے سینٹ کے۔ دو گھنٹہ کے عرصہ مین سالہاسال کا کام غارت ہوسکتا ہے اور یہ حالت ہوسکتی ہے کہ ہم تو آہستہ آہستہ مشقت کے ساتھ آمدنی اور خرچ مین مساوات پیدا کرنے اور اپنے ہندوستان کے ملازمان سرکار کی حالت مین اصلاح کرنے کی کوشش ہی کرتے ہین ہمارے دوسری جانب کے آقاؤن کے کسی اتفاقیہ فیصلہ سے ہماری مالی حالت مین دیوالہ کا اندیشہ پیدا ہوجاے یا جو تجاویز ہم نے اپنے ملازمان سرکار کی حالت مین اصلاح کرنے کے لیے بعد غور و فکر کامل مرتب کی ہون وہ سب اُلٹ پلٹ ہوجاوین۔ غلطی کی جاتی ہے اور اسطرح سے کیجاتی ہے جس سے اُس گورنمنٹ کی حکومت مین ضرور خرابی واقع ہوگی جو اپنا کام اُسی حالت مین کرسکتی ہے جبکہ اُسکی حکومت بحال رکھی جاے۔

اگر مین ایک اور علامت کا ذکر نہ کرون جو مجکو اندیشہ ناک اور قابل توجہ ذلی معلوم ہوتی ہے تو مین اپنے فرض کی انجام دہی مین قاصر رہونگا مین اُس افرمون شدہ رنجش باہمی کا تذکرہ کرتا ہون جو دو بڑی مذہبی قومون نے ظاہر کی ہے۔

ایسے معاملات مین گورنمنٹ ہند کی حکمت عملی یہ ہے کہ کسی فریق کے ساتھ کسی قسم کی طرفداری نہ کیجاوے اور اُس فریق کے ساتھ ہمدردی کیجاوے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان جو اپنی پُرانی رسم ادا کرنا چاہے اور یہ توقع رکھے کہ امن و امان کے ساتھ اُسکو یہ رسم ادا کرلینے دیجاوے

حال مین مین نے اس معاملہ کی نسبت ایک طولانی تقریر کی ہے اور اب اُسکا ذکر نہ کرونگا۔ کُل معاملہ پر بخوبی غور کر لیا گیا ہے اور ہماری پختہ رائے میرے جانشین کے ملاحظہ مین پیش ہوگی۔ مجکو یقین ہے کہ کوئی کارروائی جلدی یا گھبراہٹ مین نہ کیجاوے گی۔ جب تک یہ ثابت نہ ہوجاوے کہ ان خرابیون کا تصفیہ کرنا موجودہ قانون کے اختیار سے باہر ہے مین اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہون کہ قانون مین کوئی توسیعی یا جبری تبدیلی کیجاوے۔ بمقابلہ کسی خاص قانون کے مین اس بات کو نہایت پسند کرتا ہون کہ خود رعایا کی نیک سمجھ اور اعتدال اور اُس سرگرم اور مستعد عملی کارروائی پر بھروسہ کیا جاے جو موجودہ قانون پر مبنی ہو۔ اور مجکو تو یہ امید بھی ہے کہ دونون فریقون کو اپنی حماقت کا اب حال معلوم ہوگیا ہے اور دونون ہمارے ساتھ ایسے اظہارات مذہبی عناد و فساد کے فرو کرنے مین شریک ہونگے۔

مین نے ان سب باتون کا ذکر کچھ اسوجہ سے نہین کیا ہے کہ میری خصلت عیب بینی کی ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ ان باتون کے دیکھنے سے نہ تو ہم باز رہ سکتے ہین اور نہ ہم کو باز رہنا چاہیے۔ ایک وجہ ذکر کرنے کی یہ بھی ہے کہ جسوقت ہم اندرونی یا بیرونی خطرات کی احتیاطون مین یا تو تخفیف کرین یا کوئی نیک نیتانہ ایسی کارروائی کرین جس سے لوگون کا برہم ہوجانا متصور ہو یا یہ متصور ہو کہ وہ لوگ ہمارے ساتھ ہمدردی کرنا چھوڑ دین یا عملی گورنمنٹ کمزور ہوجاوے اُسوقت ان باتون کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔

خوش نصیبی سے بہت سی باتین امن کی بھی ایسی ہین جنکو اسحساب

کے دوسری جانب درج کرنا چاہیے - کثیر جماعت رعایا کی یہ جانتی ہے
کہ ہمارے عہد حکومت مین اُنکو اسقدر سرسبزی وشادابی نصیب ہے جو اُنکو
اُس حالت مین ہرگز نصیب نہوتی جبکہ وہ تنہا چھوڑ دیے جاتے - ان
لوگون پر بھاری ٹکس نہین لگایا گیا ہے اور نہ جابرانہ زیادتی ہوتی ہے -
قحط سے اسقدر محفوظ ہین کہ کبھی بھی اسقدر محفوظ نہوے ہونگے اور اُنکو
مقامی اور عام حکومت ملک مین روزبروز زیادہ حصہ ملتا جاتا ہے - کل
بڑے بڑے شہرون مین میونسپل کاروبار زیادہ تر زیر اہتمام انھین لوگون
کے ہے - ملازمت سرکاری کے لیے بھی باستثناء ایک قلیل تعداد کے سب
آدمی اسی ملک سے بھرتی کیے جاتے ہین -

اس قلیل تعداد کے سپرد ۷۰۰ یا ۸۰۰ مقامات کے کام ہین جنکی وسعت
ایک ہزار میل مربع سے اور اوسط آبادی ایک ربع ملین سے زیادہ ہے
آبادی کے لحاظ سے یہ مقامات اسٹریلیا کی چھوٹی کالونیون مین سے
ایک کے برابر ہین - اور ہندوستان کی ایک کمشنری مین مثلاً وہ
جسکے کمشنر مسٹر وسیٹ میکوٹ ہین کل اسٹریلیا کی آبادی سے
دوچند اور کسی یورپین حکومت کی آبادی سے بہت ہی زیادہ آبادی
ہوتی ہے کینیڈا کے ملک مین جسمین مین عرصۂ پانچ سال تک جناب
ملکہ معظمہ کا قائم مقام رہا ہون قسمت پٹنہ کی آبادی کے ایک ثلث
سے بھی کم آبادی ہے -

اس نہایت قلیل تعداد کی نسبت بھی ہم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے
کہ جناب ملکہ معظمہ کی ہندوستانی رعایا کے حوصلون کا نہایت
دریادلی اور فیاضی کے ساتھ بندوبست کیا جاے اور اُنکو ملازمت

سرکار مین اپنے ساتھ شریک کیا جاوے - فی الحال کل چھوٹی سی تعداد اعلی عہدون مین سے چھٹا حصہ ممبران پراونشل سروس کے لیے مخصوص کردیا گیا ہے اور پھر یہ بات بھی ہے کہ باقیماندہ ۵/۶ حصہ مین بھی اُن چند باشندگان ہندوستان کو جگہہ مل سکتی ہین جو ضروری امتحانات انگلستان جاکر پاس کر آوین -

اور معاملات مین ہم نے اپنی یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ملک کے انتظام کو غیر سرکاری راے سے اور بھی زیادہ تعلق پیدا ہو - مین اُس قانون کا ذکر کرتا ہون جو گورنمنٹ ہند کی سفارش پر برٹش پارلیمنٹ سے ۱۸۹۲ء مین نافذ ہوا ہے اور جسکی روسے ہندوستان کی لیجسلیٹیف کونسلون مین ترمیم ہوئی ہے -

مین نے اس بڑے قانون کے مضمون پر کئی مرتبہ گفتگو کی ہے - اس قانون کے ساتھ مجکو خاص دلچسپی ہے کیونکہ اسمین اُس تجویز سے بہت اختلاف ہے جو میرے پیشرو لارڈ ڈفرن نے اپنی روانگی سے تھوڑے ہی دنون قبل مرتب کی تھی - ان کونسلون کے قالب مین جو یہ نئی روح پھونکی گئی ہے اُسکی اہمیت کی نسبت جو کچھہ کہا جاے بجا ہے کیونکہ اول تو ان کونسلون کے کام کو وسعت دیدی گئی ہے اور دوم اُنکے نظم ونسق مین ایسی ترمیم کردی گئی ہے جسکے باعث چند ایسے ممبر شریک ہوگئے ہین جنکی تقرری بہ سفارش اورجماعتون کے ہوئی ہے نہ کہ بذریعۂ نامزدگی منجانب گورنمنٹ - کلکتہ کے چیمبر آف کامرس کو بھی اب یہ حق مسلمہ حاصل ہوگیا ہے کہ اپنا ایک قائم مقام وائسرائے کی کونسل کے لیے منتخب کرے - اس تجویز کا اور کوئی جزو ایسا نہین ہے جسمین میری اسقدر زیادہ ذاتی ذمہ داری

ہو جسقدر اُس جزو مین ہے جسمین یہ اصول تسلیم کیا گیا ہے - اب ایسا انتظام ہو گیا ہے جسکے بموجب پراونشل لیجس لیٹیف کونسلون کو بہ نسبت سابق کے مقامی راے سے زیادہ تعلق ہو جاوے گا اور ایسے انتظام کی روسے لوکل لیجس لیٹیف کونسلون کی غیر سرکاری راے کا بہت زیادہ عکس امپیریل کونسل پر پڑے گا -

یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس تبدیلی کے باعث ہم نے اُس کام مین اور اضافہ کر دیا ہے جو پہلے سے لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند کے سپرد ہے اور یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ گورنمنٹ کی کارروائیون پر غیر متعلق مباحثے اور تکلیف دہ نکتہ چینیان کیجایا کرینگی - لیکن اس زمانہ مین جب کہ عام راے کو اُنکے اظہار کے لیے اسقدر زیادہ آزادی دیدی گئی ہے ہم اس بات کی توقع تو نہین رکھ سکتے کہ مباحثہ اور نکتہ چینی سے بچے رہین - اگر مباحثہ معقول اور نکتہ چینی نیک نیتانہ ہوگی تو ہم اُسکو بخوشی منظور کرینگے لیکن میری مضبوط راے یہ ہے کہ تمام اشخاص متعلقہ کے لیے یہ بات بہتر ہوگی کہ نکتہ چینی مین ذمہ دار لوگ ہون اور اپنی نکتہ چینیان یا تو اپنے صوبہ کی کونسل مین یا وایسراے کی کونسل مین پیش کرین تاکہ اُنکی سماعت ہو اور جواب دیا جاے - اور کسی جگہہ یہ نکتہ چینیان نہ کرین کیونکہ وہان جواب نہین مل سکتا - جس ملک مین ۳۰۰ - ملین آدمیون کی آبادی ہے اور جو زیر حکومت بیرونی سلطنت کے ہے یہ توقع رکھنا تو فضول امر ہے کہ شکایات نہ پیدا ہونگی اور ناراضی نہ ظاہر کیجاوے گی - اس بات کا انتظام کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ ان شکایتون کی سماعت کے لیے جائز

موقع دیا جاے۔

مین اپنی اس امید کے ظاہر کرنے سے باز نہین رہ سکتا کہ چونکہ اب یہ جائز موقع مہیا کر دیا گیا ہے لہذا ان کونسلون کو اس کام کے لیے مقام مناسب تصور کیا جاے گا کہ موقع اور محل کے ساتھ وہان وہ شکایات پیش کیجاوین جو بعض اوقات لاپروائی سے اور راستون مین ہو کر پیش کیجاتی ہین۔

میری دانست مین جو اظہار راے منجانب ممبران منتخب شدہ کونسل مین ہوگا اُس سے گورنمنٹ کو اُن باتون مین بہت تقویت ملے گی جنمین اور نہج پر ہندوستانی اغراض کو وہ غور نہ حاصل ہو سکے جسکے وہ مستحق ہین (ہم سب جانتے ہین کہ ایسے معاملات موجود ہین) اس بات کا خاص زور اُسوقت عیان ہوتا ہے جب تجارتی اغراض سے تعلق ہو۔

اب جنٹلمین یہ باقی رہا ہے کہ مین آپ کی عنایت کا ایک مرتبہ اور شکریہ ادا کرون چند گھنٹون کے بعد مین اُس اعلی عہدہ کی ذمہ داریان جو حسب الحکم جناب ملکہ معظمہ گذشتہ پانچ سال کے اندر میرے چارج مین رہا ہے اپنے جانشین کے سپرد کر دونگا۔ مجکو اس بات کی خوشی ہے کہ یہ ذمہ داریان ایسے شخص کے سپرد ہونگی جو مثل لارڈ الجن کے ان ذمہ داریون کی برداشت کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اول تو لارڈ صاحب موصوف اپنے والد بزرگوار کے فرزند ہین اور میری ہمیشہ یہ راے رہی ہے کہ خاص کر ہندوستان مین اس وصف کی کسی طرح بے قدری نہ ہونی چاہیے اور پھر اُس حالت مین جبکہ لارڈ صاحب موصوف کے والد بزرگوار ایسے آدمی تھے جو اپنے ملک سے عمدہ مراعات پانے کے مستحق تھے۔ لیکن جنٹلمین صرف یہی وجہ نہین ہے کہ ہم لارڈ الجن پر اسقدر زیادہ اعتماد کرتے ہین جدید وایسراے نے

اُس کالج کے چھوڑنے کے بعد جسمین ہم دونون نے تعلیم پائی ہے اپنی مضبوط
سمجھ سنجیدہ راے اور قابلیت انجام دہی کار کے باعث بہت بڑی شہرت
حاصل کی ہے - آج کل کے پولیٹکل جوش خروش کے زمانہ مین ہم لوگون کا
زیادہ تر یہ خیال ہوا کرتا ہے کہ صرف وہی پبلک آدمی ہماری تکریم و تعظیم کے
مستحق ہین جنھون نے پبلک کے روبرو بطور پیشہ ور پہلوانون کے پولیٹکل
اکھاڑہ مین کام کیا ہے اور عام جلسون مین فصیح اسپیچین دے کر ایسی
اسپیچون کا ذخیرہ سال بسال اور زیادہ بڑھا دیا ہے - میری مضبوط راے
یہ ہے کہ صرف اسی قسم کے لوگون مین زبردست مدبران سلطنت اور دانشمند
حکمران نہین ملتے ہین اور جیسا کہ مین جانتا ہون لارڈ کرزن نے اُن لوگون
کا جنکو لارڈ صاحب موصوف سے سرکاری یا خانگی کاروبار مین سابقہ
پڑا ہے کافی سے زیادہ اطمینان کر دیا ہے کہ لارڈ صاحب موصوف مین
اُس نامی عہدہ کی قابلیت ہے جو کہ اُنکے سپرد حال مین ہونے والا ہے
اب رہا مین سو جنٹلمین مین آپ سے یہ کہنے کی معافی چاہتا ہون کہ ہر ایک
ہندوستان کے وایسراے کے اپنی مدت عہدہ ختم ہونے پر کسی قدر
مخلوط خیالات ہوتے ہین - ایک طرف تو ایک بار گران کو سر سے اُتارنے
کی خواہش ہوتی ہے (اور یہ بار بہ نسبت اپنے کسی پیشرو کے مین نے
زیادہ عرصہ تک اُٹھایا ہے) اور اُن عزیز اقارب اور تمام باتون سے پھر
ملنے کی آرزو ہوتی ہے جو لفظ "وطن" مین شامل ہین - دوسری طرف
یہ خیال ہوتا ہے کہ اُسکی زندگی کا ایک بڑا واقعات باب ختم ہوتا ہے اور
پھر شروع نہ ہو سکے گا - پھر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اور بہت سی باتین بھی
حاصل ہو سکتی ہین اور جو کام ہو چکے ہین اُنمین سے بہت سی بہتری کے

ساتھ یا اور طریقہ سے ہوسکتے تھے۔ لیکن ان سب باتون مین اُس افسوس
کا خیال برابر رہتا ہے جو اپنے پانچ سال کے ایسے دوستون سے جدا
ہونے کے وقت پیدا ہوتا ہے تقریباً جن سب کے ساتھ اُسنے کام کیا ہے
کیونکہ ہم سب یہان کام کرنے والے ہین۔ مجھ سے زیادہ اور کسی
وایسرائے کو یہ افسوس نہوا ہوگا۔ لوکل گورنمنٹون کے افسران
اعلی سے جنکے ساتھ میری مدت عہدہ مین برابر خط وکتابت رہی ہے مجکو
ہمیشہ مدد اور نفع رسان تقویت ملتی رہی ہے۔ میرے مشیر اور ساتھی
ایسے لوگ رہے ہین جو نہ صرف لائق اور تجربہ کار تھے بلکہ خیر خواہ اور
صاحب دل۔ اور جنھون نے میرا کام آسان کرنے کے لیے کوئی دقیقہ
نہین اٹھا رکھا تھا۔ اور یہی حال میرا اُن لوگون کے ساتھ رہا ہے
جو سرکاری واقفیت کے حلقہ سے باہر تھے۔ اور فی الحقیقت اِس
موقع پر یہ بات معلوم ہونے سے میرا افسوس کسی قدر کم ہوگیا ہے کہ
جو لوگ میرے حالات دیکھتے رہے ہین وہ بہرحال مجکو اس بات کی
شاباش دیتے ہین کہ مین نے حتی الامکان دیانت داری کے ساتھ
خوب کوشش کی ہے۔ بلا بناوٹ مین یہ کہسکتا ہون کہ گو مین ایک
ایک دو دن بعد آپ لوگون سے جدا ہوجاؤنگا مگر میری تمام
ہمدردیان اس ملک کی رعایا اور سلطنت ماتحت تاج کے ساتھ رہینگی
اور اپنی زندگی بھر مجکو ہندوستان کا خیال اُس خیال سے
بالکل مختلف رہے گا جو اُسوقت پیدا ہوتا جب کہ مین یہان جناب
ملکۂ معظمہ کا قائم مقام مقرر ہو کر نہ آیا ہوتا۔ اگر آئندہ مین آپ کی
خدمت گزاری خواہ بذریعۂ قول یا فعل کرسکونگا تو مجکو اس بات سے

نہایت مسرت حاصل ہوگی کہ گذشتہ پانچ سال کا تجربہ رائگان نہین
گیا ہے اور یہ کہ مین ابھی تک اس لائق ہون کہ اُن لوگون کے
ساتھ خواہ بہت ہی چھوٹی حیثیت مین شریک ہو سکتا ہون جو
اس مقام پر خواہ بطور تاجران یا سپاہیان یا حاکمان
سلطنت ہند کی شاندار عمارت تعمیر کرکے اُسکو استحکام
دے رہے ہین —

نمبر ۱۶۸

اسپیچ بجواب ایڈریس علمیہ جلسۂ اسلامیہ

۲۴ جنوری ۱۸۹۴ء

علمیہ جلسۂ اسلامیہ کی جانب سے ایک کثیر التعداد ڈیپوٹیشن بتاریخ ۲۴ جنوری گورنمنٹ ہوس مین حضور وایسرائے کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایڈریس الوداعی پیش کیا - یہ ایڈریس مسٹر عبد الرحمن سکرٹری جلسہ نے پڑھا تھا - اول جناب محتشم الیہ کو مبارکباد دیا گیا تھا کہ ایسے وقت مین عنان حکومت اپنے جانشین کے ہاتھ مین دی جبکہ ملک بیرونی جنگ اور اندرونی مشکلات کے بارے بالکل سبکدوش ہے - پھر حضور وایسرائے کا شکریہ درج تھا کہ جو مساعی جلسہ نے مسلمانون مین ترقی تعلیم کے لیے کین اُنکو جناب محتشم الیہ نے تسلیم کیا تھا اور یہ کہ جناب محتشم الیہ نے جلسہ کے ساتھ مصیبت مین ہمدردی ظاہر فرمائی تھی جو اُسپر بوجہ وفات اُسکے بانی وسکرٹری نواب عبد اللطیف نازل ہوئی تھی - جو حکمت عملی ہز اکسیلنسی نے مسئلہ کرنسی اور معاملۂ مخالف گاؤکشی اور سرحدی معاملات کے بارہ مین مرعی رکھی تھی اُسکی نسبت اس ایڈریس مین اظہار رضامندی درج تھا - ایڈریس کے آخر مین دلی شکریہ منجانب مسلمانان اس بات کا ظاہر کیا گیا تھا کہ جناب لیڈی لینسڈون صاحبہ نے ڈفرن فنڈ کے متعلق ایسی کوشش فرمائی :- ایڈریس کے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا :-

جنٹلمین - جن خلق آمیز الفاظ مین آپ نے منجانب علمیہ جلسۂ اسلامیہ

کلکتہ براہ مہربانی یہ ایڈریس الوداعی پیش کیا ہے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون۔
گذشتہ پانچ سال کے اندر آپ کے جلسہ کے ساتھ میرا تعلق نہایت دوستانہ
رہا ہے۔ جو اظہار خوشنودی میرے قابو مین تھا وہ مین نے بخوشی آپ کے
جلسہ کے ساتھ ایک تو اس خیال سے کیا کہ مین اُن اصول کو بہت ضروری
سمجھتا ہون جنپر اس جلسہ کی بنیاد قائم ہے اور دوسرے اس خیال سے کہ
اس جلسہ کے بہت سے ممبرون کے ساتھ جنسے میری ذاتی شناسائی ہو گئی تھی مین
ہمدردی رکھتا ہون اور اُنکی عزت کرتا ہون۔
اِن سب مین فائق آپ کے جلسہ کے بانی اور سکرتری نواب عبداللطیف
بہادر مرحوم تھے جنکا ذکر آپ نے بہت افسوس کے ساتھ کیا ہے۔ افسوس ہے
کہ اُنھون نے حال مین وفات پائی۔ اِس موقع پر اُس قابل غور افسوس عام
کا جو نواب صاحب کی وفات پر ظاہر کیا گیا تھا اور اسبات کا ذکر کرونگا کہ
نوابصاحب کے اوصاف حمیدہ کی داد نہ صرف اُنکے ہم مذہب لوگون نے بلکہ سربرآوردہ
قائم مقامان ہر ایک ملت و مذہب نے دی تھی۔ نواب عبداللطیف کو یہ
رتبہ نہ صرف بوجہ اُنکی سرکاری خدمات کے ملا تھا اور نہ اسی بات سے کہ اُنکو
بہت سی پبلک جماعتون سے تعلق تھا یا اُنھون نے بہت سے خطاب اور
اعزاز پائے تھے۔ بلکہ نواب صاحب کے یہ رتبۂ عالی پانے کی وجہ یہ بھی تھی
کہ وہ عمر بھر دو اصول کو ترقی دینے مین مصروف رہے ایک تو یہ کہ مسلمانون
کے اندر تعلیم کو فروغ ہو اور دوسرے یہ کہ اُنکے ہم مذہبون اور اُنکے یوروپین
اور ہندو ہمسایون کے مابین باہمی دوستی اور اتفاق رہے۔ وہ خوب سمجھتے
تھے کہ اِس عظیم سلطنت کی سرسبزی بڑھانے اور عمدہ حکمرانی حاصل کرنے مین
ہم سب کو ایک سا تعلق ہے۔ آج کل جیسا کہ آپ نے کہا ہے جبکہ ہندوستان کے

بہت سے حصص مین بدنصیبی سے ہندو اور مسلمانون کے درمیان نفاق پھیل رہا ہے نواب صاحب جیسے آدمیون کی خدمات کی نسبت جو کچھ کہا جاوے بجا ہے کیونکہ نواب صاحب مرحوم نے اپنی زندگی بھر ہمکو اتفاق اور باہمی دوستی کی قدر و قیمت سے خوب واقف کر دیا تھا۔ یہ بات سُنکر مجھکو بہت اطمینان ہوا کہ جو کچھ عام طور پر مین نے اس نہایت ضروری معاملہ کی نسبت کہا ہے اُسکو آپکا جلسہ پسند کرتا ہے۔

جنٹلمین مین یہ سُنکر خوش ہوا کہ آپ میری توجہ اُس ترقی پر دلا سکتے ہین جو آپ کے مسلمان ہم مذہبون نے تعلیم کی اعلیٰ شاخون مین کی ہے اور اُس اصلاح پر جو آپ کے طلبہ کی عمدہ اخلاقی تربیت مین ہوئی ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ آپ برابر ان مفید مقاصد کے پورا کرنے کی کوشش کرتے رہینگے۔ گو بہت کچھ ہو چکا ہے مگر مسلمان نوجوانان ہند کی اخلاقی اور علمی تعلیم کو مناسب درجہ تک پہونچانے کے لیے بہ نسبت اُس کوشش کے جو ابتک ہوئی ہے زیادہ مستعدانہ کوشش کی ضرورت ہے۔

جنٹلمین۔ اور معاملات پولٹکل دلچسپی کا ذکر کرکے مین آپ کو ٹھہرانا نہین چاہتا ہون کیونکہ ان معاملات کے ذکر کرنے کا موقع اور جگہ مل چکا ہے۔ مین آپ کے اِس بیان پر غور کرکے اکتفا کرونگا کہ اُس ضروری قانون متعلق ترمیم کرنسی مین جسپر بہت مباحثہ رہا اور جسکے لیے پچھلا سال ہمیشہ یاد رہیگا ہندوستان کا فائدہ مدنظر رکھا گیا تھا اور مین بھی آپ کے ساتھ ساتھ یہ امید کرتا ہون کہ اس قانون کا آخر کار وہی نتیجہ نکلے جسکی آپ امید کرتے ہین یعنی دنیا کی بڑی تجارتی قومون مین اس ملک کو بدستور اپنا واجبی درجہ پھر واپس مل جاوے۔

آپ کا مشکور ہون کہ آپ نے اُس کامیابی پر مبارکباد دی ہے جو
اُن نازک اور اہم مسائل کے تصفیہ مین حاصل ہوئی ہے جو مابین گورنمنٹ
ہند و ہز ہائینس امیر افغانستان پیدا ہوے تھے۔

گورنمنٹ ہند نے جو کارروائی ریاستہاے کشمیر و قلات کے ساتھ
کی ہے اُسپر جو راے زنی آپ نے کی ہے اُسکی مین بہت قدردانی کرتا ہون
گو گورنمنٹ ہند اس بات کے خلاف ہے کہ ایسی ریاستون کے کاروبار
مین فضول دست اندازی کرے اور یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ ان ریاستونکا کام
بالکل ہمارے خیالات خوش انتظامی کے بموجب نہین ہو سکتا ہے مگر ہم یہ بھی
بخوبی جانتے ہین کہ جو فرض ہمارا یہ ہے کہ ان ریاستون اور اُنکے حکام اُنکی حفاظت
کرین اُسکے ساتھ ایک فرض اور بھی ہے یعنی یہ کہ ان ریاستون کی رعایا کو
بد انتظامی اور جبر سے محفوظ رکھین۔ جن ریاستون مین ہمکو یا تو بغرض سزا
دینے خراب کامون کے یا بغرض ریفارم مجبوراً دست اندازی کرنی پڑی
ہے وہان ہمنے اس بات کا خوب خیال رکھا ہے کہ اُس ریاست کے
حقوق کی خلاف ورزی نہ ہونے پاوے اور نہ وہان ہمنے اس لالچ کو
اپنے پاس آنے دیا ہے کہ اُس ریاست سے کچھ فائدہ نکال لین۔ اس بات
سے مین خوش ہوا کہ ہماری اِن کارروائیون سے مسلمانونکو برٹش گورنمنٹ
کے انصاف اور اعتدال کا زیادہ بھروسہ ہو گیا ہے۔

لیڈی لینسڈون نے مجھ سے یہ خواہش کی ہے کہ جس خوبی کے ساتھ
آپ نے اُنکی مساعی کی داد دی ہے کہ اُنھون نے وہ کام جاری رکھا
جو لیڈی ڈفرن نے ہندوستان کی عورتون کو طبی امداد پہونچانے
کے لیے جاری کیا تھا اُسکا شکریہ ادا کرون۔ ہر ایکسیلنسی آپ کی دعا خیر کی

بہت وقعت سمجھتے ہین اور آپکو دعاء خیر کہتے ہین۔

اب یہ باقی رہا کہ جس مہربانی کے ساتھ آپ نے مجھ سے خطاب کیا ہے اُسکا دوبارہ شکریہ ادا کرون۔ اور آپکو یہ یقین دلاؤن کہ گو میرا سرکاری تعلق اس ملک سے چند گھنٹہ بعد ختم ہو جاویگا مگر مجھکو اس ملک کی جانب ہمیشہ ہمدردی اور دوستی کا خیال رہیگا۔

نمبر ۱۶۹

اسپیچ بجواب ایڈریس قوم سکھ
۲۴-جنوری ۱۸۹۴ء

[بتاریخ ۲۴-جنوری خالصہ دیوان کی جانب سے ایک ڈیپوٹیشن بسر گروہی سردار سر عطر سنگھ کے سی آئی ای حضور والیسرائے کی خدمت مین بمقام گورنمنٹ ہوس حاضر ہوا اور کل قوم سکھ کی جانب سے ایک الوداعی ایڈریس پیش کیا- ایڈریس سردار سر عطر سنگھ نے نذر کیا اور اُسکو سردار پریم سنگھ متعینہ افواج بنا بر خدمات شاہی حیدر آباد نے پڑھا- یہ ایڈریس بہت خیر خواہانہ تھا اور اسمین بہت سے معاملات کا طولانی بیان تھا- جناب محتشم الیہ نے جواب مین یون ارشاد فرمایا:-]

جو ایڈریس مجھکو منجانب خالصہ دیوان جسکو مسلمہ وکیل بغرض اظہار راے قوم سکھ کہنا چاہیے پیش کیا گیا ہے اُسکو بہت خوشی کے ساتھ قبول کرتا ہون اور اس بات سے مجکو اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ یہ ایڈریس مجکو میرے معزز دوست سردار سر عطر سنگھ نے نذر کیا ہے۔

جیساکہ آپ نے اپنے ایڈریس مین لکھا ہے کہ سکھ لوگون نے تاریخ ہندوستان مین بڑے بڑے کارہاے نمایان کیے ہین- ان لوگون نے اپنے اعلیٰ قومی اور اخلاقی اوصاف کے باعث وہ وجیہی شہرت حاصل کی ہے جو جناب ملکہ معظمہ کی کل قلمرو مین تسلیم کیجاتی ہے- جس جگہ

اعلیٰ اوصاف جوانمردی اور وفاداری کے اظہار کی ضرورت ہوتی ہے
وہان برابر دیکھا جاتا ہے کہ سکھ لوگ اپنے مذہب کی ذی شان روایات
کو بدستور قائم رکھتے ہین - اپنے عہد وایسرائلٹی مین مجھکو بہت سے مواقع
اُس بڑی تعظیم کے مشاہدہ کرنے کے ملے ہین جو آپکی قوم کی کیجاتی ہے - اسوقت
آپ کی قوم کے سپاہی نہ صرف ہندوستان مین بلکہ بہت سے دور دراز
کے حصص سلطنت مین ملازم ہین - حال مین جبکہ مین برہما گیا تھا تو
جو افواج مین نے ملاحظہ کین اور جو گارڈ میرے ہمراہ تھا اُنمین مین بہت سے
سکھون کی دلیرانہ اور جنگی شکل دیکھکر بہت خوش ہوا تھا - آپ کے
ہم مذہب لوگ جناب ملکہ معظمہ کی خدمت وسط افریقہ اور برٹش
مقبوضات چین مین کر رہے ہین اور مجھکو اس بات کا فخر ہے کہ آپ کا
ایک نامی افسر میرے ذاتی اسٹاف مین موجود ہے -

لیکن کسی قوم کے لوگ سب سپاہی ہی نہین ہو سکتے لہذا یہ ضروری
بات ہے کہ صلح کے ہنرون اور اُن مشاغل کی ترقی کی جانب توجہ
کیجاوے جنپر قوم کی اصلی سرسبزی کا دارمدار ہے -

جو مساعی خالصہ دیوان نے ان مقاصد کو ترقی دینے مین کی ہین
اُنکو مین ہمدردانہ دلچسپی کے ساتھ دیکھتا رہا ہون اور اس بات سے مجھکو
بہت اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ میری وایسرائلٹی کے عہد مین آپکی
ایسوسی ایشن نے شاہزادگان خاندان پھلکی اور دیگر رؤساء عظام
پنجاب کی فیاضانہ مدد سے خالصہ کالج کی بنیاد ڈالکر قائم کیا - عرصہ
تین سال کا گذرا کہ سر جیمس لائل نے اس کالج کا سنگ بنیاد نصب
فرمایا تھا مجھکو امید ہے کہ اس مدرسہ کے ذریعہ سے آپ کے لڑکون کی

مفید اور مضبوط تعلیم ہوسکیگی - اِس موقع پر مین یہ بات بھی آپ کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہون کہ ہندوستان مین اُن لوگونکی گذر اوقات کے لیے بہت کم گنجایش ہے جنھون نے صرف علمی تعلیم پائی ہے اور میری راے مین آپ کی یہ راے بہت مستحسن ہے جو آپ نے اپنے ایڈریس مین ظاہر کی ہے کہ تعلیم پیشہ بہت ضروری چیز ہے - مین اسقدر اضافہ اور کرنا چاہتا ہون کہ جسمانی اور اخلاقی تعلیم کا بھی ضرور خیال رکھا جاوے -

آپ نے یہ کہا ہے کہ سکھون کی آبادی برابر کم ہوتی جاتی ہے مجکو یہ سنکر تشویش ہے کہ آپ کے خیال مین آپکی تعداد کم ہوتی جاتی ہے یہ بات تو بلاشک صحیح ہے کہ بعض مقامات پر کمی ہوگئی ہے لیکن پچھلی مردم شماری کے نتائج سے مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۱ء کے بعد سکھ لوگون مین ۱۲ء۲ فیصدی کی افزونی ہوئی ہے - یہ تو سچ ہے کہ کل آبادی کی اوسط افزونی کے مقابلہ مین یہ افزونی بہت خفیف ہے کیونکہ کل آبادی کی اوسط افزونی ان دس سالون کے اندر ۱۱ فیصدی ہوئی ہے لیکن اِس بات کو فراموش نہ کرنا چاہیے کہ سکھون کی کالونیان اور ممالک مین بھی تو ہین جنکی آبادی اس مردم شماری مین شامل نہین کی گئی ہے -

سکھون کو ملازمت سرکار ملنے کے متعلق جو عرض حال آپ لوگون نے کیا ہے اُسکا جواب سابق لفٹنٹ گورنر سے آپ کو پہلے ہی مل چکا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ خالصہ کالج کے اثر سے قابلیت یافتہ امیدواران کی تعداد برابر افزون ہوتی جاویگی -

آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین آپ کی بہبودی مین ہمیشہ دل لگاتا رہونگا اور جب کبھی موقع ہوگا تو مین جناب ملکہ معظمہ سے اُس

ترقی کا حال بیان کرونگا جو جناب ممدوحہ کی جوانمرد - وفادار اور
خیرخواہ سکھ رعایا نے کی ہے۔
آخرمیں یہ گزارش ہے کہ جو دعاء خیر آپ نے ہماری تندرستی
اور سرسبزی کی مانگی ہے اُسکی بابت میرا اور لیڈی لینسڈون
کا شکریہ قبول کیجیے۔

نمبر ۱۷

اسپیچ بجواب اڈریس تعلقداران اودھ

۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء

[بتاریخ ۲۴ جنوری ایک بڑا ڈپوٹیشن منجانب تعلقداران اودھ حضور والیسراے کی خدمت مین اڈریس الوداعی پیش کرنیکے لیے حاضر ہوا۔ اس ڈپوٹیشن کے سرگروہ انریبل مہاراجہ پرتاب نرائن سنگھ تعلقدار اجودھیا ممبر لیجس لیٹف کونسل والیسراے تھے جنھون نے مندرجہ ذیل اڈریس پڑھا ہم تعلقداران اودھ معرفت اس ڈپوٹیشن کے جو حضور کی خدمت مین حاضر ہوا ہے اپنا دلی افسوس اس بات پر ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ ایک ایسے حکمران سے جدا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے جسکو بوجہ اُس بے نظیر مصروفیت لگاتار اور شوق کے جو اُس نے معاملات ہندوستان مین ظاہر کیا ہے ضرور اُن نامی گرامی آدمیون مین شمار کیا جائیگا جنھون نے اس ملک مین حکمرانی کی ہے۔

ہمارا یہ کام نہین ہے کہ ایسے عہد حکومت کی تفصیل کی نسبت راے زنی کرین جو اس ملک کی تاریخ برٹش حکومت مین بہت اہم اور عظیم سمجھا جائیگا کیونکہ اس تفصیل مین ایسے پیچیدہ اور اہم مسائل متعلق بہ حکمت علی و گورنمنٹ شامل ہین جو کبھی کسی مدبر سلطنت کے غور کے لیے پیش ہوئے ہونگے۔ اور علاوہ برین ابھی تک یہ مسائل عملی نتائج پیدا کرنے کے لیے حل ہونے کی حالت مین ہین۔ اگر ہم اُن معاملات کی نسبت اپنی راے ظاہر کرین جو ابھی زیر بحث ہین تو فضول حضور کا وقت صرف ہوگا اور اُن مقاصد مین کچھ ترقی نہ ہوگی جنکے لیے حضور نے ایسی جانفشانی کی ہے جو سلوک حضور نے

دیسی ریاستون کے ساتھ کیا ہے اور جو حکمت عملی حضور نے مسائل دستکاری کے بارہ مین رکھی ہے۔ حضور کا مساوات اور آزادی پر عمل کرنا اور ان متواتر پیچیدہ مسائل پر غور کرنا جو اراضی سے متعلق ہین ان سب باتون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کی نیت ہمیشہ انصاف کرنے اور اسبات پر رہی ہے کہ رعایاے ہند کو فائدہ پہونچانیکے لیے کام کیا جاے اور ہمارے ملک کے اغراض اور سرسبزی مین ترقی ہو۔

لیکن گو کہ ہم راے زنی نہ کر سکین مگر یہ تو کر سکتے ہین اور کرینگے کہ اُس جوانمردی کے جو تشویش و فکر کے باعث کبھی نہین ڈگمگائی ہے اور اُس واقفیت فرائض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرین جو ہمیشہ حضور کے چال چلن اور کارروائی کا خاصہ رہی ہے ایسے نازک وقت مین جبکہ لوگون کے دلون مین ہندوستان کی جدید حاجات اور رعایا کے پُرانے تجربون کے باہم جھگڑا ہو رہا ہو یہ ممکن نہین ہے کہ جو نہایت اہم اور بحث طلب مسائل حضور کے عہد مین پیش ہوے ہین اُن سب کا حضور قطعی فیصلہ کر دیتے۔ مگر ان مسائل کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنے جانشینون کے واسطے آپ نے بہت آسانی پیدا کر دی ہے اور ہندوستان کی رعایا کے دلون مین وہ اعتماد اور محبت پیدا کر دی ہے جو یہ لوگ اپنے اُن دوستون کے ساتھ کیا کرتے ہین جنکو اپنا سچا ایماندار اور صادق دوست جانتے ہین۔

حضور کا زمانہ بہت ہی سخت آزمایش اور روزافزون مشکلات کا تھا اور اُس سے حضور بخوبی عہدہ برآ ہوے۔ لیکن اب جو آسائش حضور کو اپنے وطن مین ملیگی اُسمین حضور یہ خیال کر کے خوش ہوا کرینگے کہ اس ملک کے لوگون کی ہمدردی حضور کے ساتھ ہے اور یہ دعا مانگتے ہین کہ حضور کی عمر دراز ہو اور دولت حشمت اور تندرستی مین ترقی ہو اور حضور ہماری پیاری فرمانروا کی ملازمت مین جسمین حضور سے زیادہ خیرخواہ اور صاف باطن اور کوئی ملازم نہ ہوا ہوگا اور

بھی زیادہ نفع رسانی کے ساتھ کام کرین -

جناب محتشم الیہ نے جواب مین یون ارشاد فرمایا :-

جنٹلمین - جو ایڈریس آپ نے مجھکو بجانب تعلقداران اودھ خنکی مین نہایت صدق دلی کے ساتھ عزت کرتا ہون پیش کیا ہے اُسکو بہ خوشی تمام قبول کرتا ہون یہ سنکر مجھکو بہت اطمینان ہوا کہ تعلقدارون کی راے مین جو کچھ کارروائی مین نے بہ حیثیت افسر اعلی گورنمنٹ ہند کی ہے وہ ان لوگون کے اعتماد اور پسندیدگی کے قابل ہے -

آپ کے ایڈریس مین نہایت خوبی کے ساتھ اُس جھگڑے کا ذکر ہے جو ہندوستان کے نئی حاجات اور وہانکی رعایا کے پُرانے تجربون کے مابین ہو رہا ہے - مین امید کرتا ہون کہ جب کبھی گورنمنٹ ہند ان حاجات کا بندوبست کرنیکی کوشش کرے تو اُس عظمت کا ضرور خیال رکھے جو ایسے ملک مین جہان بہت باتون مین لوگون کا مزاج پُرانے خیالات کو پسند کرتا ہے پُرانے دستور اور رسم و رواج کے ہونی چاہیے -

اس بات کا مجھکو افسوس ہے کہ اپنی مدت عہدہ مین آپ کے صوبہ مین زیادہ عرصہ تک قیام کرنیکا موقع مجھکو نصیب نہ ہوا لیکن مین اس بات سے خوش ہون کہ آپکا صوبہ ایک ایسے آزمودہ کار اور لایق منتظم کے زیر حکومت ہے جسنے بحالت ممبری کونسل وایسرائی و بحالت چیف کمشنری برھما یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ پیچیدہ ترین مسائل کے تصفیہ کرنیکی لیاقت اور نہایت سخت مشکلات کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے ہین -

مین بہت خوش ہون کہ جو برتاؤ میرے عہد حکومت مین دیسی ریاستون کے ساتھ کیا گیا ہے اُسکو آپ لوگون نے پسند کیا ہے مین نے برابر یہ کوشش کی ہے

کہ والیان ملک اور روسار عظام کو مدد دی جاوے اور حتی الامکان انکو خوب
حوصلہ دیا جاے۔ مگر شرط صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے منصب مین غفلت یا اُسکا
ناجائز استعمال نہ کرین۔

آپکی ہمدردی اور دعاؤن کا کمال ممنون ہون اور آپ سے یہ درخواست کرتا ہون
کہ جس گروہ نے آپ کو یہان اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا ہے اُس سے آپ ضرور
یہ کہدین کہ جو عنایت اور خلق اُس نے میرے حال پر کیا ہے اُسکا دلی شکریہ
ادا کرتا ہون۔

نمبر ۱۷۱

اسپیچ بتقریب جلسہ دعوت بمقام بلویڈر (کلکتہ)

۲۴ جنوری ۱۸۹۴ء

[۲۴- تاریخ کی شب کو ہز آنر سر چارلس الیٹ لفٹنٹ گورنر بنگال و لیڈی الیٹ نے حضور ویسرائے اور لیڈی لینسڈون صاحبہ کو دعوت دی - اس دعوت مین بمقابلہ شملہ کے لوگون کے کلکتہ کے لوگ زیادہ شامل تھے - بعد طناول طعام سر چارلس الیٹ نے ویسرائے کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز الفاظ ذیل مین پیش کی :-]

یور اکسیلنسیز لیڈیز و جنٹلمین - جو احباب کہ اسوقت اس جلسہ مین شریک ہین اُن سب کا عموماً یہی خیال ہو گا کہ لارڈ اور لیڈی لینسڈون کو یہان سے بلا انکی تندرستی کا جام نوش کرنے کے نہین جانے دے سکتے - لیکن حال مین ہز اکسیلنسی کی قوت پر اسقدر زیادہ زور پڑا ہے کہ اگر ہمکو یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ جناب محتشم الیہ کو حال مین کتنی اسپیچین دینی پڑی ہین تو بھی ہم بخوشی جناب محتشم الیہ کی فصاحت پر زیادہ گران بار نہ ڈالتے لہذا میرا ارادہ ہے کہ اس موقع پر مختصر سی تقریر کرون مین کسی پبلک یا پولیٹکل معاملہ کا ذکر نہ کرونگا اور آپ کی جانب سے بطور ایک پارٹی خانگی دوستون کے جو آج شب کو جام تندرستی نوش کرنے کے لیے جمع ہوے ہین گفتگو کرونگا اور اُس افسوس وملال کا حال بیان کرونگا جو لارڈ اور لیڈی لینسڈون کے کلکتہ سے جانیکے باعث پیدا ہوا ہے بلاشک آپ نے یہ تو ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ ہمنے آج شب کو صرف انھین

اصحاب کو مدعو کیا ہے جو کلکتہ کے باشندے ہین اور ایک بڑے فرقہ سوسائٹی مینی جو اصحاب شملہ سے تشریف لاے ہین اُن مین سے کسی صاحب کو مدعو نہین کیا ہے۔ مگر ہمنے یہ بات اُس پرانے رشک کے خیال سے نہین کی ہے جو کلکتہ والے شملہ والون کے ساتھ رکھتے ہین۔ وجہ یہ ہے کہ ہمارے شملہ کے احباب کو ہز اکسیلنسیز سے جدا ہونے پر اپنے خیالات ظاہر کرنیکے مواقع پہلی ہی مل چکے ہین اور اُن مواقع پر اُنھون نے بہت ٹھیک کام کیا ہے۔ فی الحقیقت مین یہ تو نکہونگا کہ اُس پرانے رشک کا نام نشان تک اب باقی نہین ہے۔ بلکہ میری دانست مین ابھی تک یہ رشک موجود ہے اور اُسکے موجود ہونیکی وجہ بھی معقول ہے سابق مین جبکہ مین خود شملہ کو جایا کرتا تھا تو مجکو اس بات پر تعجب ہوا کرتا تھا کہ کلکتہ کے لوگ جو دارجیلنگ یا انگلستان کو کثرت سے جایا کرتے ہین ہمارے گرمی کے صدر مقام شملہ پر کیون رشک کھاتے ہین۔ لیکن اب مین اسکی وجہ سمجھ گیا۔ یہ رشک اسوجہ سے نہ تھا کہ ہر سال پہاڑون پر بود و باش نصیب ہوتی ہے بلکہ کلکتہ والون کو لارڈ اور لیڈی لینسڈون کا کلکتہ سے چلا جانا ناگوار گذرتا تھا۔ فی الحقیقت میرے خیال مین کلکتہ والون کے دلون مین اور کسی وائسرائے اور اُسکی بیوی کی اسقدر محبت نہین ہوئی ہے جسقدر کہ ان دونون کی ہوتی ہے لارڈ لینسڈون مین تو ہمنے یہ بات دیکھی ہے کہ شاہی مواقع پر تو جناب محتشم الیہ نہایت ہی عمدہ طور پر ایک بڑے بھاری مدبر اور قائم مقام جناب ملکہ معظمہ کا سا رعب رکھتے تھے۔ لیکن خانگی مواقع پر ہمارے سوشل لطف اور تفریحون مین بطور ایک معزز مہمان اور سچے دوست کے تشریف لانا پسند فرماتے تھے۔ اور اگر لیڈی لینسڈون صاحبہ کا حال سنیے تو یہ ہے کہ جس بشاش صورت مین لیڈی صاحبہ موصوفہ پہلے ہی پہل کلکتہ مین تشریف لائین اور اُسوقت سے

بعد ابتک رہین وہ بشاش صورت آج تک کبھی سرزمین کلکتہ مین دیکھنے مین ہی نہین آئی ہمنے اکثر یہ دیکھا ہے کہ کوئی نئی لیڈی جو اول ہی اول لیڈی صاحبہ موصوفہ سے ملاقات کرنیکے لیے گئی وہ اول تو ڈرتی ہوئی ڈگمگاتے قدمون سے جاتی تھی لیکن جسوقت کہ اُسنے لیڈی لینسڈون کی خندہ پیشانی دیکھی اُسکو معاً معلوم ہوگیا کہ وہ مہربان لیڈی جو تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اُسکو دیکھکر خوش ہوئی ہے جو لوگ یہان اِسوقت موجود ہین اُنمین سے اور ہمارے احباب مین بہت سون کو یہ بات عرصہ تک یاد رہیگی کہ لیڈی لینسڈون کے مقناطیسی اثر اور ہمدردانہ شفقت کے باعث گورنمنٹ ہاوس کے شاہانہ ہال کی شان وشوکت مین بھی ہم بے تکلفی کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے لیڈیز و جنٹلمین۔ آدمی کی زندگی مین پانچ برس کا عرصہ ایک بڑا زمانہ ہے اور پھر جبکہ ہندوستان مین پانچ برس کے اندر بہت سے آدمیون کی حالت مین بہت سے رد و بدل ہوجایا کرتے ہین اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مین اسوقت زیادہ تر پولٹیکل مشکلات یا پبلک مصائب کا ذکر نہین کر رہا ہون گو ہندوستان جیسے ملک مین یہ باتین بھی ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہتی ہین بلکہ اُن خانگی آفات کا ذکر کر رہا ہون جو آسانی سے کسی ایک خاندان کے لوگون پر نازل ہوسکتی ہین۔ چنانچہ شکر کا مقام ہے کہ ہز ایکسیلنسی کو ایسی کوئی زحمت نہین اُٹھانی پڑی ہے نہ وہ کسی سخت مرض کے باعث علیل رہے ہین اور جسوقت وہ مدت عہدہ کا خیال کرتے ہین تو ہندوستان مین ایسی کوئی جگہ نہین ہے جسکی یاد اُنکو بوجہ کسی رنج کے قائم رہے۔

اب مین آپ لوگون سے درخواست کرتا ہون کہ اِس الوداعی ٹوسٹ مین ہز ایکسیلنسی کی تندرستی کا جام اُس دلی جوش کے ساتھ نوش کیجیے جو آپ سب کے دلون مین موجود ہے۔ اور یہ دعا مانگیے کہ لارڈ اور لیڈی لینسڈون

بخوشی وخیریت سفر کرکے خوش خوش اپنے وطن مین واپس پہونچین اور وہان عزت اور ناموری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرین۔ ہم اسبات کا وعدہ کرسکتے ہین کہ بہت عرصہ تک یہان اُنکی یاد مودبانہ محبت اور افسوس کے ساتھ قائم رہیگی۔ ہم کو فخر اس بات کا ہے کہ ہز اکسیلنسیز کو بھی ہمسے جدا ہونیکا افسوس ہے اور یہ کہ یہان اُنکے صادق اور ہمیشہ کے دوست ہوگئے ہین اور انگلستان مین جاکر وہ یہ کہینگے یہان کے انگلو انڈین لوگ جناب ملکہ معظمہ اور گورنمنٹ کے دلی خیرخواہ ہین اور اپنی زندگی بیکاری خودغرضانہ ہوس یا جبر کرنے مین بسر نہین کرتے ہین بلکہ دونون ملازم اور غیر ملازم سرکار جانفشانی کے ساتھ محنت کرتے ہین اور ملک اور رعایا کی ترقی مین مصروف ہین۔

ان مختصر الفاظ مین جنسے ہمارے دل کے خیالات کا پورا پورا اظہار نہین ہوتا ہے بلکہ مختصر مین آپ لوگون سے درخواست کرتا ہون کہ مارکوایس اور مارشنیس آف لینسڈون کی تندرستی کا جام نوش کیجیے۔

[جناب محتشم الیہ نے جواب مین یون ارشاد فرمایا۔]

یور آنر۔ لیڈیز و جنٹلمین۔ مجکو یہ خیال ہے کہ جو مہمان ہز آنر نے آج اس جلسہ مین مدعو کیے ہین اُنمین سے بعض تو میری آواز سنتے سنتے تھکے جاتے ہونگے۔ میرے خیال مین آپ لوگون کو میری حالت اُس ایکٹر کی سی حالت معلوم ہوتی ہوگی جسکو یہ معلوم ہو کہ اسکو کب تک اسٹیج پر رہنا پڑیگا اور جسکو ایک تماشہ کا منافع لینے کے بعد یہ لالچ برابر بڑھتا جاوے کہ ایک دفعہ تو اور اسٹیج پر آکر کام کرے۔ لیکن مین خواہ کتنی ہی الوداعی اسپیچین دون جو باتین کہ میرے اور لیڈی لینسڈون کے دل مین بھری ہوئی ہین پھر بھی اُنمین سے بہت سی باقی رہجاوینگی۔ کیونکہ ایسے مواقع پر بہت سی باتین ایسی ہوتی ہین جو

آخرتک کبھی زبان پر آہی نہین سکتین - اور یہ وہ باتین ہوتی ہین جنکا اثر دل پر ہوتا ہے نہ کہ زبان سے کہی جاتین اور جنکے ذریعہ سے وہ لوگ جو رخصت ہوتے ہین اُن لوگون کے ساتھ وابستہ ہوتے ہین جنسے وہ رخصت ہوتے ہین - جن فیاضانہ اور دوستانہ الفاظ مین سر چارلس الیٹ نے ہماری ٹوسٹ کی تجویز پیش کی ہے اُسکا کافی شکریہ ادا کرنا میری طاقت سے باہر ہے - ہمکو بلویڈر اُسکے سکناے اور وہ خوش خلق میزبانہ ہمیشہ نہایت خوشی کے ساتھ یاد رہینگے جو ہمیشہ بشاش خلیق اور مہمان نواز رہتے ہین اور جنھون نے اکثر ہماری یہان خاطر و مدارات کی ہے میری مدت عہدہ یعنے عرصہ پانچ سال کے اندر خود سر چارلس کونسل مین میرے شریک جلسہ رہے ہین اور ہم دونون نے ساتھ ساتھ گھنٹون سخت کام کیا ہے اور ساتھ ساتھ شملہ کے پہاڑی ڈھالون پر چڑھے ہین - فی الحال سر چارلس ایک ایسے لوکل گورنمنٹ کے افسر اعلی ہین جس سے گورنمنٹ ہند ہمیشہ ملی ہوئی رہتی ہے اور بعض اوقات میرا خیال یہ ہوتا ہے کہ اس لوکل گورنمنٹ کے افسر اعلی کو ملازمت سرکار کے سب سے زیادہ مشکل اور دشوار عہدہ پر کام کرنا پڑتا ہے - میرا خیال ہے کہ اب چونکہ مین آرام کرنیکے لیے وطن کو جاتا ہون لہذا مین گویا ایک پرانے ساتھی کو مسلح چھوڑے جاتا ہون تاکہ وہ تنہا ہندوستانی کی پولیٹکل زندگی کے اُس جوش خروش کا مقابلہ کرے جسکا مقابلہ ہمنے اکثر ایک دوسرے کی مدد سے کیا ہے -

لیڈیز و جنٹلمین ہم مین سے جن لوگون نے اپنی وہ پرانی کتابین فراموش نہین کی ہین جو مدرسہ مین پڑھی تھین اُنکو یاد ہوگا کہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ جب کسی غریب فانی کی جان دقت اور دیر سے نکلتی تھی تو آسمان کے دیوتا رحم کھا کر ایک پر دار قاصد بھیجا کرتے تھے جو اُسکو تکالیف سے جلد رہا کر دیا کرتا تھا چنانچہ میرے لیے یہ دیوتاؤن کا قاصد قریب ہی آپہونچا ہے - تصور مین تو ہم تقریبًا اُسکے قدمون کی

آواز بھی جبکہ گورنمنٹ ہوس کے زینہ پر چڑھتا ہے سُن سکتے ہین۔ چند گھنٹون کے بعد
سب معاملہ ختم ہوجاویگا لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنی سرکاری زندگی کے
آخری وقت پر مین آپ سب کو سلام آخری کرون اور آپ کا شکریہ ایک مرتبہ اور
ادا کرون کہ اس حیات کے زمانہ مین آپ نے ہمکو خوب خوش رکھا۔

نمبر ۱۷۲

اسپیچ - جلسہ لیجس لیٹیف کونسل

۲۵ - جنوری ۱۸۹۴ء

[لیجس لیٹیف کونسل کا جلسہ بتاریخ ۲۵ جنوری بوقت ۱۱ بجے دن کے منعقد ہوا تھا بعد اختتام کارروائی جلسہ ہز اکسیلنسی پریسیڈنٹ نے کونسل سے یون خطاب فرمایا:-]

یہ تجویز ہوا ہے کہ کونسل کا جلسہ آیندہ ہفتہ مین آج کے ہی روز منعقد ہو جب یہ وقت آویگا مین آپ کے جلسہ کا صدر نشین ہونیکا مستحق نہین رہونگا - اس کرسی پر میرے جانشین بیٹھینگے اور اُنکے سامنے اُنکے نامی گرامی والد بزرگوار کی تصویر ہوگی -

میرے جانشین ایک نامی باپ کے فرزند ہین اور یہ باور کرنیکے لیے کافی وجہ موجود ہے کہ وہ اس ناموری مین کچھ اور اضافہ کرینگے - یہ نہین ہوسکتا کہ مین آج اس کونسل کے انریبل ممبرون سے جدا ہون اور اُس ذاتی عنایت کا شکریہ ادا نہ کرون جو اُنھون نے میرے ساتھ اس کمرہ کے اندر اور باہر ہمیشہ کی ہے - اور یہ بات مین صرف اُنھین اصحاب کی نسبت نہین کہتا ہون جو اسوقت شریک جلسہ ہین بعض تو انین سے پہلے ہی پہل شریک ہوتے ہین بلکہ اُن اصحاب کی نسبت بھی کہتا ہون جو گذشتہ پانچ سال کے اندر اس لیجس لیٹیف کونسل کے ممبر رہے ہین -

مین کونسل سے بہت رنج و تاسف کے ساتھ جدا ہوتا ہون اور اس کونسل کے ممبرون کی دلی دوستی اور تعظیم کا خیال اپنے ساتھ لیے جاتا ہون - مین تہ دل سے امید کرتا ہون کہ اس کونسل کے ساتھ جسکو حال مین بوجہ وسعت کام و اضافہ

تعداد ممبران منتخب شدہ جنمین سے بعض بہ سفارش ہمپنے ہم وطنون کے مقرر
ہونگے پبلک روز بروز زیادہ محبت کرتی جاویگی اور اس کونسل کے مباحثے
دانشمندی۔شان اور اعتدال کے ساتھ ہوا کرینگے اور اس ملک کے انسٹیٹیوشنون
کے لیے یہ کونسل نفع رسانی اور قیام کا ایک جدید وسیلہ پیدا کریگی۔مجکو اسبات
کا یقین ہے کہ اس کونسل کے ممبرون سے لارڈ الجن کو بھی وہی خلق آمیز مدد
ملتی رہیگی جو اُس کونسل نے برابر مجکو دی ہے۔

جنٹلمین مین آپ لوگون سے رخصت ہوتا ہون۔